أكرموا أولادي الصالحون لله والطالحون لي

میری اولاد کا احترام کرو۔ ان میں سے جو نیک ہیں اللہ کے لئے اور جو برے ہیں میری خاطر (فرمان رسالت ﷺ)

عصمت السیّدات

علی غیر السادات

تخلیق

شہزادہ فصیح البیان

السیّد محمد جعفر الزمان نقوی

www.khrooj.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عصمت السیدات

علیٰ

غیر السادات

شہزادۂ فصیح البیان

تخلیق

السید محمد جعفر الزمان نقوی

www.khrooj.com

مصنف کا نام	مخدوم السید محمدؐ جعفرؒ الزمان نقوی البخاری
کتاب	عصمت السیدات علیٰ غیر السادات
مرتب	مہتاب آذفر
تکنیکی معاونین	علی رضا، بلال حسین
سنۂ اشاعت	2022ء
تعداد	500
ایڈیشن	سوئم
پرنٹرز	فدک پرنٹنگ پریس لاہور
پبلشرز	القائم ویلفیئر ٹرسٹ (رجسٹرڈ) کراچی
	کمرہ نمبر 11 سیکنڈ فلور اے اینڈ کے چیمبر 14
	ویسٹ وہارف روڈ کراچی پوسٹ کوڈ 74000 پاکستان
فون نمبرز	021-32205037,32311979,32311482
ای میل	Email: klbehyder@yahoo.com
ملنے کا پتہ	المنتظرین پبلی کیشنز جمن شاہ ضلع لیہ
فون نمبر	WhatsappNo : 03007314573
ویب سائٹ	www.Khrooj.com
ای میل	Email.jammanshah@gmail.com

ISBN:- 969-8806-

www.khrooj.com

یا مولا کریمؐ

انتساب

سیدۃ النساء العالمین سین صلواۃ اللہ علیہا
جو کہ بزمِ کساء میں مرکزی حیثیت کی مالک
ہیں اور جن کو اپنے حق سے محروم کر دیا گیا
تھا کے نام کرتا ہوں

جعفر نقوی

www.khrooj.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرست عناوین

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
1	تعارف	1
2	مقدمہ	43
3	پیش گفتار	58
4	تلخ حقیقت	67
5	سادات کی نسل کُشی	71
6	سادات کی کردار کشی	73
7	سادات کی نسب کشی	78
8	سادات کی بنیادی حقوق سے محرومی	84
9	احترام سادات عظام	90
10	فضیلت سادات عظام	95
11	عقد سادانی کا تقدس	101

www.khrooj.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
12	سادات کی امتیازی تعظیم	105
13	عقد سادات کی انفرادیت کے استدلال	113
14	افعال واقوالِ معصومین علیہم السلام	134
15	علامہ سید نجم الحسن صاحب کی آراء	146
16	علامہ سید محمد عارف صاحب کی آراء	156
17	علمائے اہل سنت کے فتاویٰ	188
18	تذکرہ محرماتِ نسب	202
19	اقسام سادات	204
20	ایک مغالطہ اور اس کا رد	208
21	القائم ویلفیئر ٹرسٹ (رجسٹرڈ) کراچی کی مطبوعات	218

www.khrooj.com

یا مولا کریمؑ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تعارف

www.khrooj.com

موجودہ ضلع لیہ کے مرکزی شہر سے 10 کلومیٹر جنوب میں ایک ریلوے سٹیشن ہے جس کا نام ہے جمن شاہ اس سٹیشن سے ایک کلومیٹر مغرب کی جانب اور دریائے سندھ سے دو تین کلومیٹر مشرق میں جمن شاہ کا قدیم شہر آباد ہے جس کی عمارتیں قدیم ہندو طرز تعمیر کا نادر نمونہ ہیں شیر شاہ سوری کی جرنیلی سڑک اسی شہر کے مشرق سے گزرتی ہے اس شہر کا قدیم نام جمعہ شاہ سائیں کی نسبت سے جمعن شاہ تھا جو کثرتِ استعمال کی وجہ سے جمن شاہ بن چکا ہے یہاں کی زمین زرخیز ہے اور ہر قسمی فصلیں یہاں ہوتی ہیں مگر یہاں کا تربوز بہت مشہور رہا ہے یہاں باغات بکثرت موجود ہیں ۔جمن شاہ کی مشرقی طرف صحرائی علاقہ ہے جو آج نہری بیلٹ بن چکا ہے اور مغربی طرف دریائی علاقہ ہے کبھی کبھی دریائے سندھ کا فلڈ جمن شاہ شہر کے علاقہ کو بھی متاثر کرتا رہتا ہے

یہ شہر تقریباً 1000 عیسوی یا 390 ہجری میں آباد ہوا تھا اس علاقے پر بہت سی قوموں نے حکومت کی سب سے آخری حکومت تنگوانی بلوچ سرداروں کی تھی جن کا مرکز یہاں سے 10 کلومیٹر جنوب کی طرف کوٹ سلطان میں واقع تھا

ماضی کے زمانہ میں کاشتکاری کی بجائے جانوروں پر زیادہ انحصار کیا جاتا تھا اور یہ علاقہ دریائے سندھ کے سیلابوں کی وجہ سے خودرَو چراگاہ کیلئے انتہائی موزوں تھا اس لئے جمن شاہ کے گردونواح کے علاقہ پر کلاسرہ خاندان نے اپنی چراگاہ کے طور پر قبضہ کیا اور ان کی لاتعداد بھینسیں اسی سرسبز وشاداب چراگاہ [جوہ] میں پروان چڑھتی تھیں

800 ہجری یا 1398 عیسوی کے بعد یہاں سادات نے آکر قیام فرمایا اور اسلام کی تبلیغ کا سلسلہ شروع ہوا۔ اس وقت یہاں دو قومیں آباد تھیں ایک کلاسرہ قوم اور دوسری بلہیم قوم ۔بلہیم درندہ صفت قوم تھی یہاں کے بڑے بوڑھے بلہیم قوم کو ایک جناتی قوم بنا کر بچوں کو ان کی کہانیاں سنایا کرتے ہیں اور بتاتے ہیں کہ حضرت جمعن شاہ سائیں نے انھیں کس طرح کلمہ پڑھوایا اور وہ کلمہ پڑھنے کے بعد بھی کس طرح اپنی درندگی کا مظاہرہ کیا کرتے تھے

بزرگان جمن شاہ

دراصل یہ شہر تین بزرگوں کی نگری کہلاتا ہے جو اپنی کرامات کی وجہ سے آج بھی لوگوں کی عقیدت کا مرکز بنے ہوئے ہیں ان کے اسمائے گرامی یہ ہیں

( ) حضرت سید جمعن شاہ نقوی البخاری جن کے نام پر یہ شہر آباد ہے اور لوگ ہفتہ کے دن ان کی زیارت کو آتے ہیں اور صفرا یرقان اور جملہ صفراوی بیماریوں کیلئے شکر کا تبرک لیتے ہیں اور صحت یاب ہو جاتے ہیں

حضرت جمن شاہ سائیں کی ایک دختر نیک اختر تھیں جن کا بیاہ حضرت سید سلطان

غیاث الدین محمد عادل سائیں کے اکلوتے صاحبزادے حضرت سید علی سائیں سے ہوا مگر عین شادی کے دن انہیں شہید کر دیا گیا اس لئے ان کی کوئی اولاد نہیں ہے ان باتوں کی تفصیل مقامی تاریخی کتب میں دیکھی جا سکتی ہے

( ) حضرت سید علی کاظمی المشہدی المعروف سیدن سائیں یہ حضرت سلطان غیاث الدین محمد عادل سائیں کے اکلوتے صاحبزادے ہیں جو یہاں شہید ہوئے تھے یہاں ان کی شہادت گاہ پر ایک مزار ہے جبکہ ان کا جسد شریف ڈیرہ غازی خان سے شمال کی طرف قصبہ پیر عادل میں ہے اور ان کا وہاں عالی شان مقبرہ بھی ہے

( ) حضرت شاہ حسینؒ شاہ سرخہ نقوی البخاری لنگوٹ بند ہیں۔ باؤلے کتے کے کاٹے ہوئے لوگ ان کے دربار پر زیارت کرتے ہیں اور ان کے دربار کے نل پر غسل کرتے ہیں تو وہ ٹھیک ہو جاتے ہیں۔ یہ مجرد لنگوٹ بند تھے اس لئے ان کی بھی کوئی اولاد نہیں ہے

ویسے تو سبھی دریا اس حوالے سے خوش نصیب ہیں کہ ان کے کناروں پر بزرگ سادات واولیائے کرام کی مزاریں ہیں مگر دریائے سندھ کا یہ علاقہ جو کچھی کہلاتا ہے اس میں تو کوئی شہر ایسا نہیں کہ جہاں اسلام کی روشنی پھیلانے والے سادات عظام واولیائے کرام رضوان اللہ علیہم کے مزارات نہ ہوں۔ جمن شاہ کے جنوب میں فخر الاولیاء حضرت سید دین پناہ سائیں رحمۃ اللہ علیہ، شمال میں سید العرفا حضرت سید محمد علی راجن سائیں رحمۃ اللہ علیہ اور مشرق میں شیخ الاولیا جناب حضرت سلطان محمد جیون جہاج بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے مشاہد فیض رساں ہیں اور ان کے درمیان حضرت جمعن شاہ بخاری سائیں کی نگری ہے

یہاں کی علاقائی زبان سرائیکی ہے اور اس میں فارسی کی آمیزش اس میں حسن پیدا کر دیتی ہے اور ساتھ ہی فارسی کی آمیزش ہمیں مغلیہ اثرات کی نشاندہی بھی کرتی ہے

سادات جمن شاہ

جمن شاہ میں جو سادات کرام آباد ہیں ان میں سے ایک کاظمی المشہدی خاندان ہے جو حضرت سلطان غیاث الدین محمد عادل سائیں رحمۃ اللہ علیہ کے بھائی حضرت عیسیٰ کریم بابل رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد ہے۔ دوسرا خاندان نقوی البخاری ہے جو شیخ الاولیاء حضرت سلطان سید محمد جیون جہاج بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد سے ہے جو بنیادی طور پر محبوب سبحانی حضرت شاہ جیونا بخاری [ضلع جھنگ] کی اولاد سے ہیں سادات کاظمیہ کے مورث اعلیٰ جناب سید ابوالقاسم حسینؒ المشہدی الثانی کاظمی رحمۃ اللہ علیہ تیمور کے ساتھ 800 ہجری میں ہندوستان میں تشریف لائے جو حضرت امام علی نقی علیہ الصلوات والسلام کی اولادِ طاہرہ میں سے تھے آپ کی گیارہ اولادیں تھیں جن کے نام یہ تھے

(1) سید عیسیٰ کریم بابل، سادات جمن شاہ و سادات پیر عادل کے مورث اعلیٰ

(2) سید محمد احمد سابق فی دین اللہ، سادات سید کسریٰ کے مورث اعلیٰ

(3) سید حسین خراسانی (4) سید مسکین اللہ (5) سید سلطان الدین (6) سید عبدالرحیم (7) سید سلطان محمد فخر الدین، سادات گاہی سیداں کے مورث اعلیٰ (8) سید قاسم (9) سید حسن (10) سید عباس (11) حضرت سید سلطان غیاث الدین محمدؒ عادل

حضرت سلطان غیاث الدین محمدؒ عادل سائیں رحمۃ اللہ علیہ کے بیٹے جب شہید ہو گئے

www.khrooj.com

توانہوں نے اپنے بھائیوں کی اولاد کو اپنی اولاد قرار دیا اور اپنے بعد اپنی دستار کا وارث حضرت شاہ عیسیٰ کریم بابل کو قرار دیا جب حضرت جمعن شاہ سائیں کی صاحب زادی بیوہ ہوئیں تو انہوں نے دوسرا عقد نہ کیا اور حضرت شاہ عیسیٰ کریم بابل کے صاحب زادے سید بدرالدین سائیں کو حضرت جمعن شاہ سائیں کا بیٹا بنایا گیا اور وہ حضرت جمعن شاہ سائیں کے زمانہ حیات تک یہاں جمن شاہ کے علاقہ میں رہے ان کی وفات کے بعد یہ واپس ڈیرہ غازی خان چلے گئے پھر کئی پشتوں تک یہاں کوئی قیام پذیر نہ ہوا اور حضرت کا مزار عقیدت مندوں کی نگاہ داشت میں رہا اس کے بعد ان کی اولاد میں سے جناب سید حسن الثانی نے آ کر جمن شاہ میں قیام کیا یہ انگریز دور حکومت میں یہاں آئے اور آبادکاری کی بنیاد پر سیکڑوں ایکڑ اراضی حاصل کی

سادات بخاری

جمن شاہ میں جو سادات بخاری ہیں ان کے مورث اعلیٰ تو حضرت جلال الدین سرخپوش رحمۃ اللہ علیہ ہیں لیکن شاخ شجرہ میں مورث اعلیٰ حضرت جناب محبوب عالم سید محمد شاہ جیونا بخاری رحمۃ اللہ علیہ ہیں جن کا سن ولادت 895 ھ ہے یہ ہندوستان کی ریاست قنوج میں پیدا ہوئے اور اس کے بعد پائل پدھراڑ سے ہوتے ہوئے 961 ہجری میں ضلع جھنگ کے معروف شہر شاہ جیونا میں تشریف لائے اور وہاں 971 ہجری میں وفات پائی اور وہاں آپ کا مشہد مکرم ہے شہنشاہ معظم امام علیؑ نقی علیہ الصلوات والسلام سے ان تک 18 پشتوں کا فاصلہ ہے

ان کے فرزند ارجمند حضرت جناب الشیخ سید سخی حبیب بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند اکبر اور دستار کے وارث حضرت جناب الشیخ سید جلال الدین الثانی رحمۃ اللہ علیہ کی نسل مقدس سے ہیں حضرت جناب سلطان الشیخ سید محمد جیون جہاج بخاری رحمۃ اللہ علیہ جن کا مزار شریف شہر چوبارہ میں ہے جو کہ ضلع لیہ کی حال ہی میں تحصیل قرار دی گئی ہے

جس وقت یہ چوبارہ میں تشریف لائے تھے تو اس وقت وہاں مگسی خاندان کی حکومت تھی جن کا مرکز ''نواں کوٹ'' تھا اور یہ سارے لوگ ہندو تھے انھیں آ کر حضرت نے مسلمان کیا تھا اور اس کے بعد ان کی اولاد نے بھی تبلیغ اسلام کا سلسلہ جاری رکھا

حضرت جناب الشیخ سید محمد جیون جہاج بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند اکبر حضرت جناب الشیخ سید چراغ حسین بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی چوبارہ ہی میں قیام رکھا اور ان کا مزار شریف بھی چوبارہ ضلع لیہ میں ہے ان کے بعد ان کے فرزند اکبر حضرت جناب الشیخ سید علی المعروف مالوہ سائیں بخاری رحمۃ اللہ علیہ تھے

یہاں یہ وضاحت کرتا چلوں کہ ان سارے بزرگوں کے نام کے ساتھ شیخ کا لفظ اس لئے استعمال ہوتا ہے کہ یہ سارے شیخ الطریقت کہلاتے تھے اور یہ روحانیاتی اعزاز مانا جاتا ہے اور مالوہ سائیں کو مالوہ اس لئے کہا جاتا تھا کہ مالوہ الہ [اللہ] کا مفعول بنتا ہے یعنی اللہ ہے تو کوئی اس کا مالوہ بھی ہے کیونکہ یہ ہمیشہ مستغرق باللہ رہتے تھے اس لئے انھیں والد بزرگوار نے لقب مالوہ [گرویدۂ اِلٰہی] عطا فرمایا تھا

انھوں نے والد ماجد کے بعد وہاں سے تبلیغ اسلام کیلئے مغرب کی طرف ہجرت

www.khrooj.com

فرمائی اور علاقہ ''چھینہ والا'' میں تشریف لائے اُس وقت یہاں بڑا وسیع خاندان ''ڈُلو خاندان'' آباد تھا آپ نے یہاں آ کر اس خاندان اور وہاں کی دوسری اقوام کو کلمہ پڑھوایا اور ان کا مزار شریف ''چھینے والہ'' ضلع لیہ میں ہے

ان کے بعد ان کی تین نسلیں وہاں قیام پذیر رہی ہیں ان کے فرزند اکبر حضرت جناب الشیخ سید جیون سلطان شاہ بخاری اور ان کے فرزند اکبر حضرت جناب الشیخ سید نو بہار شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی علاقہ چھینہ ہی میں قیام رکھا اور ان کے مزارات وہاں ہیں کیونکہ جمن شاہ کے سادات کاظمیہ اور چھینہ کے سادات بخاریہ کے تعلقات بہت پرانے تھے اس لئے دونوں خاندانوں کا ایک دوسرے کے پاس آنا جانا لگا رہتا تھا اُس دور میں سادات کاظمیہ تقیہ میں تھے اس لئے پورے جمن شاہ کے علاقے میں کوئی شیعہ نہیں تھا کیونکہ سادات بخاریہ اعلانیہ شیعہ اثنا عشریہ تھے اس لئے انھوں نے سادات کاظمیہ کو مجبور کیا کہ وہ بھی تقیہ ترک کر کے اعلانیہ شیعہ کہلائیں اس پر انھوں نے یہ شرط رکھی کہ آپ میں سے کوئی یہاں مستقل قیام رکھے تو ہم یہ بات تسلیم کرنے کو تیار ہیں اس وجہ سے سادات بخاریہ کو وہاں سے ہجرت کرنے کے بارے میں غور کرنا پڑا اور بالآخر حضرت جناب الشیخ سید نو بہار شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند اکبر حضرت الشیخ سید صدر حسین بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی طرف سے عالم خواب میں اشارہ ہوا کہ آپ جمن شاہ تشریف لے جائیں

یہ حکم سنتے ہی آپ فوراً جمن شاہ تشریف لائے جس کے بعد یہاں کے سادات کاظمیہ نے بھی شیعہ ہونے کا اعلان کر دیا اور پھر آپس میں رشتے ناطے ہو گئے تو

پھر یہ ایک ہی خاندان بن گیا اور اس کے بعد ان دونوں خاندانوں نے مل کر یہاں مذہب آل محمد علیہم الصلوات والسلام کی تبلیغ کا آغاز کیا اور یہ انہی کا فیض ہے کہ آج جمن شاہ کی عزاداری میں ہزاروں لوگوں کا اجتماع ہوتا ہے اور یہ اضافہ تا حال جاری ہے

انگریز دور میں شیعیت کی ترویج کرنے والے مبلغین چار سیکٹرز پر کام کر رہے تھے

( ) عزداری کو رواج دینے کیلئے ذاکرین عظام اسے مشن سمجھ کر کام کر رہے تھے

( ) دیگر مذاہب کے علمی مقابلے کر کے مناظرین لوگوں کو شیعہ کر رہے تھے

( ) جو لوگ شیعہ ہو رہے تھے انھیں فقہ جعفریہ سے آگاہ کرنے والے فقہا مصروف عمل تھے

( ) زمین دار و جاگیردار افراد اپنی وجاہت کو استعمال کرتے ہوئے عزاداری کا قیام کروا رہے تھے جس کی وجہ سے لوگ خاندان رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روشناس ہو رہے تھے

دریائے سندھ کے کنارے کنارے سب سے زیادہ تبلیغ حضرت سیدن سائیں [بڑے] نے فرمائی ہے اور انھوں نے شیعہ سنی حضرات کو پاک خاندان کے ذکر سے روشناس کروایا ہے جس دور کی ہم بات کر رہے ہیں اس دور میں دریائے سندھ کے کنارے والے علاقہ کچھی میں کئی اہم ذاکرین اس مشن پر کام کر رہے تھے جن میں جناب سید الذاکرین بابا کرم حسین سائیںؒ ، جناب مولوی محمد فیروزؒ اور ان کے صاحب زادے جناب مولوی نذر حسین ترکؒ اور ان جیسے بہت سے بزرگ ذاکرین تھے جو بڑی جانفشانی سے کام کر رہے تھے

www.khrooj.com

اسی طرح جو فقہا کام کر رہے تھے جو صرف فقہی مسائل ہی نہیں بتاتے بلکہ وہ مناظر بھی تھے ان میں سے جناب مولوی کرم حسین سائیں [کوٹلہ حاجی شاہ]، جناب مولوی خادم علی خان [لیہ]، جناب مولوی خادم حسین [کندیاں]، جناب سید آغا شرف حسین سائیں بھکر اور حضرت الشیخ سید صدر حسین بخاری رحمۃ اللہ علیہ [جمن شاہ کے لوگوں میں تبلیغ فرما رہے تھے کیونکہ حضرت الشیخ سید صدر حسین بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا تعلق مسند فقہہ و روحانیات سے تھا اس لئے انھوں نے منبر کے بجائے مسند ارشاد کو پسند فرمایا اور ہزاروں کی تعداد میں لوگوں کو مشرف بہ تشیع فرمایا اور ان کی تبلیغ کا سلسلہ جنوب کی طرف دو سو کلومیٹر تک پھیلا ہوا تھا

جاگیرداروں میں جناب مخدوم سید سائیں خادم حسین کاظمی المشہدی جو کہ حضرت الشیخ سید صدر حسین بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے داماد تھے ان کے علاوہ جناب مخدوم سید جند وڈا شاہ سائیں [بکھرے شاہ والہ] جو علاقے کے بہت بڑے رئیس اور سردار تھے ان کی مذہبی سرپرستی حضرت الشیخ سید صدر حسین بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرما رہے تھے ان دونوں بزرگوں کا فیملی بیک گراونڈ بھی مضبوط تھا اس لئے انھوں نے مل کر کافی کام کیا

حضرت الشیخ سید صدر حسین بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے بعد والی کھیپ میں بہت سے فاضل نام آتے ہیں جیسا کہ جناب امام علیؑ شاہ سائیں، جناب مولوی غلام حیدرؑ فدا سائیں، جناب مولوی ہدایت حسینؑ سائیں، جناب غلام علیؑ المعروف گانموں شاہ واصف سائیں، مولوی مسکین مرحوم اور اسی طرح بہت سے فاضل لوگ تھے

جمن شاہ کی وجہ شہرت

حضرت الشیخ سید صدر حسین بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے دو فرزند ہوئے

() جناب سید فدا حسین نقوی البخاری سائیں

() آقائی وسیدی ومرشدی جناب سید طالب حسین نقوی البخاری سائیں دام ظلہ تعالیٰ

کیونکہ انھوں نے ایک روحانی اور معزز ماحول میں آنکھ کھولی تھی اس لئے ان کا اپنے آبا واجداد رضوان اللہ علیہم کے نقش قدم پر چلنا جہاں قدرت کی عطا تھی وہاں سبب ایک فطری عمل بھی تھا کیونکہ یہ گھر دینی اور دنیاوی دونوں طرح کی نعمتوں سے مالا مال تھا اس لئے دنیا کی بجائے دین بنانا لازم تھا

بڑے بھائی نے بی اے تک تعلیم حاصل کی، دنیا داری کو برائے دین استعمال فرمایا اور آپ بھی شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے مشرف ومربوط تھے اور آپ نے بھی لاتعداد لوگوں کو دین حق سے روشناس کروایا

آقائی وسیدی ومرشدی دام ظلہ تعالیٰ

جناب سید الشیخ صدر حسین بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں ہر سال کی طرح اس سال بھی تین شعبان المبارک کی تقریب مسرت تھی شعبان المعظم کو شہنشاہ کربلا علیہ الصلوات والسلام کی دنیا میں تشریف آوری کی تقریب مسرت جاری تھی، رات کو مجلس مسرت کا اہتمام تھا، اس رات کو جب سورج نے طلوع کرنا چاہا تو ان کے گھر میں اللہ جل جلالہ نے اپنی طرف سے اس مبارک دن کے حوالے سے ایک مسرت عطا فرمائی

3 شعبان 1336-15.5.1918 بروز بدھ طلوع آفتاب سے قبل آقائی وسیدی

www.khrooj.com

ومرشدی دام ظلہ تعالیٰ کی دنیا میں تشریف آوری ہوئی تو اگلا دن دومسرتوں کا حامل ہوگیا۔

آپ نے ابتدائی تعلیم گھر میں حاصل کی اس کے بعد آپ نے میٹرک تک تعلیم گورنمنٹ ہائی سکول لیہ میں حاصل کر کے مذہبی اداروں کا رخ کیا

اس وقت خاندان والوں نے اصرار کیا کہ اس دور میں پرائمری پاس کو تحصیل دار کی سروس مل جاتی ہے، آپ تو میٹرک ہیں آپ فوری طور پر تحصیل دار ہو جائیں اور ذاتی اثر ورسوخ کی بنیاد پر آپ کو چند ماہ میں اے سی بنوا دیا جائے گا مگر انھوں نے صاف انکار کر دیا اور فرمایا کہ ہمارا مقصد تخلیق شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی نوکری کرنا ہے حکومت وقت کی نوکری نہیں

سارے خاندان نے بہت اصرار کیا مگر انھوں نے اپنے والد محترم حضرت الشیخ سید صدر حسین بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے اپنی خواہش کا اظہار فرمایا تو انھوں نے فرمایا ہماری بھی یہی خواہش ہے کہ آپ علم دین حاصل کریں اور اپنے آپ کو دین کیلئے وقف فرمادیں، یہ سن کر آپ نے فوراً مذہبی اداروں کے کوائف منگوائے اور اس میں جلال پور ننگیانہ میں جو درس تھا وہ آپ کو پسند آیا اس کی وجہ شاید ننگیانہ فیملی سے دنیاوی اور خاندانی مراسم تھے

اس وقت وہاں استاد العلما جناب مولوی محمد یار شاہ صاحب صدر المدرسین تھے اور آپ کے اساتذہ میں سے سب سے پہلے استاد یہی ہیں، مولوی صاحب مردم شناس انسان تھے اس لئے انھوں نے ان کی زہد وتقویٰ اور شوق عبادت کو دیکھا تو ان کی بہت زیادہ عزت کیا کرتے تھے حتیٰ کہ بعض اوقات نماز میں بھی ان کی

اقتداء میں ادا فرما لیا کرتے تھے،اس کے بعد نگیانہ فیملی نے جناب استاد العلما کو بعض وجوہات کی بنا پر درس سے نکال دیا اور وہ ٹھٹھہ سیال کے درس میں آ گئے تو آقائی وسیدی ومرشدی دام ظلہ تعالیٰ بھی ٹھٹھہ سیال [مظفرگڑھ] آ گئے کیونکہ ٹھٹھہ سیال میں جو درس چل رہا تھا وہ جناب محبوب علی خان سیال صاحب چلا رہے تھے اور وہ ان کے بزرگوں کے عقیدت مند تھے اس لئے ان کا وہاں جانا بھی گویا اپنے ہی گھر جانے کے مترادف تھا مگر استاد العلما وہاں بھی زیادہ دیر تک نہیں ٹک سکے اس لئے انھوں نے وہاں سے سیت پور تحصیل علی پور ضلع مظفرگڑھ کا رخ کیا

کیونکہ اس دور میں استاد العلما جیسا پڑھانے والا کوئی نہیں تھا اس لئے آقائی و سیدی ومرشدی دام ظلہ تعالیٰ نے بھی سیت پور جانے کا فیصلہ کیا کیونکہ سیت پور کے جو بڑے مخدوم صاحب تھے ان کے ساتھ بھی خاندانی مراسم تھے اور اس دور کا سیاسی حلقہ سیت پور سے جمن شاہ تک کا ایک ہی ایم ایل اے کا حلقہ ہوتا تھا اور مخدوم صاحب سیاست سے وابستہ تھے اس لئے ان کے ساتھ دنیاوی تعلقات تو بزرگوں کے آرہے تھے اس لئے وہاں جانا بھی ان کے لئے اپنے ہی گھر جانے کے متراف تھا اس لئے بقیہ تعلیم انھوں نے وہاں حاصل کی وہاں رہائش کے دوران آپ کا کھانا مخدوم صاحب مرحوم کے گھر سے آتا تھا

پھر وہاں سے عراق جانے کا پروگرام بنایا، اس دور میں جناب مولوی محمد سبطین سرسوی صاحب اعلی اللہ مقامہ نے ان کے بارے میں سنا کہ انھوں نے ٹاپ کیا ہے تو انھوں نے خود آ کر آقائی وسیدی ومرشدی دام ظلہ تعالیٰ سے فرمایا کہ آپ عراق نہ جائیں بلکہ لدھیانہ آ جائیں، آقائی وسیدی ومرشدی دام ظلہ تعالیٰ کی خواہش بھی یہی

تھی مگر اہل خانہ نے اجازت نہ دی اور عراق جانے کا مشورہ دیا، بزرگوں کے حکم کی تعمیل میں عراق حوزۂ علمیہ سے اجتہاد کی سند حاصل کی اور واپس گھر تشریف لائے

یہاں آ کر انھوں نے کوئی درس نہیں بنایا بلکہ بزرگوں کی طرح تبلیغ کا سلسلہ شروع کیا اور وہ بھی ایک ہی مقام پر بیٹھ کر آپ کبھی بھی کسی کے پاس تبلیغ کیلئے نہیں گئے اور نہ ہی عراق سے واپسی کے بعد انھوں نے کبھی عبا و قبا و عمامہ پہننا پسند فرمایا بلکہ ہمیشہ اپنے علاقائی لباس میں رہے اور وہ بھی انتہائی سادہ کاٹن کا لباس پہنتے تھے اور انھیں کبھی کسی قیمتی لباس میں نہیں دیکھا گیا

انھوں نے نہ کبھی کوئی کتاب لکھی ہے اور نہ کوئی مجلس پڑھی ہے ہاں صرف ایک مرتبہ آپ نے مجلس میں خطاب فرمایا اور وہ بھی عراق سے فوری واپسی کے بعد عقیدت مندوں کے اصرار کے بعد آپ نے ایک خطاب فرمایا کیونکہ خاندانی حوالے سے انھیں پہلے ہی عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا اور بزرگوں کی طرف سے ہزاروں عقیدت مند پہلے ہی سے موجود تھے اس لئے انھوں نے کوئی بھاگ دوڑ نہیں کی بلکہ سب لوگوں سے یہی فرمایا کہ علم حاصل کرنے کی صرف ایک ہی نیت درست ہے اور وہ ہے اس علم پر عمل کرنا، اس کے علاوہ کوئی نیت ہے تو وہ ثانوی حیثیت رکھتی ہے، اس لئے انھوں نے اپنی زندگی کو مجاہدات و تزکیات نفس تک محدود رکھا اور جو بھی آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اسے اپنی اصلاح کی تاکید فرمائی

طرزِ تبلیغ

آ قائی وسیدی ومرشدی دام ظلہ تعالی کے ''محافلِ کلام'' کا انداز بھی غیر روایتی رہا ہے
آپ کی نشست گاہ میں دریاں [میٹس] بچھی ہوئی ہوتی ہیں اوران کے اوپر آپ کیلئے کھجور کی چٹائی بچھی ہوئی ہوتی ہے جس پر تکیہ رکھا ہوا ہوتا ہے جسے وہ بوقت کلام اپنے سامنے رکھ لیتے ہیں اور زمین پر اس چٹائی پہ تشریف رکھتے ہوئے اپنے علمائے ماسبق کے کتب میں سے کوئی نہ کوئی کتاب [سامنے رکھے] تکیے پر رکھ کے اس کی عبارت پڑھتے ہیں اوراس پر چھوٹے چھوٹے شرحی جملے ادا فرماتے ہیں
آپ کا موضوعِ کلام اصلاح نفس، تزکیات نفس، حقوق اللہ، حقوق العباد ہوتا ہے ،خصوصی طور پر شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے حقوق پہ کلام فرماتے ہیں اور شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی ذات ہی ان کی ذات کا مرکز ہے
آپ کے روزمرہ کی نشستیں بھی ہمیشہ چٹائی پہ ہی ہوتی ہیں ان کی زندگی ایک بوریا نشین درویش کی طرح ہے اوران کے عقیدت مند کیونکہ دریوں پر بیٹھتے اور سوتے ہیں اس لئے انھیں لوگوں نے ''دری والا'' کہنا شروع کر دیا، ان کی جماعت کو ''دری والا'' کہنے کی وجہ یہی بوریا نشینی ہے، ہاں مہمانوں کیلئے چارپائیوں کا اہتمام ضرور ہوتا ہے
کثرت ریاضات وعبادات کی وجہ سے آپ کا جسم ہمیشہ سے نحیف رہا ہے مگر عبادت کیلئے وہ ہمیشہ طاقتور ثابت ہوئے ہیں ان کی راتیں رکوع وسجود میں گزرتی

www.khrooj.com

ہیں ، قلت المنام قلت الطعام کم سونا کم کھانا کے حکم پر آپ پوری زندگی کاربند رہے ہیں

عزا و دعائے تعجیل فرج ان کا اوڑھنا بچھونا ہے اور اپنے عقیدت مندوں سے فرماتے ہیں کہ دعائے تعجیل فرج پر اپنی ساری دعائیں قربان کردو، جب تک خاندان پاک علیہم الصلوات والسلام کے گھر میں عزا موجود ہے اس وقت تک اپنے لئے کچھ طلب کرنا وفا کے خلاف ہے

عراق سے واپسی کے بعد آپ روز عاشور خود زنجیر زنی بھی کرتے تھے لیکن ایک عرصہ بعد ان کی جسمانی کمزوری ونحیفی کو دیکھتے ہوئے عقیدت مندان کی زنجیر زنی میں حائل ہوگئے ، ماتمی جلوسوں میں آپ ہی سب سے آگے رہتے تھے اور آج تک یہ سلسلہ جاری ہے ، آپ ماتمداروں سے بہت پیار کرتے ہیں غربا وفقرا کو اپنے قریب بٹھاتے ہیں اور بہت شفقت فرماتے ہیں

آپ کے ہاں ہر شب جمعہ اور روزِ جمعہ مجلس عزا ہوتی ہے

آپ دوستوں دشمنوں شیعوں سنیوں سب سے بڑے احترام اور شفقت کے ساتھ پیش آتے ہیں ان کے حسن اخلاق کی وجہ سے کوئی دشمن بھی ان پر انگلی نہیں اٹھا سکتا یہی وجہ ہے کہ ان کے عقیدت مندوں میں شیعہ ،سنی ، بریلوی ، دیوبندی سبھی مسالک کے لوگ شامل ہیں حتیٰ کہ ہندو بھی ان کے محافل کلام میں شرکت کرتے ہیں

آپ نے کبھی کسی متنازعہ مسئلے کو موضوع گفتگو نہیں بنایا اور نہ ہی بحث کرنا پسند فرماتے ہیں اور غیر عالمانہ جارحیت کو قطعی پسند نہیں فرماتے

امن پسندی اور رواداری کا یہ عالم ہے کہ اپنے مجالس عزا میں لاؤڈ سپیکر کو استعمال

کرنے کی اجازت نہیں دیتے حتیٰ کہ ان کی مسجد میں آذان کیلئے بھی لاوڈ سپیکر استعمال نہیں ہوتا ہاں جب مجمع بہت زیادہ ہوجائے اور آواز کا سب تک پہنچنا ناممکن ہوجائے تو پھر چھوٹے ڈیک سپیکر استعمال کرنے کی اجازت دیتے ہیں اور ان کی آواز بھی صرف اس قدر رکھی جاتی ہے کہ اس مجمع تک محدود رہے اور باہر کے لوگ اس آواز سے ڈسٹرب نہ ہوں

کاروان منتظرین کی تشکیل

آقائی وسیدی ومرشدی دام ظلہ تعالیٰ 1950ء میں عراق سے واپس آئے اور اپنے عقیدت مندوں میں شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی ذات کو متعارف کروانا شروع فرمایا اور ان کے حقوق وفرائض کو بیان کرنا شروع فرمایا اس دور میں جناب مولوی ہدایت حسین نجفی اعلی اللہ مقامہ آپ کے پاس تشریف لائے یہاں کافی عرصہ قیام فرمایا، جناب مولوی ہدایت حسین نجفی صاحب اعلی اللہ مقامہ مشرف بہ زیارت معصومین علیہم الصلوات والسلام تھے اور وہ ان عرفا میں سے ایک تھے جن کا رابطہ شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے تھا جیسا کہ سید پیر فضل حسین سائیں پرہیزگار تھے یا عراق میں جناب علامہ سید علیؑ اعلی اللہ مقامہ تھے اسی طرح ایران میں جناب آغا جان زنجانی اعلی اللہ مقامہ تھے اسی طرح کے بہت سے خوش نصیب افراد تھے جن کا رابطہ شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے تھا مگر ان میں سے کسی نے اظہار نہیں کیا تھا بلکہ اس راز کو اپنے سینوں میں دفن رکھا ان میں سے ایک یہ مولوی ہدایت حسین صاحب اعلی اللہ مقامہ بھی تھے،

شعبان المعظم کے مجالس کے سلسلے میں جناب مولوی صاحب مرحوم ان کے ہاں قیام پذیر تھے ایک رات کی نشست میں آقائی وسیدی ومرشدی دام ظلہ تعالی نے حقوق شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف اورعرفان ومعرفت پہ سلسلہ کلام جاری فرمایا اور اس میں عذاب بنی اسرائیل والے واقعہ کو بیان فرمایا جسے ہماری اکثر کتب غیبت نے نقل کیا ہے اور علامہ مقبول احمد صاحب نوراللہ مرقدہ نے بھی قرآن کریم کے حاشیے پہ اسے نقل کیا ہے کہ امام صادق آل محمد علیہم الصلوات والسلام نے فرمایا کہ بنی اسرائیل نے دعا کی تو جناب موسیٰ علیہ السلام کا ظہور ہوگیا اسی طرح اگر ہمارے شیعہ مل کر گریہ وزاری کے ساتھ دعا کریں گے تو ہمارے منتقم عجل اللہ فرجہ الشریف کا ظہورو خروج جلدی ہوجائے گا اور اگر دعا نہ کی گئی تو پھر وہ اپنے مقررہ وقت پر ہوگا، اس فرمان کی شرح میں آقائی وسیدی ومرشدی دام ظلہ نے بڑی تفصیل سے گفتگو فرمائی تو اختتام پہ جناب مولوی صاحب نے گزارش کی کہ آقائی! جب پوری شیعہ قوم کیلئے عمومی حکم یہ ہے کہ تم دعائے تعجیل فرج کرو، شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف بھی اپنی توقیع مبارک میں دعائے تعجیل فرج کی تاکید فرماتے ہیں اور سارے معصومین علیہم الصلوات والسلام بھی دعائے تعجیل فرج کی تاکید فرماتے ہیں اور سیکڑوں ادعیہ وزیارات میں بھی دعائے تعجیل فرج کا حکم ہے تو ہمیں بھی شیعہ قوم میں دعائے تعجیل فرج کے سلسلہ میں شعور بیدار کرنا لازم ہے اور ہمیں شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے ذکر پاک کو مجالس عزا میں رواج دینا چاہیے اور ہمیں ایک تحریک چلانا چاہیے تاکہ لوگوں میں شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے بارے میں شعور بیدار ہو اور ہمیں دعائے تعجیل فرج کو انفرادی حیثیت سے کرنے کے بجائے اجتماعی انداز میں

قیام کروانا چاہیے تاکہ ہمیں جو مل کر دعا کرنے کا حکم ہے اس کی تعمیل بھی ہو اور شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے خروج میں تعجیل بھی ہو، اس پر آقائی وسیدی ومرشدی دام ظلہ نے فرمایا کہ منبر حسینیؑ آپ کے پاس ہے ہم تو آپ کے سامعین میں سے ہیں اس لئے ہم پورے ملک میں دورہ نہیں کر سکتے اور یہ بھی معلوم نہیں کہ شیعہ قوم ہماری اس بات سے کیا سمجھ لے، ہمارا فریضہ تو یہ ہے کہ جہاں بیٹھے ہیں اسی مقام پر جو اور جتنے لوگ ہمیں میسر آئیں ان کے ساتھ دعائے تعجیل فرج کرتے رہیں اس پر مولوی صاحب نے فرمایا کہ آپ ایسا کریں کہ سال کے بارہ مہینوں میں سے دو ایسے مہینے مقرر فرمائیں کہ جس میں اپنے سارے عقیدت مندوں کو جمع ہونے کا حکم دیں اور ان میں سارے لوگ مل کر ہم عزاداری بھی کریں گے ماتم بھی کریں گے اور گریہ وزاری کے ساتھ دعائے تعجیل فرج بھی کریں گے، اس طرح سارے معصومین علیہم الصلوات والسلام کے ساتھ شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے حکم کی تعمیل تو ہو جائے گی کیونکہ انھوں نے مل کر دعا کرنے کا حکم فرمایا ہے

آقائی وسیدی ومرشدی دام ظلہ تعالیٰ کو ان کی یہ رائے پسند آئی اور آپ نے اس پر فرمایا کہ اگلا مہینہ رمضان المبارک کا ہے اور یہ برکتوں والا مہینہ ہے اس لئے مناسب یہ ہے کہ ہم یکم رمضان سے 10/11 شوال تک کے وقت کو دعا کیلئے مخصوص کر دیں اور اس میں سارے ہم خیال لوگوں کو جمع کر کے ان چالیس دنوں میں اجتماعی دعا کا اہتمام کریں اور ان کے خورد ونوش کا انتظام بھی ہم کریں گے اور انھیں یہاں صرف دعائے تعجیل فرج کرنا ہوگی اور ماہ رمضان کے چوبیس گھنٹوں میں سے کوئی ایک منٹ بھی دعائے تعجیل سے فارغ نہیں رکھنا چاہیے اس

طرح ہم سب مل کر روزے بھی رکھیں گے عبادات بھی اجتماعی شکل اختیار کر لیں گے، اور دوسرا عشرہ 9 ذوالحجہ سے 18 ذوالحجہ کا مقرر ہوا

اس طرح دعائے تعجیل فرج کا اجتماعی اہتمام و قیام ہو گیا اور اسکے بعد......ع

ہم سفر ملتے گئے اور کارواں بنتا گیا

یہ بھی عرض کر دوں کہ 1951ء سے لیکر آج تک کسی دن کا کوئی منٹ بھی دعائے تعجیل فرج سے خالی نہیں رہا اور چوبیس گھنٹے مسلسل دعائے تعجیل فرج جاری ہے

اس طرح یکم رمضان 1370 ہجری بروز بدھ بمطابق 6 جون 1951 کا وہ روز سعید آیا کہ جس دن اجتماعی طور پر دعائے تعجیل فرج کا آغاز ہو گیا اور سیکڑوں لوگ اپنے گھر بار چھوڑ کر پورے چالیس دن کیلئے دعائے تعجیل میں شریک ہو گئے ماہ رمضان کی پوری راتیں شب بیداری میں اور ماتم اور عزاداری اور دعائے تعجیل فرج میں گزرنے لگیں اور دن کو روزہ اور دعائے تعجیل فرج کو یکجائی مل گئی دن رات کے چوبیس گھنٹوں کو افراد پر تقسیم کر دیا گیا تا کہ ان ایام میں کوئی ایک منٹ بھی دعائے تعجیل فرج سے خالی نہ رہے

شب بیداری کی محفلوں میں رات کا ایک حصہ اصلاح اعمال حقوق امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف اور فضائل و روحانی سلسلہ ہائے کلام پر مبنی ہوتا اور شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی غیبت اور فراق میں گریہ وزاری کا سماں ہوتا تھا، نماز صبح کے بعد مسجد میں مختصر مجلس عزا اور استغاثہ و ماتم ہوتا اس کے بعد قرآن خوانی ہوتی [جو آج بھی ہے] اس کے بعد دعائے تعجیل فرج کے بعد سب کو آرام کیلئے چھٹی ہو جاتی مگر دعا کرنے والوں کو ایک ایک گھنٹہ مسلسل مصلائے عبادت پر رہنا پڑتا تھا تا کہ کوئی

وقت دعا سے خالی نہ رہے
اجتماعی دعائے تعجیل فرج کا سب سے پہلا فائدہ یہ ہوا کہ جتنے بھی لوگ دعائے تعجیل میں شامل تھے وہ اسی ماہِ رمضان میں شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی زیارت سے مشرف ہوگئے اور کوئی بھی محروم نہ رہا، جب گیارہ شوال کو سب نے واپس جانا تھا تو سارے جاتے ہوئے ایک دوسرے سے گلے مل کر رو رہے تھے
اس کے بعد ذوالحجہ کے مہینے میں 9 سے لے کر 18 ذوالحجہ تک کا ایک عشرۂ دعا بھی مقرر ہوا اور اس میں بھی پہلے سے زیادہ لوگوں نے شرکت کی اس طرح یہ دعائے تعجیل فرج کا سلسلہ شروع ہوگیا
جن شعرا نے اس مشن میں شرکت کی انھوں نے شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے فضائل و مصائب پر اشعار کہے جو مقررین شریک ہوئے انھوں نے بھی شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی حیات طیبہ پر فضائل و مصائب پر مضامین تیار کر کے پیش کرنا شروع کر دیئے منظوم دعائیں پڑھی جانے لگیں اور دعائیہ استغاثے لکھے گئے جو بطور نوحہ ماتم میں پڑھے جانے لگے ذاکرین دعائیہ قصائد پڑھنے لگے ہر ذاکر مجلس کا آغاز دعائے تعجیل فرج سے کرنے لگا اور دوران مجلس شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے نام کی صدا اور نعرے بلند ہونے لگے۔ دوسری طرف کردار کے حوالے سے جماعت کو پالش کیا جانے لگا اس میں سے سب پہلے اکل حلال کی طرف توجہ دلائی گئی

اکل حلال [پابندی]

آ قائی وسیدی ومرشدی دام ظلہ تعالی نے سب سے پہلے اکل حلال پر زور دیا اور فرمایا کہ خوراک کا حلال وطیب ہونا دعا کی قبولیت کیلئے شرط ہے اور جملہ عبادات کا دارو مدار حلال وطیب غذا پر ہے اس لئے جماعت کے ہر فرد کیلئے لازم ہے کہ اس کی غذا پاک و پاکیزہ ہو اور تقویٰ تو نام ہی ترک اشتباہ کا ہے اس لئے ہر وہ غذا جو مشتبہ ہو اس سے اجتناب کریں

انھوں نے فرمایا کہ جس معاشرے میں اکثریت ان لوگوں کی ہو جو معالم دین و شریعت سے واقف ہوں وہاں تسامح کا کلیہ اپلائی ہوتا ہے اور ظنوا المومنین خیرا پہ عمل کرنا چاہیے جیسا کہ ایران میں اکثریت ایسے افراد کی ہے جو طہارت و نجاست کو سمجھتے بھی ہیں اور اس کا خیال بھی رکھتے ہیں اس لئے وہاں ہر مومن پر نیک گمان کرتے ہوئے اس کے ہاتھ کی چیز کو طاہر سمجھا جا سکتا ہے مگر پاکستان ہندوستان بنگلہ دیش یا اس جیسے دیگر مما لک ہیں تو وہاں طہارت ونجاست کا خیال نہیں رکھا جاتا وہاں اکثریت ایسے لوگوں کی ہے جو احکام ذبیحہ سے بھی نا آشنا ہیں پھر یہاں اشیائے خوردنی غیر مسلم مما لک سے منگوائی جاتی ہیں جیسا کہ پاکستان میں گوشت آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ سے آتا ہے، یہاں کے ہوٹلوں میں جانور ذبح کرتے ہوئے کوئی تکبیر نہیں پڑھتا، یہاں پیپسی کولا اور اس جیسے مشروبات کھلے عام بک رہے ہیں کہ جن میں پیپسین [خنزیر کے معدہ کا کیمیکل ہے] ڈالا جاتا ہے یہاں کے ہوٹلوں پر کتے کاٹ کر کھلانے کے واقعات عام سامنے آتے رہتے

ہیں، مردہ مرغیوں کا کاروبار کھلے عام ہورہا ہےعوام کی صورت حال یہ ہے کہ نہ ہی کوئی خمس ادا کرتا ہے نہ زکواۃ کا پابند ہے اور نہ ہی کسی کا میراث درست ہے غصب کوغنیمت ،رشوت کوفضل ربی مانا جاتا ہے، ملاوٹ کوفن تجارت ،سمگلنگ کونعمت سمجھا جاتا ہے

اس لئے آقائی وسیدی ومرشدی دام ظلہ تعالیٰ نے جماعت کے افراد سے فرمایا کہ تم ہر ایسی غذا سے بچوجس کے بارے میں ذرا سا بھی شک ہو کیونکہ دنیا گلوبل ویلیج بن چکی ہے اور یہاں کے احکام ایک ایسے ملک جیسے ہیں جہاں مخلوط مذاہب کے لوگ رہتے ہوں جیسا کہ ہندوستان ہے یا امریکہ ہے برطانیہ ہے کیونکہ وہاں بھی ساحۃ اورظنوالمومنین خیراًوالا کلیہ اپلائی نہیں ہوتا بلکہ وہاں'' ان الظن لا یغنی من الحق شیئا '' والا کلیہ اپنانا لازم ہے کہ کسی چیز کی حقیقت کیلئے صرف گمان کر لینا کافی نہیں ہے کیونکہ جتنی ذمہ داری کھلانے والے کی ہے اتنی ذمہ داری کھانے والے کی بھی ہے اور جب یہ معلوم ہو کہ کھلانے والا متہم بالنجاسات ہےتو پھر ساری ذمہ داری کھانے والے کی ہوجاتی ہے کہ وہ تحقیق کے بعد کھائے اس طرح احکام فقہ سے جماعت کو آگاہ کیا گیا، طہارت ونجاست کے بارے میں ایجوکیٹ کیا گیا، غسل جنابت سے لےکر خرید وفروخت تک کے احکام سے آگاہ کیا گیا

یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ ہر جماعت میں سارے لوگ ایک معیار کے نہیں ہوتے اس لئے بعض نے پورے طریقے سے احکام کی پابندی کی اور بعض لوگوں نے جزوی طور کچھ چیزوں کی پابندی کی لیکن دعائے تعجیل فرج اورشہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہ

الشریف کی محبت اور ذکر میں سارے شامل ہوتے رہے اور مولا کریم عجل اللہ فرجہ الشریف کے کرم سے آئے دن ان میں اضافہ ہورہا ہے

ابتدا میں کچھ علماء کی طرف سے دعائے تعجیل فرج کی مخالف بھی ہوئی اور اس کے بعد وہ مخالفت ختم ہوتی چلی گئی سوائے ایک دو علما کے [اب انکا ایک علیحدہ گروہ بن گیا ہے جو دعائے تعجیل فرج سے روکتا ہے]

باقی علما کرام میں سے جو جو اس موضوع پر کتب غیبت میں فرامین واحادیث دیکھتا گیا اس کی طرف سے مخالفت ختم ہوتی گئی اور انقلاب ایران کے بعد تو مولا کریم عجل اللہ فرجہ الشریف کا ایسا کرم ہوا کہ عوام تک میں دعائے تعجیل فرج کا شعور بیدار ہو گیا ورنہ اس سے پہلے یہ صورت حال تھی کہ اگر کوئی دعائے اللھم کن لولیک پڑھتا تھا تو اسے جمن شاہی کہہ کر برا بھلا کہا جاتا تھا اور 1969 میں جب شاہ ایران کے دور میں طہران کی آذان صبح کے بعد ریڈیو پر دعائے ☆اللھم کن لولیک ...... کی تلاوت ہونا شروع ہوئی تو ہماری جماعت نے ایک دوسرے کو مبارک دی تھی کہ اب یہ دعا ایران سے نشر ہورہی ہے اور ہم لوگوں سے کہیں گے کہ اسے جمن شاہ والی جماعت کی دعا سمجھ کر نہ کریں تو ایران والوں کی دعا سمجھ کر ہی کر لیا کریں

نظریہ ربط بالامام عجل اللہ فرجہ الشریف

آقائی وسیدی ومرشدی دام ظلہ تعالیٰ کے جملہ نظریات وعقائد واعمال کی بنیاد شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف ہیں اور ان کی جملہ متعلقات کی پرکار کا مرکز شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف ہیں اور ان کا قرب وتقرب ہی ان کی تعلیمات کا بنیادی سبجیکٹ ہے

اس لئے وہ اپنی جماعت میں شامل ہونے والوں کو سب سے پہلا سبق ربط بالامام عجل اللہ فرجہ الشریف کا دیتے ہیں اور وہ فرماتے ہیں کہ جماعت میں شامل ہونے سے پہلے آپ اپنے زمانے کے شہنشاہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے رابطہ کریں اور اس کا آغاز توبۃ النصوح سے کریں، سابقہ گناہوں سے توبہ اور استغفار کریں اور جو فرائض قضا ہیں یعنی زندگی میں جتنے روزے نمازیں قضا ہیں انھیں ادا کریں اس وقت تک اپنی توبہ کو منظور و قبول نہ سمجھیں جب تک شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف تصدیق نہ فرمائیں اور پھر ان سے رابطہ کر کے دریافت کریں کہ آپ نے دین کس سے سیکھنا ہے؟ وہ ذات جس کی طرف اشارہ فرمادیں تم اس کی تقلید و اطاعت کاملہ کرو پھر اس سے سارے کا سارا دین حاصل کرو اور یہ بھی فرماتے ہیں کہ اگر ایک شخص کو کسی کی طرف اشارہ ہو جاتا ہے تو وہ اشارہ صرف اسی کیلئے ہے وہ کسی دوسرے پر حجت نہیں ہے اس لئے ہر فرد اپنے لئے خود جواب حاصل کرے

آقائی وسیدی و مرشدی دام ظلہ تعالیٰ نے کبھی کسی سے یہ نہیں فرمایا کہ آؤ ہم تمہیں دین سکھاتے ہیں بلکہ آپ یہی فرماتے ہیں کہ ہم تو شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کا دروازہ دکھانے والے ہیں، دین تو دین کا مالک ہی تعلیم فرما سکتا ہے اس لئے نہ ہی انھوں کبھی کسی کو مقلد کیا ہے اور نہ ہی مرید بنایا ہے بلکہ جو سابقہ بزرگوں کے مرید تھے انھیں بھی آزاد کر دیا ہے کہ آپ بھی اپنے شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے رابطہ کریں اور وہاں سے دین کیلئے رہنمائی حاصل کریں

ان کا فرمان ہے کہ اس دور میں دین کی ہزاروں دکانیں کھلی ہیں اور ہر دکان والا کہتا ہے کہ ہمارے پاس خالص مال ہے اب کون فیصلہ کرے کہ اصل دین کس

کے پاس ہے؟ اس کا واحد حل یہی ہے کہ اس ذات اقدس عجل اللہ فرجہ الشریف سے دریافت کیا جائے جو اصل دین کی مالک ذات ہے وہ جس کی طرف اشارہ فرمادیں پھراس کی آنکھیں بند کر کے اطاعت واتباع کرو، پھر یہ مت دیکھو کہ لوگ انھیں عالم سمجھتے ہیں یا نہیں، وہ بظاہر عالم ہے یا غیر عالم ہے تو آپ نے حکم معصوم کے تحت اس کی اطاعت کرنا ہے

جیسا کہ اہل بصرہ پر زیاد بن سمیہ کو حاکم بنا کر بھیجا گیا تھا تو انھیں اس کی اطاعت کا حکم ہوا تھا اس لئے ہمیں اپنی طرف سے سوچنے کی اجازت نہیں ہے بلکہ ہمیں اپنے زمانے کے امام عجل اللہ فرجہ الشریف کے حکم کی تعمیل کرنا ہے اور یہی درست اور یقینی دین حق ہے

اور یہ یقین رکھو کہ شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کا دروازہ سب کیلئے کھلا ہوا ہے جیسا کہ سید علی بن طاؤس اعلی اللہ مقامہ فرماتے ہیں کہ شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کا دروازہ مسدود نہیں ہے بلکہ مفتوح ہے، جو بھی خلوص دل سے دستک دیتا ہے اسے اندر بلا لیا جاتا ہے

اس کی تفصیل کیلئے کتاب طریق المنتظرین کی طرف رجوع کریں

عمومی تاکیدات

آقائی وسیدی ومرشدی دام ظلہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب تک اپنی آخرت کنفرم نہ کروالو دنیا کا کوئی بڑا اقدم نہ اٹھاؤ بلکہ سب سے پہلے اپنے شہنشاہ زمانہ سے رابطہ کرو اور اپنے کردار واخلاق کو درست کرو، فرائض کو ادا کرو، نماز شب کو

ترک نہ کرو بلکہ وہ فرماتے ہیں عارف کیلئے نماز شب واجب کے قریب ہے اسی طرح فرماتے ہیں کہ نوجوانوں کو چاہیے کہ جب تک شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے رابطہ پیدا نہ کریں اور روحانیاتی طور پر کسی بہتر مقام کا ادراک نہ کرلیں اعمال مباح سے بھی اجتناب کریں حتیٰ کہ عقد بھی نہ کریں بلکہ سب سے پہلے روحانی منازل کو طے کریں پھر لذت نفس کیلئے نہیں بلکہ اولاد صالح اور ناصران شہنشاہ عجل اللہ فرجہ الشریف پیدا کرنے کی نیت سے شادی کریں

ان کا فرمان ہے کہ اگر تجارت کرتے ہو یا زمین کاشت کرتے ہو تو اپنی ذات کو اس سے نکال دو بلکہ ہر چیز کو شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی طرف سے ڈیوٹی سمجھ کر کروگے تو یہ دنیاوی امور بھی عبادت بن جائیں گے اور اگر اپنا سمجھ کر یہ کام کروگے تو یہ کام عبادت شمار نہیں ہوں گے

اسی طرح بیوی بچوں کیلئے روزی روٹی کمانے کے عمل کو اور اولاد کی تربیت کو بھی اپنے حوالے سے نہ کرو بلکہ اس نیت سے کرو کہ یہ شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے غلام اور کنیزیں ہیں ان کی معاشی ذمہ داری انھوں نے مجھے سونپی ہے اگر اس نیت سے کام کروگے تو یہ کام عبادت ہوگا اور اگر انھیں اپنی اولاد سمجھ کر ان کے لئے کام کروگے تو یہ کام عبادت نہیں ہوگا

وہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی سے محبت کرو تو وہ بھی شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کیلئے کرو اگر نفرت کرو تو بھی ان کی وجہ سے کرو، یعنی جملہ عواطف بشریہ کو شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کیلئے وقف کردو اور اپنی ذات کو اپنی سوچ اور فکر تک کو شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کا عبد مملوک سمجھ لو، ذاتیات کے بھنور سے جب تک نہیں نکلو گے مالک کی

ذات کونہیں پاسکو گے

آقائی وسیدی ومرشدی دام ظلہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جس طرح سمجھدار ماں باپ اپنی زیرِتعلیم اولاد کو شادی کے بندھنوں میں نہیں الجھاتے جب تک کہ وہ تعلیم مکمل نہیں کرلیتے اسی طرح ہر روحانی آدمی اپنے معنوی بچوں کو جب تک کسی منزل تک نہیں پہنچاتا اسے شادی کی الجھنوں میں نہیں الجھنے دیتا، ہاں جب کوئی فرد اپنی منزل کو پالیتا ہے تو پھر اسے شادی کرنا چاہیے، وہ فرماتے ہیں کہ عام حالات میں شادی بیاہ سنت ہے مگر گناہ کا احتمال ہوتو پھر یہ واجب ہو جاتی ہے اس لئے جس روحانی بچے کے معصیت میں مبتلا ہونے کا امکان ہو اس کی فوراً شادی کا حکم فرماتے ہیں تاکہ وہ سنت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنا کر ہلاکت سے بچ جائے

اس بات کو بعض لوگوں نے غلط رنگ دے کر الٹی سیدھی باتیں بھی بنائیں کہ آپ شادی وغیرہ سے منع فرماتے ہیں، جبکہ ایسا کچھ تھا ہی نہیں

آقائی وسیدی ومرشدی دام ظلہ تعالیٰ کی انفرادیت

( ) عملی طور پر تقویٰ اور پرہیزگاری کو رواج دینا بھی آپ کی انفرادیت ہے جس کی وجہ سے آپ کی جماعت عام ہوٹلوں پر کھانا وغیرہ نہیں کھاتی اور کھانے پینے اور طہارت ونجاست کے معاملے میں بہت زیادہ محتاط رہتی ہے

( ) پاکستان میں شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے ذکر پاک کو متعارف کروانے والے آقائی وسیدی ومرشدی دام ظلہ تعالیٰ ہیں

( ) دعائے تعجیل فرج کو اجتماعی صورت دینے والی پہلی شخصیت بھی آپ ہی ہیں

( ) مقدسات مذہب کا احترام اور آداب مجالس اور روحانی قدروں کا احیا بھی آپ ہی نے فرمایا ہے

( ) پاکستان میں شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے موضوع پر وسیع مواد بصورت نظم و نثر بھی آپ کی تشویق سے وجود میں آیا ہے اور ذاکرین و شعرا کو شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے فضائل و حقوق پر قصائد اور اشعار موزوں کرنے کا حکم اور انھیں اس موضوع پر شاعری پیش کرنے پر نوازنے سے تشویق کا عمل بھی آقائی و سیدی و مرشدی دام ظلہ تعالیٰ نے کیا

( ) پاکستان کے جتنے لوگ اجتہاد کی سند لے کر آئے ہیں انھوں نے دو کاموں میں سے ایک ضرور کیا ہے یا تو انھوں نے منبر کا میدان اختیار کیا یا پھر درس کھول کر بچوں کو علم دین کی تعلیم دینا پسند کیا مگر آپ نے ان دونوں طریقوں سے جداگانہ طریقہ اختیار کیا، نہ آپ کبھی کسی کے ہاں مجلس پڑھنے تشریف لے گئے اور نہ اپنے ہاں کبھی مجلس پڑھی اور نہ ہی کوئی درس کھولا اور نہ ہی کبھی عمامہ و عبا کو اپنے لئے پسند فرمایا بلکہ ہمیشہ اپنے علاقائی لباس میں رہے اور دوسروں کو تعلیم دینے سے پہلے خود اس پر عمل فرمایا

( ) آپ کی شہرت کے وجوہات میں سے ایک وجہ شاید مخالفین کا بے لگام پروپیگنڈا اور آپ کی اٹوٹ خاموشی بھی ہے کیونکہ لوگوں نے آپ کے خلاف بہت زیادہ الٹی سیدھی باتیں کہیں اور بہت سا غیر اخلاقی مواد آپ کے نام منسوب کیا مگر آپ کی طرف سے اس کا کوئی جواب نہ دیا گیا

اس پر جب احباب نے عرض کیا کہ آپ کی طرف سے جواب دینا چاہیے تو آپ

نے یہی فرمایا کہ اگر ہمارے مالک شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف ہم سے راضی ہیں تو کسی کی خرافات ہمیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتیں اور اگر خدانخواستہ شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف ناراض ہوں تو پھر ساری دنیا مل کر تعریف وتوصیف کرے تو کوئی فائدہ نہیں ہے اس لئے جو شخص جو کہتا ہے اس کے کہنے پر کان دھرنے کے بجائے اپنے مالک پاک عجل اللہ فرجہ الشریف کو راضی رکھنے کی جد و جہد جاری رکھنا چاہیے

آپ کی اس خاموشی نے آپ کی ذات اور جماعت کو دوسروں کیلئے پر اسرار بنا دیا ورنہ آپ کے نظریات پورے عالم تشیع سے قطعی مختلف نہیں ہیں 98% نظریات وہی ہیں جو آیت اللہ روح اللہ خمینی اعلی اللہ مقامہ کے ہیں، سید علی بن طاؤس اعلیٰ اللہ مقامہ کے ہیں یا اس قبیل کے جملہ عرفا و روحانیین رضوان اللہ علیہم کے ہیں یہ جو ایک دو پرسنٹ کا اختلاف ہے وہ ملکی حالات کی وجہ سے ہے اور یہ اختلاف پاکستان کے سارے علما کا علمائے ایران وعراق سے مشترکہ ہے اس لئے گرفتنی نہیں ہے

اولاد

آقائی وسیدی ومرشدی دام ظلہ تعالیٰ کے دو صاحب زادے ہیں

( ) جناب السید محمد باقر الزمان نقوی البخاری طال اللہ عمرہ

( ) جناب السید محمد جعفر الزمان نقوی البخاری زاد اللہ برکاتہ

یہ دونوں صاحب زادے بیک وقت پُرگو شاعر اور شعلہ بیان مقرر بھی ہیں اپنے والد ماجد دام ظلہ تعالیٰ کے مشن اور مقصد کے بھرپور معاون بھی ہیں

تعارف

جناب مخدوم المخادیم السیّد محمد جعفرؒ الزمان نقوی البخاری

ولادت باسعادت

1951 عیسوی 13 اگست کی رات جمن شاہ کے ہر گھر، درو دیوار پر ماہتاب نورافشانی کررہا تھا، اطراف شہر کے باغ شبنم کے قطرے سمیٹ کر ایک بہادر سپاہی کی طرح مضبوط ہوگئے تھے گھروں میں بالکل خاموشی تھی مگر قسمت کی دیوی نقوی سادات کے گھر میں خوشیوں کے پھول نچھاور کرنے میں مصروف تھی دھیرے دھیرے مسرت کے لمحات قریب تر ہورہے تھے پوری شب رحمت کل بادوباراں کی طرح اس گھر پہ برستی رہی تھی یہ رات لوگوں کے احساسات وجذبات میں تمازت پیدا کررہی تھی، 10 ذیقعد کی چاندنی کائنات پر اپنا رنگ بکھیر رہی تھی، مسرتوں کا دیوتا رات کے سناٹے میں جمن شاہ کی نگری پر پھولوں کی پتیاں نچھاور کررہا تھا، صبح صادق ہونے والی تھی جو اپنے اندر سمٹی ہوئی تمام خوشیاں نچھاور کرنے والی تھی

13 اگست کی صبح کو جب سورج نے طلوع کرنا چاہا تو آقائی سیدی ومرشدی دامہ ظلہ تعالیٰ کے گھر میں اللہ جل جلالہ نے اپنی طرف سے ایک مسرت عطا فرمائی اوران سعد لمحوں میں سادات کی جھولی میں عظیم نعمت عطا کر کے خوشی کی نوید سنائی، طلوع

www.khrooj.com

فجر کے ساتھ ہی اس بے رونق دھرتی کی رونق کو دو بالا کرنے کے لیے ایک طفل منفرد کی صورت میں ورود مسعود ہوا جس کا اسم مبارک السید محمد جعفرؑ الزمان نقوی البخاری رکھا گیا

سب گھر والوں کی خوشی کی انتہا نہ رہی، صحن گلشن کی سبزیاں تروتازہ ہوگئیں، صبح کا مرغ زبان حال سے مبارک دے رہا تھا، کوئل چہچہا رہی تھی، بلبل ترانے الاپنے میں مشغول تھی، شبنم سفید موتیوں کی طرح گھاس کی پیاس بجھا رہی تھی

مبارک بادی کا سلسلہ شروع ہوا سبھی گھر والوں نے ایک دوسرے کو مبارکیں دیں، پاک بابا چہرے پہ تبسم سجائے مبارک بادی وصول کرنے میں مصروف تھے، کنیزیں ہنس ہنس کر ایک دوسری کو یہ خبر سنا رہی تھیں

صبح ہوئی تو یہ نوید مسرت مشک عنبر و کستوری کی مانند پورے علاقے میں پھیل گئی، سبھی رشتہ دار اور دوسرے لوگ جوق در جوق مبارک دینے کے لیے آ رہے تھے، عورتیں گروہ در گروہ اس لعل کی زیارت کرنے کے لیے بے تاب تھیں جو بھی مبارک آ کر دیتا تھا تو اس کا منہ میٹھا کرایا جاتا تھا کئی دن تک لوگوں کا ہجوم رہا

6 جون 1951 کو اجتماعی دعائے تعجیل فرج کا باضابطہ آغاز ہوا اور یہ سلسلہ چالیس دن کا تھا اس لئے یہ 16/17 جولائی تک جاری رہا، اسی سال 13 اگست کو یعنی دعائے تعجیل فرج کے پہلے چالیس روزہ پروگرام کے ٹھیک 28 دن بعد آقائی وسیدی و مرشدی دام ظلہ تعالیٰ کے گھر اطہر میں نور کا وہ چراغ روشن ہوا جس نے بعد میں اپنے علم و فضل سے دنیا کو بلکہ عالم کو منور فرمایا

www.khrooj.com

علمی حیثیت

جناب السید مخدوم المخادیم محمدؐ جعفرؑ الزمان نقوی البخاری نے باضابطہ طور پر کسی سکول یا درس میں تعلیم حاصل نہیں کی بلکہ مولا کریم عجل اللہ فرجہ الشریف نے سب کچھ انہیں گھر ہی میں عطا فرما دیا تھا صرف اتنا ہے کہ بچپن میں ایک دن کھیلتے کھیلتے ہاتھ میں پہلی جماعت کا قاعدہ تھامے آقائی وسیدی ومرشدی دام ظلہ تعالیٰ کے پاس آئے اورعرض کیا ابی سائیں! آپ مجھے قاعدہ پڑھائیں تو چند دن آپ سے قاعدہ اور پھر قرآن مجید پڑھتے ہوئے لوگوں نے دیکھا، آپ نے سوائے اپنے بابا کے کہیں سے بھی تعلیم حاصل نہیں کی

البتہ شاعری میں کچھ لوگوں کو استاد ہونے کا شرف دیا جن میں محمودی صاحب اور ربا صاحب ہیں لیکن انہوں نے بھی اعتراف کیا کہ یہ کالج الٰہیہ کے پڑھے ہوئے ہیں اور ہم ان سے سیکھتے ہیں

صرف شاعری نہیں بلکہ تمام علوم جن میں فقہ، صرف ونحو، فلسفہ، منطق، روحانیت، سائنس، ریاضی، فن تعمیر، فن موسیقی، پامسٹری، سائنسی علوم، پہلوانی کے گر، پینٹنگ، فوٹوگرافی جو بچپن میں ان کا بہترین مشغلہ تھا، اس کے علاوہ سامعین میں سے جو کوئی بھی کسی علم کے موضوع پر بات کرتا تو آپ اس طرح ورق الٹتے جاتے جیسے اس علم کے موجد نے کوئی نیا سر چھیڑ دیا ہو اور اس علم کے پردوں کو اس طرح چاق کرتے جاتے کہ سامنے بیٹھے ہوئے حاضرین ایک ان دیکھی دنیا میں خزانے ڈھونڈنے میں گم ہو جاتے

ان کی بارگاہ میں ہر مکتب فکر کے لوگ اپنی علمی پیاس بجھانے کی خاطر حاضری دیتے تھے

اخلاق حسنہ

دوستو! ایک عظیم ہستی جو بے پناہ صلاحیتوں کی مالک اللہ جل جلالہ کی طرف سے اس دھرتی کو انعام کی گئی اور لوگوں میں ایک ہدایت کنندہ کی حیثیت سے متعارف کروایا مجھے یہ تو معلوم نہیں کہ اس نعمتِ عظمیٰ کے کتنے قدردان پیدا ہوئے لیکن اتنا جانتا ہوں کہ لوگوں کی گستاخیوں سے بے نیاز ہوکر یہ رحمت کا بادل مسلسل برستا رہا جن کے وجود اطہر سے صحن گلشن کی بہاریں مسلسل قائم و دائم رہیں، جس چشمۂ آب سے دوست دشمن سیراب ہوتے رہے جو فضائے ابر آلود میں بےلوث خلق عظیم کی پتیاں نچھاور کرتے رہے جو دکھی انسانیت کا مسیحا بن کر اپنے دامن میں سر دآہیں اور لوگوں کی جھولیاں خوشیوں سے بھرتے رہے

اس خودغرض انسانیت میں رہ کر محبت کا دیوتا بھی ان سے پیار کی بھیک مانگتا رہا اور امن و آشتی کی دیوی ان کے چرن پوجتی رہی ان چند لفظوں کے بغیر میں کچھ نہیں کہہ سکتا کہ انسانیت کا ان جیسا مونس و غمخوار کون ہوسکتا ہے؟ ان جیسا سخی الاسخیا کون ہوسکتا ہے؟ ان جیسا مہمان نواز کون ہوسکتا ہے؟ ان جیسا حاجت روا کون ہوسکتا ہے؟ ان جیسا روادار کون ہوسکتا ہے اور ان جیسا یتیم پرور کون ہوسکتا ہے؟

مقصدِ حیات

کسی شخصیت یا ہستی کی اقدار کو اس کے نصب العین ، افکار اور مقصد حیات سے ناپا جا سکتا ہے جتنا اس کا نصب العین بلند ہوگا اتنا ہی وہ عظیم ہستی ہوگی

دوستو! میرے آقا زادے کو کچھ لوگ نوحہ خوانی کے حوالے سے جانتے ہونگے کچھ کتابوں کے حوالہ سے ، کچھ روحانیت کے حوالہ سے ، کچھ اللہ کے ولی کے حوالہ سے ، کچھ سخاوت کے حوالہ سے ، کچھ علم کے حوالہ سے ، کچھ یتیم پرور ہونے کی وجہ سے ، کچھ اخلاق حسنہ کے حوالے سے ، کچھ پیرو مرشد کے حوالہ سے جانتے ہوں گے لیکن وہ اس سے کہیں زیادہ صلاحیتوں کے مالک ہونے کے باوجود ایک آفاقی مشن ، مقصد اور نصب العین کے بہت بڑے محرک بھی ہیں

ایک بار السید سائیں شبیر حسینؒ کاظمی نے ان کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ ہر فن کے ماہر ہیں مثلاً علم موسیقی ، شاعری ، پامسٹری ، فن تقاریر اور سائنسی علوم وغیرہ ان میں سے کس فن میں آپ کو زیادہ محبت اور لگن ہے؟ تو انہوں نے برجستہ فرمایا کہ ہمیں اپنا مشن اور مقصد سب سے زیادہ عزیز ہے

السید مخدوم المخادیم محمد جعفرؒ الزمان نقوی البخاری جنہوں نے اس گود میں پرورش پائی جو کہ اعلیٰ صلاحیتوں کے آئینہ دار ہیں اور صرف ایک ہی مشن عظیم ، مقصد حیات ، بلند نصب العین شیر مادر سے عطا ہوا کہ صرف کربلائیوں کے انتقام کی آرزو اور اپنے امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی خوشی طلب کرنا ہے اور کچھ نہیں ، جس کیلئے انہوں نے اپنی زندگی کی ہر شے کو داؤ پر لگا دیا اور اپنے مستقبل کو شہنشاہ امام

www.khrooj.com

زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے خروج سے وابستہ کرلیا، خود بھی نصرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف پر عمل پیرا رہے اور اپنے سب دوست احباب اور تمام عقیدت مندوں کو شب و روز یہی تبلیغ فرمائی اور آج بھی ان کا مشن نصرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف موجود ہے، میرا ایمان ہے کہ آج بھی اگر کوئی میرے آقا زادے کی دہلیز سے ہدایت طلب کرتا ہے تو ضرور فلاح پاتا ہے اور ان کے دیئے ہوئے دستور العمل سے ناصر امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف بن سکتا ہے

آغاز نشر و اشاعت

آقائی وسیدی و مرشدی دامہ ظلہ تعالیٰ کے یہی صاحب زادے وہ ہیں جنھوں نے اپنے مقدس والد دام ظلہ تعالیٰ کے مشن کا قلمی تعارف کروایا

آپ ایک قادر الکلام شاعر بھی ہیں جیسا کہ اردو، عربی، فارسی، انگلش، سرائیکی، سندھی، پنجابی، پشتو، بلوچی مکرانی اور اسی طرح کچھ ہندوستانی زبانوں میں بھی آپ کا مدحیہ و عارفانہ کلام موجود ہے

1973ء کے بعد ان کی شاعری پر مبنی کتب آنا شروع ہوئے جن کی ترتیب یہ تھی

(1) انتصار مظلوم ......شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے موضوع پر مسدس اردو نظمیں

(2) قلندر نامہ......عرفان و فقر کے موضوع پر سرائیکی مسدس نظمیں

(3) گستاخیاں ......سادات عظام کے موضوع پر اصلاحی اردو نظمیں

اسکے بعد ان کی پہلی نثری کتاب منظر عام پر آئی اس کا نام عرفان حجت تھا

(4) عرفان حجتؑ ......جو آپ کے 1977 کے عشرہ محرم کے 14 خطبات پر مبنی

تھی ...... آپ کے ایک شاگرد تھے جناب علامہ سید شیراز منتظری زیدی ، یہ کراچی کے رہنے والے تھے اور یورپ اور امریکہ میں مجالس پڑھا کرتے تھے 1978ء میں انھوں نے نیو یارک میں عشرہ محرم پڑھا، وہاں کے لوگوں نے آپ سے فرمائش کی کہ آپ شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف پر ہمیں کوئی کتاب لکھ کر دیں تاکہ یہاں بھی ان کا تعارف ہو جائے اور وہ کتاب امریکہ کے شیعوں میں مفت تقسیم کی جائے اس پر انھوں نے اپنے استاد محترم کے آڈیو کیسٹ سے مجالس لکھ کر انھیں دیئے اور انھوں نے عرفان حجت کے نام سے یہ کتاب شائع کروائی لیکن یہ تینوں کتابیں عوام تک نہیں پہنچ سکیں بلکہ مخصوص لوگوں تک محدود رہیں اس کے بعد ایک طویل گیپ ہے جس میں کوئی کتاب نہیں لکھی گئی

1994ء میں شیعہ دشمن عناصر نے اس شیعہ مرکز کے خلاف حکومتی سطح پر پروپیگنڈا کیا اور اس جماعت کو بدنام کرنے کی ناکام کوشش کی ، اسکے بعد جناب السید سرکار محمد جعفرؑ الزمان نقوی نے اپنے کتب شائع کروانے کا بھرپور سلسلہ شروع کردیا اور یکے بعد دیگرے آپ کے بہت سے کتب مارکیٹ میں آ گئے

(5) طریق المنتظرین ...... شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے حقوق و مومنین کے فرائض پر جامع کتاب ہے

(6) دعائے تعجیل فرج ...... اس میں مخالفین دعائے تعجیل کے اعتراضات کے جوابات دیئے گئے ہیں

(7) امتیاز العالین عن الانواع العالمین ......مسئلہ نوع پہ آپ کی شہکار کتاب ہے

(8) اسرار العبدیات ......شیعہ عملی روحانیات پر اردو میں پہلی کتاب ، جس میں

روحانیت کیا ہے؟ اور روحانی ترقی کس طرح کی جا سکتی ہے اس پر مکمل مواد تھا

(9) معدن العصمتؑ ...... شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی والدہ پاک صلواۃ اللہ علیہا کی سوانح حیات جو تقریباً 450 صفحات پر مبنی ہے تحقیق و تاریخ کی عظیم کتاب ہے

(10) افکار المنتظرین ...... توحید کے موضوع پر آپکے خطبات پر مبنی کتاب

(11) مجالس المنتظرین ...... واقعہ کربلا پر تحقیقی مجالس پر 5 جلدوں پر اردو اور سرائیکی میں لکھی ہوئی عظیم کتاب جسے پڑھ کر انسان ہزاروں کتب مقاتل سے بے نیاز ہو جاتا ہے ہر کتاب 600 صفحات سے بھی زیادہ پر مبنی ہے

(12 مصباح شیعت ...... مذہب شیعہ کا جامع تعارف یعنی عقائد و نظریات اصول و فروع و مراسم و متعلقات کا ایسا اجمالی مگر کامل تعارف کہ جسے پڑھ کر مذہب شیعہ کا حدود اربع معلوم ہو جاتا ہے

(13) دا لاسٹ ریفارمر آف دا ولڈ...... مذاہب عالم میں ایک آنے والے کا جس طرح تعارف ہوا ہے اسی کے حوالے سے ان مذاہب کے لوگوں کو شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کا تعارف کروایا گیا ہے، یہ کتاب انگلش میں ہے

(14) عرفانیئے ...... آپ کی مدحیہ غیر مسدس نظموں کا مجموعہ

اسی طرح ان کی بہت سی کتب مارکیٹ میں آ چکی ہیں جس کی وجہ سے لوگوں کے سامنے آقائی و سیدی و مرشدی دام ظلہ کے عقائد و نظریات سامنے آئے تو وہ پراسراریت ختم ہوتی چلی گئی اور ان کے بارے میں عقائد و نظریات و اعمال کے بارے میں ان کی خاموشی کی وجہ سے غلط فہمیاں پیدا ہوئی تھیں ان کا خاتمہ ہونے لگا اور اب پاکستان کے علمائے کرام نے بھی ان کے پیش کردہ حقائق کو کافی حد تک تسلیم کرنا شروع کر دیا ہے

www.khrooj.com

پیغام امن

آ قائی وسیدی و مرشدی دام ظلہ تعالیٰ انتہائی صلح و امن پسند شخصیت ہیں ان کا پیغام امن ہے اس لئے نہ ہی انھوں نے کسی جماعت میں کبھی دلچسپی لی ہے اور نہ ہی کسی تحریک و تنظیم سے کبھی رابطہ رکھا ہے اور نہ ہی علمائے کرام کے متنازعہ مسائل میں انھوں نے مداخلت کی ہے بلکہ وہ سارے مسائل کا ایک ہی حل پیش کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ اپنے مسائل کو اپنے شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے حضور پیش کرو اور وہاں سے جواب لو کیونکہ جو آدمی کسی انسان کے دلائل سے ہدایت پاتا ہے وہ اس سے زیادہ مضبوط دلائل پاکر دوبارہ گمراہ بھی ہوسکتا ہے اور جسے شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف ہدایت فرمائیں اسے کوئی گمراہ نہیں کرسکتا

آپ نے جب علم مناظرہ کا مطالعہ کرنا شروع فرمایا تو آپ کے دل میں یہ شوق پیدا ہوا کہ میں بھی مناظرہ کے میدان میں قدم رکھوں، ایک دن آ قائی وسیدی و مرشدی دام ظلہ تعالیٰ کو پتہ چلا کہ آپ کو مناظرے کا بہت شوق ہے آپ نے فوراً انھیں طلب فرمایا اور فرمایا سنا ہے بیٹا آپ کو مناظرے کو شوق ہے؟

انھوں نے عرض کیا کہ جی ہاں ! فرمایا آپ اس بارے میں سوچیں کہ آپ علمی و عقلی و نقلی جوابات و سوالات سے کسی کا ناطقہ تو بند کر سکتے ہیں کیا آپ کسی کو معرفت اور نور علم بھی دینے پر قدرت رکھتے ہیں؟ انھوں نے عرض کیا کہ جی نہیں ! اس پر فرمایا کہ جب آپ کسی کو معرفت دینے پر قدرت نہیں رکھتے تو مناظرے کا مقصد صرف اپنی علمی برتری ثابت کرنا ہی رہ جاتا ہے اور یہ ہرگز جائز نہیں ہے

ان امور کو شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے سپرد کردو کیونکہ وہی کسی کو نور علم و نور معرفت عطا فرما سکتے ہیں تمہارا کام ہے علم حاصل کرو اس کے بعد اس پر عمل کرو کیونکہ جب علم آ جاتا ہے تو وہ عمل کو دعوت دیتا ہے اور اگر عمل نہیں آتا تو علم بھی چلا جاتا ہے تم عمل کے ساتھ علم کو باندھ لو اور علم کے حصول کا سب سے بڑا ذریعہ زہد [دنیا سے بے رغبتی] ہے، وہ دن اور آج کا دن، پھر کبھی انھوں نے مناظرہ و بحث میں کبھی دلچسپی نہیں لی

اس بات سے آپ ان کی سوچ کو کافی حد تک سمجھ سکتے ہیں کہ ان کا انداز کتنا پرامن ، بے ضرر، اور حقائق پر مبنی ہے اور کتنا عملی ہے کہ جس میں رضائے الٰہی کے علاوہ کسی چیز کو خاطر میں نہیں لایا جاتا اور رضا الٰہی کے معاملے میں انکار و یہ بے لچک ہے

اور ان کے اعمال و زندگی کا واحد مقصد شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی حکومت اِلٰہیہ کا قیام ہے وہ جو کچھ بھی کرتے ہیں سوچتے ہیں جس چیز کا حکم دیتے ہیں ان میں صرف شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی ابدی حکومت و مسرت کے قیام و تعجیل کو سامنے رکھتے ہیں

وصال الی اللہ

آقائی و سیدی و مرشدی دام ظلہ تعالیٰ کے عقیدت مندوں کی بدقسمتی ہے کہ 8 فروری 2003ء کو السیّد سرکار محمد جعفرؑ الزمان نقوی البخاری ، 2 جولائی 2003ء کو السیّد محمدؐ باقرؑ الزمان نقوی البخاری اور 31 جولائی 2004ء کو آقائی و سیدی مرشدی دامہ ظلہ تعالیٰ نے اس فانی دنیا کو خیر باد کہا لیکن اپنے

مشن ومقصداور کاروان منتظرین کو تنہا نہیں چھوڑا بلکہ السیّد سائیں شبیر حسینؒ کاظمی (جو کہ رشتہ کے لحاظ سے ان کے سگے بھانجے ہیں) کے سپرد فرمایا جنہوں نے اب اس پورے نظام کو سنبھالا ہوا ہے

تعارف السیّد شبیر حسینؒ کاظمی جمن شاہ

السیّد سائیں شبیر حسینؒ کاظمی سادات جمن شاہ کے چشم و چراغ جن کی ولادت 24 نومبر 1956ء کو صبح صادق آذان کے وقت جمن شاہ میں ہوئی بچپن ہی سے آپ کی تربیت روحانی اور پاکیزہ ماحول میں ہوئی آپ نے دینی تعلیم آقائی و سیدی مرشدی دام ظلہ تعالیٰ سے حاصل کی اور دنیاوی تعلیم میں گریجوایشن کرنے کے بعد ایل ایل بی کی ڈگری حاصل کی، بعد میں مصروف رہنے کے لئے کھیتی باڑی کا مشغلہ اپنایا اور آقائی وسیدی ومرشدی دام ظلہ تعالیٰ اور ان کے فرزند نیک ارجمند السید سائیں محمد جعفرؒ الزمان نقوی البخاری کے ساتھ مل کر نگری کاروان منتظرین امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے تمام انتظامی امور میں بھی شانہ بشانہ شامل رہے 1996ء میں بڑے بھائی السید سائیں منظور حسین کاظمی اور والد بزرگوار السید سائیں خادم حسین کاظمی کی رحلت کے بعد تمام ذمہ داریوں کا بوجھ ان کے کندھے پہ آن پڑا جن کو بڑے احسن طریقے سے سرانجام دیتے رہے
السید سائیں شبیر حسینؒ کاظمی جمن شاہ کے کاظمی سادات قبیلہ کے فیملی چیف ہیں جن

www.khrooj.com

کے سر مبارک پر چار بزرگان اولیاء اللہ کی دستار مبارک ہے جن میں سید غیاث الدین المعروف عادل سائیں ،سید جمعن شاہ سائیں المعروف جمن شاہ ،سیدن سائیں ،شاہ حسین شاہ سرخہ سائیں شامل ہیں اس کے علاوہ ان کو آقائی وسیدی و مرشدی دامہ ظلہ تعالیٰ کے جانشین ہونے کا شرف بھی حاصل ہے

ان کی شخصیت شرم وحیا کی حامل ہے اور آپ نہایت ہی اعلیٰ اور پاکیزہ کردار کے مالک ہیں، وسیع وعریض جائیداد اور دولت وثروت ہونے کے باوجود نہایت منکسر المزاج اور سادہ طبیعت کے حامل ہیں ان کی شفقت ،غریب پروری اور بندہ نوازی علاقہ جمن شاہ میں مشہور ہے ان کی اعلیٰ ظرف اور پاکیزہ فطرت کی وجہ سے جمن شاہ کے شیعہ سنی مسلک کے لوگ ان کے عقیدت مند ہیں

سرائیکی زبان کی ضرب المثل مشہور ہے کہ سید سردار ،سید سوہنڑا ،سید سخی ،سید صابر اگر ان کی شخصیت کا بغور جائزہ لیا جائے تو یہ چاروں صفات ان میں یکجا نظر آتی ہیں

السید سائیں شبیر حسین کاظمی نے آقائی وسیدی ومرشدی دامہ ظلہ تعالیٰ کی طرف سے جمن شاہ کی عزاداری ،انتظار ودعائے تعجیل فرج کے پروگرام اور لنگری کاروان منتظرین کے تمام انتظامی امور سنبھالنے کے بعد دوسرے تمام مشاغل ترک کر کے خود کو دینی خدمات کیلئے وقف کر دیا ہے اور تمام تر ذمہ داریوں کے امور کو بڑے احسن طریقے سے نبھا رہے ہیں

السید سائیں شبیر حسین کاظمی کا دورانِ درس موضوعِ کلام نصرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف ،انتظار امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف اور ورع وپرہیزگاری ہوتا ہے جن سے

نہ صرف آ قائی وسیدی ومرشدی دامہ ظلہ تعالیٰ کے سابقہ عقیدت مندوں کی اصلاح ہوتی رہتی ہے بلکہ شب و روز کافی نئے لوگ شہنشاہ امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی دعائے تعجیل فرج اور کاروان منتظرین میں شمولیت اختیار کرر ہے ہیں السید سائیں شبیر حسین کاظمی نے بھی آ قائی وسیدی ومرشدی دامہ ظلہ تعالیٰ اوران کے شہزادگان کے نقش قدم پر چلتے ہوئے امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے سوگ اورغم والم کومحسوس کرتے ہوئے اپنی تمام تر خوشیاں ترک کر دیں ہیں اورخود کو دین کی خدمت اورنصرت امام زمانہ کی خاطر وقف کر دیا ہے اورآ قائی وسیدی ومرشدی دامہ ظلہ تعالیٰ کے دونوں فرزند نیک ارجمند کے نقش قدم پر چلتے ہوئے مجرد رہنا پسند فرمایا ہے

ہماری دعا ہے کہ شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی ابدی حکومت کا قیام جلدی ہو اور ہم سب آ قائی وسیدی ومرشدی دام ظلہ تعالیٰ کے پرچم تلے جمع ہو کر شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کا استقبال کریں اوروہ روز سعید سارے مومنین کو دیکھنا جلدی نصیب ہو

دعا گو

مهتاب اذفر

﴿آمین یارب العالمین﴾

www.khrooj.com

یا مولا کریمؑ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدمہ الکتاب

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله والصلواة والسلام على آل الله ولعنة الدائمة على اعداء الله

امابعد ان الله اصطفىٰ آدم ونوحاً و آل ابراهيم وآل عمران على العالمين

ذرية بعضها من بعض والله سميع عليم()

اصطفیٰ خاندان

حضرت امام رضا علیہ الصلوات والسلام کا فرمان ذیشان

وارث قرآن امام علی ابن موسیٰ الرضا علیہ الصلوات والسلام مامون عباسی کے ساتھ تشریف فرما تھے،عترتِ رسول اور باقی امت میں فرق کا ذکر ہوا تو گفتگو کے دوران مامون نے کہا کہ کیا پروردگار عالم نے تمام انسانوں پر عترت رسول کو فضیلت دی ہے؟

حضرت امام رضا علیہ الصلوات والسلام نے ارشاد فرمایا کہ بے شک حق تعالیٰ نے اپنی کتاب میں تمام انسانوں پر عترت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی افضیلت کو بیان فرمایا ہے

مامون نے کہا کہ قرآن میں کس جگہ بیان کیا گیا حضرت امام رضا علیہ الصلوات والسلام نے اس

آیت مبارکہ کی تلاوت فرمائی

☆إِنَّ اللّٰهَ اصْطَفَى آدَمَ وَنُوحاً وَآلَ إِبْرَاهِيمَ وَآلَ عِمْرَانَ عَلَى الْعَالَمِينَ () ذُرِّيَّةً بَعْضُهَا مِن بَعْضٍ

(ملاحظہ فرمائیں تفسیر نور الثقلین، جلد اول، ص 328، مطبوعہ قم ایران .... تفسیر البرہان جلد اول، ص 277 مطبوعہ قم ایران)

تفسیر اہل بیت میں وارد ہے

سب سے پہلے آلِ ابراہیم میں سے جس ذات مقدس کو چنا گیا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور آل عمران میں سے حضرت امیر المومنین علیہ الصلوات والسلام ہیں جن کو اصطفیٰ فرمایا اور ان کی اولاد امجاد کو اہل عالم سے اختیار فرمایا

(ملاحظہ فرمائیں تفسیر منہج الصارقین، جلد دوم، ص 214، مطبوعہ ایران)

خانوادۂ نور

تمام خانوادوں اور شعوب وقبائل سے افضل واعلیٰ اور برتر خاندان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنی سادات عظام ہیں اس لئے کہ سادات کے جداعلیٰ فرماتے ہیں

☆اول ماخلق الله نوری

کوئی شے تھی، نہ زمان ومکان کا وجود تھا، نہ ہی جن وانس، ملائکہ، وحوش وطیور غرض کچھ نہ تھا، سادات کے جداعلیٰ کا نور خلق ہوا، پھر یہ نور پاک وطاہر قندیلوں میں جہان کو منور کرتا رہا، حتیٰ کہ اس کے دو حصے ہوئے، ایک حصہ نے کاشانہ حضرت عبداللہ علیہ الصلوات والسلام کو منور کیا اور دوسرے نے بیت اللہ میں تجلی فرمائی

پھر جب نور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نور حضرت سیدۃ النساء العالمین صلواۃ اللہ علیہا چمکا تو کاشانہ ولایت میں عصمت کا قرانِ السعدین ہوا اور ایک نسل مقدس کا آغاز ہوا، یہ کوئی عام گھر نہیں، امام اہل سنت احمد رضا خان بریلوی فرماتے ہیں

www.khrooj.com

تیری نسل پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا
تو ہے عین نور تیرا سب گھرانہ نور کا

جب ازل سے ہی خدا نے انہیں ممتاز فرمایا ہے پھر اس خاندان نور کو عام خاندانوں اور قبیلوں جیسا سمجھنا خدا سے جنگ کرنا ہے، منکرین عظمت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معلوم ہونا چاہئے کہ سادات کے گھر میں اور عام لوگوں کے گھروں میں فرق ہے، عام لوگوں کے گھروں میں ہر حال (پاکیزگی ونجاست) میں داخل ہوا جا سکتا ہے مگر اولاد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر میں نجس حالت میں آنا حرام ہے

خانہ رسول واولاد رسول کی عظمت

ثقہ جلیل القدر جناب ابو بصیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں مدینہ گیا اور میرے ساتھ میری ایک کنیز تھی جس سے میں نے جماع کیا، پھر میں حمام کی طرف چلا (تا کہ غسل کرلوں) تو میری ملاقات اپنے شیعہ ساتھیوں سے ہوگئی جو حضرت صادق آل محمد علیہ الصلوات والسلام کی خدمت میں جارہے تھے، میرے دل میں خیال آیا کہ ایسا نہ ہو کہ وہ مجھ سے پہلے ملاقات کرلیں اور میں نہ کرسکوں، لہٰذا میں بھی ان کے ساتھ چل پڑا، جب میں دولت سراء ولایت میں داخل ہوا اور حضرت امام جعفر صادق علیہ الصلوات والسلام کے سامنے آیا تو مولا نے مجھے دیکھ کر فرمایا اے ابو بصیر کیا تجھے معلوم نہیں کہ انبیاء اور اولاد انبیاء کے گھر میں مجنب داخل نہیں ہوا جا سکتا تو مجھے سخت شرم وحیاء آئی اور عرض کیا اے فرزند رسول میں نے اپنے ساتھیوں سے ملاقات کی تو مجھے خوف دامن گیر ہوا کہ اگر میں ان کے ساتھ نہ آیا تو شاید آپ سے شرفِ ملاقات نہ حاصل ہو، مولا میں آئندہ ایسا ہرگز نہ کروں گا اور پھر میں وہاں سے نکل گیا،

(وسائل الشیعہ، جلداول صفحہ 280/289 مطبوعہ ایران)

سرکار آیت اللہ آقائی السید حسن ابطحی اطال اللہ تعالیٰ

عمرہ الشریف کا بیان حقیقت ترجمان

مذکورہ بالا روایت لکھنے کے بعد سرکار آیت اللہ فرماتے ہیں

اول ......

ہر سید کا گھر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گھر ہے اس لئے اگر اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائیں تو سادات میں سے ہی کسی گھر میں رونق افروز ہوں گے، اس لئے کہ یہ انہی کے گھر ہیں اور وہ اپنے گھر ہی میں آئیں گے اور تمام اہل خانہ کے محرم ہیں، یہی وجہ ہے کہ حرم مقدسہ آئمہ اطہار حتیٰ کہ امام زادگان علیہم السلام کے حرم میں اذنِ دخول یہ پڑھتے ہیں

☆ اللهم انی وقفت علی باب من ابواب بیوت نبیك صلواتك علیه وآله

اے اللہ میں تیرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھروں میں ایک گھر کے دروازے پر کھڑا ہوں

دوم ......

تمام آئمہ اطہار اور امام زادگان علیہم الصلوات والسلام کے حرم خانہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور حالت جنابت میں داخلہ ممنوع ہے

سوم ......

جب مقابر و حرم ہائے مقدسہ آئمہ اطہار اور امام زادگان علیہم الصلوات والسلام خانہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شمار ہوئے ہیں تو پھر جو سادات زندہ ہیں ان کے گھر بطریق اولیٰ خانہ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں

چہارم ......

اولادِ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھروں کے متعلق جو روایات ہیں ان کے پیش نظر (ورودِ مجنب بہ خانہ یک از سادات حرام است) مجنب کا تمام سادات عظام کے گھروں میں داخل ہونا حرام ہے .... (انوار زہرا، ص 203/202 مطبوعہ مشہد مقدس ایران)

دل صاحب ایمان سے انصاف طلب ہے

جو گھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گھر ہے جہاں مجنب کا داخلہ حرام ہے اس گھر کی شہزادی سے امتی کا نکاح کیسا؟ جس طرح مجنب کا اولاد رسول کے گھر داخلہ حرام ہے اسی طرح سید زادی سے نکاح وزوجیت بھی حرام ہے، خاندان رسالت اور خانہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت کا تحفظ واجب ہے اور جو لوگ اس عظمت خداداد کو مٹانا چاہتے ہیں ان سے جہاد واجب بلکہ اوجب ہے اور بہت خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو یہ جہاد مقدس کر رہے ہیں ......شکرا لِله سعيهم وكثير الله امثالهم

سیرت اہل عصمت وولایت

حضرت محمد وآل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شروع سے ہی اس حساس نکتے کا تحفظ فرمایا ہے ہم بتائید ولی عصر علیہ الصلوات والسلام چند ارشادات اہل عصمت زیب قرطاس کر رہے ہیں

حضرت امیر المومنین علیہ الصلوات والسلام کا عمل

اشعث بن قیس نے حضرت امیر المومنین علیہ الصلوات والسلام سے حضرت عقیلۃ القریش جناب بی بی عالیہ صلوٰۃ اللہ علیہا کی خواستگاری کی، حضرت شیر خدا نے جلال میں فرمایا ''رونے والیاں تجھے روئیں، تیرے منہ میں پتھر پڑیں، تجھے ابن ابی قحافہ نے اپنی لڑکی کا رشتہ دے کر

مغرور کردیا ہے اور وہ فاطمیات سے نہیں ہے

(ملاحظہ فرمائیں عقد الفرید، جلد ششم، ص 136 مطبوعہ بیروت)

حضرت نے فرمایا ☆انها لم تكن من الفواطم ابن ابی قحافہ کی بیٹی فاطمیات سے نہیں اور فاطمیات کا نکاح دیگر قبیلے میں نہیں ہوسکتا، نیز یہ بھی الفاظ ملتے ہیں کہ حضرت نے فرمایایاابن الحائك اوجولا ہے کے بیٹے تمہاری یہ جرأت کہ فاطمیات کی خواستگاری کرو......لغت عرب میں ابن الحائک ذلیل ترین شخص کو کہتے ہیں

(شرح نہج البلاغہ ابن ابی الحدید، جلد چہارم ص 83)

حضرت امام زین العابدین علیہ الصلوات والسلام کی موجودگی میں جناب بی بی عالیہ صلواۃ اللہ علیہا کا فرمان ذیشان

یزید ملعون کے دربار میں ایک شخص نے دختر مظلوم کربلا علیہ السلام کی طرف اشارہ کیا اور یزید سے کہا کہ یہ مجھے بخش دے، شہزادی اپنی پھوپھی حضرت سیدہ بی بی عالیہ صلواۃ اللہ علیہا سے لپٹ گئی تو حضرت سیدہ بی بی عالیہ صلواۃ اللہ علیہا نے فرمایا تو نے جھوٹ بکا ہے اور خدا کی قسم تو قابل ملامت ہے، بخدا یہ کام تیرے لئے اور یزید کیلئے نہیں ہوسکتا اور تم میں سے کوئی بھی اس چیز کا اختیار نہیں رکھتا، یزید ملعون کو غصہ آ گیا اور کہنے لگا خدا کی قسم تم جھوٹ کہتی ہو، یہ بات میرے لئے روا ہے، اگر میں چاہوں تو ایسا کرسکتا ہوں، جناب سیدہ بی بی عالیہ صلواۃ اللہ علیہا نے فرمایا ایسا نہیں ہے، خدا کی قسم اللہ نے یہ بات تیرے لئے جائز نہیں قرار دی اور نہ تو ایسا کرسکتا ہے مگر یہ کہ ہماری ملت سے نکل جائے اور کوئی اور دین اختیار کرے

(ملاحظہ فرمائیں (۱) منتھی الامال، جلد اول، ص 433/432، مطبوعہ ایران...... (۲) نفس المھوم ص 447، مطبوعہ ایران

www.khrooj.com

(۳) امالی شیخ صدوق مجلس ص 31 ...... (۴) الارشاد ص 231 ' (۵) روضہ الواعظین ص 164

اس واقعہ کو مؤرخین اہل سنت نے بھی لکھا ہے

(ملاحظہ فرمائیں تاریخ کامل' جلد چہارم ص 35 ' تاریخ طبری' جلد ششم ص 265)

ملت سے خارج

جناب بی بی عالیہ سیدہ صلواۃ اللہ علیہا نے ارشاد فرمایا

☆ واللہ ماجعل اللہ ذالک الاان تخرج عن ملتنا

بخدا خدا نے ہرگز تجھے یہ اختیار نہیں دیا مگر یہ کہ تو ہماری ملت و دین سے نکل کر کوئی اور دین وملت اختیار کرے ،اس فرمان میں بہت سارے اسرار پوشیدہ ہیں ، جلالِ حیدرؑ کرار علیہ الصلوات والسلام میں مخدومہ کبری صلواۃ اللہ علیہا کے الفاظ نے یزید کو ارادے سے باز رکھا جو کام یزید نہ کر سکا وہ کام نام نہاد دین فروش عبا بردوش عمامہ پوش ملاؤں نے کر دیا بہر حال مخدومہ صلواۃ اللہ علیہا عالمہ غیر معلّمہ کا فرمان واجب الاذعان قیامت تک کیلئے ہے کہ جو یہ بدکام کرے گا وہ ملت اور دین محمدی سے خارج ہوگا

جناب سیدہ بنت الحسین صلواۃ اللہ علیہا کا عمل

سرکار سید العلماء والمجتہدین علامہ السید زین العابدین بخاری رضوان اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت امام حسین علیہ الصلوات والسلام کی ایک دختر سیدہ صلواۃ اللہ علیہا کا نکاح حضرت حسن مثنیٰ علیہ الصلوات والسلام سے ہوا تھا ، حضرت حسن مثنیٰ علیہ الصلوات والسلام کے بعد عبدالرحمٰن بن ضحاک بن قیس الفہری جو حاکم مدینہ تھا اس نے چاہا کہ سیدہ صلواۃ اللہ علیہا سے نکاح کرے ، جناب سیدہ صلواۃ اللہ علیہا نے اجازت نہ دی اور وہ ملعون زحمت دینے پر مستعد ہوا اور جناب سیدہ صلواۃ اللہ علیہا کو نہایت تنگ کیا (ملاحظہ فرمائیں اعانتہ السادات ص 16 ' مطبوعہ انڈیا 1897ء بحوالہ ناسخ التواریخ)

حضرت امام زین العابدین علیہ الصلوات والسلام کے کثیر العلم پوتے کا ارشاد حق بنیاد

حضرت عیسیٰ بن زید بن علی ابن الحسین علیہم الصلوات والسلام ظالموں سے روپوش ہو گئے تھے ایک مرتبہ آپ کا برادر زادہ سید یحییٰ بن حسین علیہا الصلوات والسلام آپ سے ملنے آئے تو غروب آفتاب کا وقت تھا، حضرت عیسیٰ اپنا اونٹ لے کر آئے، جناب یحییٰ بن حسین علیہا الصلوات والسلام کو جو علامات اپنے پدر بزرگوار نے بیان فرمائی تھیں ان کے مطابق پہچان لیا کہ یہ میرے چچا بزرگوار ہیں لہٰذا آگے بڑھ کر سلام کیا اور اپنا تعارف کرایا تو جناب عیسیٰ بن زید علیہ الصلوات والسلام بہت خوش ہوئے، اپنے تمام رشتہ داروں کا ایک ایک کا نام لے کر حال دریافت کیا، پھر اپنے متعلق بتایا کہ میں نے اپنا نسب اور حالات لوگوں سے پوشیدہ رکھے ہوئے ہیں، اور یہ اونٹ کرایہ پر لیا ہے اور اس پر روزانہ سقائی کرتا ہوں اور پانی بھر کر لوگوں کے گھروں میں لے جاتا ہوں اور جو کچھ ملتا ہے اس میں سے اونٹ کا کرایہ ادا کر کے باقی اپنے اخراجات میں صرف کرتا ہوں اور اگر کسی دن کوئی امر مانع ہو جائے کہ جس کی وجہ سے میں پانی بھرنے نہ جا سکوں تو اس دن میرے پاس کھانے کو کچھ نہیں ہوتا، مجبوراً کوفہ سے نکل کر صحرا میں جاتا ہوں اور بے کار سبزیوں کو یعنی کاہو کے پتے کھیرے کے چھلکے جو لوگ ضائع کر دیتے ہیں اٹھا کر اپنی خوراک بنا لیتا ہوں اور جب سے میں چھپا ہوا ہوں اسی مکان میں رہتا ہوں اور صاحب مکان بھی مجھے نہیں جانتا اور جب زیادہ مدت اس کے ہاں گزاری تو اس نے اپنی بیٹی مجھ سے بیاہ دی، خداوند عالم نے اس سے ایک دختر عطا فرمائی تھی، جب وہ حد بلوغ کو پہنچی تو اس

کی والدہ نے مجھے کہا کہ فلاں سقے کے بیٹے سے لڑکی کی شادی کردیں جو ہمارا ہمسایہ ہے اور رشتہ مانگتا ہے، میری بیوی نے بہت اصرار کیا اور میں اس کے جواب میں خاموش رہا☆فلم اقدر علی اخبارها بان ذالك غير جائز ولا هوب بكفو لها مگر میں اسے اپنا نسب نہ بتا سکا کہ یہ نکاح جائز نہیں اور کوئی غیر ہماری بیٹی کا کفو نہیں ہے یہ سیدزادی ہے اس کا کفو صرف سید ہی ہوگا، میری بیوی نے بہت اصرار کیا مگر میں بوجہ تقیہ نہ بتا سکا، لہذا اس نے اس سلسلہ میں بہت مبالغہ کیا حتیٰ کہ میری تدبیر کارعاجز آ گئی تو میں نے خدا سے اس معاملہ کی کفایت چاہی، پروردگار عالم نے میری دعا قبول فرمائی اور چند دن کے بعد میری بیٹی فوت ہوگئی اور میں نے اس کے غم سے نجات پائی (کہ ناموس سادات کا تحفظ ہوگیا) لیکن میرے بیٹے میرے دل میں ایک دکھ ہے کہ میں گمان نہیں کرتا کہ کسی کے دل میں اتنا دکھ و درد ہو وہ یہ کہ جب تک میری بیٹی زندہ رہی ہے میں اسے اپنی پہچان نہ کرا سکا اور اسے یہ بھی نہ بتا سکا کہ اے نور دیدہ تو اولاد پیغمبر سے ہے، سیدزادی ہے، نہ کہ صرف ایک مزدور کی بیٹی، اور وہ اپنی عظمت پہچانے بغیر ہی چل بسی ......الخ

(مقاتل الطالبین ص 271، مطبوعہ ایران، زید الشہید ص 189، مطبوعہ ایران، منتہی الامال جلد دوم، ص 63/62 مطبوعہ ایران)

مسئلہ حل ہوچکا ہے

حضرت عیسیٰ بن زید بن علی بن الحسین علیہم الصلوات والسلام نے ارشاد فرمایا......

☆بان ذلك غير جائزولا هو بكفو لها کہ سیدزادی کا عقد غیر سید سے جائز نہیں اور غیر سید اس کا کفو نہیں ہے

حضرت عیسیٰ بن زید علیہ الصلوات والسلام کی عظمت وجلالت

آپ اپنے زمانہ کے جلیل القدر محدث اور مقدس اور امام صادق علیہ الصلوات والسلام کے صحابی تھے، سرکار سلطان العلماء والمحققین آیت اللہ السید عبدالرزاق المقرم الموسوی قدس سرہ فرماتے ہیں

☆کان افضل من بقی من اهله دینا وورعا وزهدا مع علم کثیر ورواية للحديث (زید الشھید ص 183)

آپ اپنے خاندان میں باقی رہ جانے والوں میں دین اور زہد وتقویٰ اور علم کثیر کی وجہ سے سب سے افضل ہیں اور علماء رجال نے آپ کی روایات کو قبول کیا ہے، اور آپ حضرت امام صادق علیہ الصلوات والسلام کے اصحاب میں سے ہیں، علی بن جعفر الاحمر کہتے ہیں کہ آپ کی خبر وفات پر کہا گیا

☆اعظم بها مصيبة رحمة الله فلقد كان عابدا ورعا مجتهدًا فی طاعة الله غير خائف لا مة لائم (مقاتل الطالبین ص 276 مطبوعہ ایران)،

یہ کتنی بڑی مصیبت ہے کہ اللہ ان پر رحم فرمائے وہ عابد زاہد اور اطاعت میں بھی سعی کرنے والے اور حق کی خاطر کسی علامت کی پرواہ نہ کرنے والے ہیں

شیخ الطائفہ طوسی طاب ثراہ فرماتے ہیں

عیسیٰ بن زید بن علی ابن الحسین بن علی بن ابی طالب علیہم الصلوات والسلام حضرت امام صادق علیہ الصلوات والسلام کے اصحاب سے ہیں ...... (ملاحظہ فرمائیں رجال الطوسی ص 257 مطبوعہ ایران)

آپ کا مزار مبارک کوفہ سے پانچ کلومیٹر شافیہ نامی بستی میں زیارت گاہ خلائق ہے جہاں اکثر کرامات ظاہر ہوتی ہیں ...... (مراقد المعارف جلد 2، ص 144 مطبوعہ نجف)

رضائیہ

رضائیہ دخترانِ خود را بشوہر نمید ادند زیرا کسی را کہ ہمسر وہم کفو ایشان بودنمی یافتند
رضائیہ سادات اپنی بیٹیوں کی شادی نہیں کرتے تھے کیونکہ انہیں اپنا ہمسر وکفونہیں ملتا تھا، حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ الصلوات والسلام کی اکیس بیٹیاں تھیں اور کسی نے شادی نہیں کی اور یہ چیز ان کی عادت ہوگئی اور حضرت امام محمد تقی علیہ الصلوات والسلام نے مدینہ کے دس دیہات اپنی بہنوں اور بیٹیوں کیلئے وقف فرمائے تھے کہ جن کی شادی نہیں ہوئی تھی اور ان کی آمدنی میں سے رضائیہ سادات جوقم میں رہتے تھے ان کا حصہ مدینہ سے آتا تھا

(منتہی الامال جلد دوم ص۲۴۳ مطبوعہ ایران)

شروع سے ہی سادات کا یہ عمل رہا ہے کہ وہ غیر کفو میں رشتہ نہیں دیتے تھے اور اس کو ہمارے آئمہ ہدیٰ علیہم الصلوات والسلام نے بصراحت بیان فرمایا ہے

حضرت صادق آلِ محمد علیہ الصلوات والسلام کی خدمت میں ایک خارجی آیا اور عرض کیا کہ میں آپ سے رشتہ لینے آیا ہوں، امام معصوم علیہ الصلوات والسلام نے فرمایا کہ یقیناً تیرا کفو تیری قوم میں ہے اور خداوندلم یزل نے ہمیں لوگوں کے ہاتھوں کی میل (صدقہ) سے محفوظ رکھا ہے، خداوند قدوس نے جو فضیلت ہمیں عطا فرمائی ہے اس میں ہم تمہیں شریک نہیں کرتے، بھلا وہ شخص جسے پروردگار نے ہماری جیسی فضیلت سے محروم رکھا ہو وہ ہم جیسا کیسے ہوسکتا ہے اور وہ ہمارے ساتھ کیسے شریک ہوسکتا ہے؟

(فروع کافی جلد پنجم ص ۳۴۵ مطبوعہ تہران ایران)

امام علیہ الصلوات والسلام نے واضح الفاظ میں بیان فرمایا ہے کہ غیر ہمارا کفونہیں ہوسکتا اور خاندانِ نبوت سے کوئی غیر رشتہ نہیں مانگ سکتا ...... اب ان روایات کی موجودگی میں سیدزادی کے غیر سید سے نکاح کا قائل ہرگز فقہ جعفریہ کا عامل نہیں ہے

www.khrooj.com

اگر ہمیں اسلامی حکومت کے قیام کا موقع ملا تو انشاء اللہ ان شاتمانِ اولادرسول اور ناموسِ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف نگاہ اٹھانے والوں پر شرعی حد جاری کریں گے اور فعل حرام کے مرتکب افراد کو سنگسار کریں گے اور انشاء اللہ اس سے ہماری جدہ طاہرہ حضرت سیدۃ النساء العالمین صلواۃ اللہ علیہا راضی اور دلشاد ہوں گے

رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بہو

تمام سیدزادیاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹیاں ہیں اس طرح اولادرسول کے گھرانے میں باہر سے آ کر بیاہی گئی بیبیاں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بہو شمار ہوتی ہیں، جس طرح دختران رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عقد غیر سید سے نہیں ہوسکتا اسی طرح رسول خدا کی بہو پھر کسی غیر سید کی بہو نہیں ہوسکتی

حضرت مخدومہ عالیہ والدہ علیؑ اصغر صلواۃ اللہ علیہا کا ارشادِ حق بنیاد

حضرت شہزادہ علی اصغر علیہ السلام کی والدہ ماجدہ مخدومہ صلواۃ اللہ علیہا قید سے رہائی کے بعد جب مدینہ تشریف لائیں تو اشرافِ قریش نے آپ کو شادی کا پیغام بھیجا مگر مخدومہ عالیہ نے فرمایا

☆ما کنت لا تخذ حموا بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بہو ہونے کے بعد اب کسی غیر کی بہو نہیں بن سکتی

(ملاحظہ فرمائیں نفس المہموم ص ۵۲۹ مطبوعہ قم مقدس ایران، منتہی الامال جلد اول ص ۴۶۳ مطبوعہ تہران ایران، السیدہ سکینہ ص ۱۳۶ مطبوعہ قم مقدس از آیۃ اللہ مقرم طیب اللہ روحہ، السیدہ رقیہ ص ۳۱ مطبوعہ بیروت از حجۃ الاسلام علامہ عامر حلو دام ظلہ، الکامل فی التاریخ جلد چہارم ص ۸۸ مطبوعہ بیروت)

امام اہل سنت عبدالوہاب شعرانی کا فتویٰ

☆ومن جملہ الادب مع الشرفاء ان لا یجلس احدنا علیٰ فرش او مرتبہ اوصفة والشریف بضد ذالك وان لا نتزوج لهم مطلقه او زوجة......

(اشرف المویدص۸۹مطبوعہ مصر)

سادات کرام کے جملہ آداب میں سے یہ ہے کہ ہم ان سے عمدہ بستر، اعلیٰ مرتبہ اور بہتر طریقہ پر نہ بیٹھیں، ان کی مطلقہ یا بیوی سے نکاح نہ کریں

شہزادہ علی اصغر علیہ السلام کی والدہ گرامی صلواۃ اللہ علیہا کا عمل شریف ان تمام خواتین کیلئے مشعل راہ ہے جو دیگر گھرانوں سے سادات کے گھروں میں منکوحہ ہو کر آتی ہیں

سادات عظام تمام معاشرتی امور میں لوگوں سے ممتاز ہیں، چند احادیث اس کے متعلق زیب قرطاس کر رہے ہیں

احترام سادات میں کھڑا نہ ہونے والا منافق ہے

ا...... آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص میری ذریت کو دیکھ کر اس کے احترام میں کھڑا نہ ہوگا وہ میرے حق میں ظالم ہوگا اور میرے حق میں وہ جفا اور ظلم کرے گا جو منافق ہوگا ...... (انوارِ زہرا صلواۃ اللہ علیہا ص ۱۷ مطبوعہ ایران)

۲...... آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص میری اولاد کو دیکھے اور اس کے احترام میں کھڑا نہ ہوا اللہ تعالیٰ اس کو ایسے مرض میں مبتلا کرے گا جو لا علاج ہو گا ...... (انوارِ زہرا صلواۃ اللہ علیہا ص ۱۷ مطبوعہ ایران)

www.khrooj.com

سادات کے آگے نہ چلو

بزرگ علماءرضوان اللہ علیہم اجمعین معتقد تھے کہ اگر شاگرد سید ہو اور استاد غیر سید ہو تو اس استاد پر لازم ہے کہ وہ سید شاگرد سے آگے نہ چلے...... صاحب کنوز الخمسہ فرماتے ہیں کہ اس وقت کرہ ارض پر جتنے فضائل وکمالات ہیں وہ سب محمد وآل محمد علیہم الصلوات والسلام کے طفیل ہیں...... (انوارِ زہرا صلواۃ اللہ علیہا ص۷۳ امطبوعہ ایران)

سادات کی طرف دیکھنا عبادت ہے

حضرت امام علیؑ رضا علیہ الصلوات والسلام نے ارشاد فرمایا......☆انظر الیٰ ذریتنا عبادۃ ہماری ذریت طاہرہ کی زیارت کرنا عبادت ہے، کسی نے عرض کیا فرزند رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس سے مراد صرف آئمہ ہیں یا غیر معصوم اولادِ رسول کی زیارت بھی عبادت ہے؟ آپ نے فرمایا کہ تمام اولادِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت عبادت ہے...... (انوارِ زہرا صلواۃ اللہ علیہا ص۷۹ امطبوعہ ایران)

وہ لوگ خوش قسمت اور کامل الایمان ہیں جو احترام سادات کرتے ہیں اور بدبخت ہیں وہ جو اس نعمت سے محروم ہیں، جس طرح عظمت سادات و مقامات سادات کا احترام واجب ہے اسی طرح اس مقام شامخ کی تبلیغ و ترویج اس دور میں نہ صرف واجب ہے بلکہ اوجب ہے، اس جہادِ مقدس میں بزرگ سادات شروع سے کام کرتے آئے ہیں جن میں سے چند نام ہمارے سامنے ہیں سرکار رقدوۃ السالکین سید العلماء والمجتہدین حضرت علامہ السید زین العابدین بخاری رضوان اللہ تعالیٰ نے ''اعانت السادات'' ۱۸۹۷ء میں تحریر فرمائی پھر ہمارے بزرگ عالم دین السید العلماء البارعین حضرت علامہ السید محمد عبداللہ شاہ موسوی مشہدی طیب اللہ تربتہ الزکیہ نے ''حرمت بنات رسول علیٰ غیر

اولادِ رسول'' تحریر فرمائی جو ایک عظیم تحریر ہے

تاج العلماء حضرت علامہ آقائی السید محمد ذکی الموسوی الرشتی اعلی اللہ مقامہ نے بہت تحقیقی اور عمدہ کتاب ''عظمت خاندانِ رسول'' تحریر فرمائی تھی جس پر آفتابِ پاکستان سید الحفاظ علامہ السید ذوالفقار علی شاہ اعلی اللہ مقامہ نے تقریظ تحریر فرمائی تھی پھر عصر حاضر میں ہمارے محترم جناب سید فضل عباسؒ ہمدانی دام عزہ الشریف نے ''عظمت سادات'' نامی کتاب تالیف فرمائی جس میں عظیم المرتبت جلیل القدر علمائے اعلام و مجتہدین عظام کی تحریریں موجود ہیں اسی سلسلہ میں جناب حکیم سید صفدر علی شاہ بخاری صاحب گجرات نے ''ناموسِ سادات'' لکھی جو بہت اچھی کوشش ہے اور اب اسی جہادِ مقدس میں ہمارے عزیز مجاہدِ ناموسِ عترت جناب مخدوم المخادیم السیّد محمدؐ جعفرؑ الزمان نقوی البخاری مقامات سادات کے تحفظ کیلئے زیرِ نظر کتاب پیش کر رہے ہیں جو ان کی خاندانی نجابت اور غیرتِ سادات کی آئینہ دار ہے، جناب مخدوم صاحب ماشاء اللہ ذہین، نوجوان سوچ اور بالغ النظر انسان ہیں ان کی یہ تحریر ناموسِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تحفظ کی اہم کڑی ثابت ہوگی اور یقیناً صاحبانِ ایمان اس سے خاطر خواہ فیض یاب ہوں گے

خداوندِ کریم ایسے اشراف کو جو ناموس اہل البیت علیہم السلام کیلئے کوشش فرما رہے ہیں انہیں آفاتِ ارضی وسماوی سے محفوظ فرمائے اور ان کی توفیقات میں برکت عطا فرمائے

آمین بحق محمدؐ و آله الطاهرین صلوات الله علیهم اجمعین

السید محمد ابوالحسن الموسوی

رئیس دارالتبلیغ الجعفریہ اسلام آباد

یا مولا کریمؑ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش گفتار

حمد ہے اس ارحم الراحمین ذات واجب الوجود کی کہ جس کے ید قدرت میں جان عالمین ہے اور میرے لاکھوں درود و سلام ہوں اس ذات رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو اخلاقِ الٰہی کے پیکر جامع جمیع صفات ہیں اور میرے لاکھوں سجود قلبی ان کی آل اطہار علیہ الصلوات والسلام پر کہ ان کے مسند نشین وحی و الہام ہیں خصوصاً اپنے حجت دوراں حضرت امام عصر والزمان ، نورِ مجسم ، قطب عالم امکان حضرت قائم آل محمدؑ عجل اللہ فرجہ الشریف کو کہ جو حبیب ذوالجلال صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دستار قدسی کے واحد وارث ہیں ، جن کی توفیقات و فیوض و برکات نے مجھے انہی کے پاک خاندان کی عظمت و شان کا تحفظ موفق فرمایا ہے ایک عرصہ سے میں دیکھ رہا تھا کہ سادات عظام خود فراموشیوں کے سمندر میں دھیرے دھیرے غرق ہوتے جا رہے ہیں اور مجھے امید تھی کہ کوئی نہ کوئی اس نسل طیب کو بیدار ضرور کرے گا مگر صاحبان منبر و قلم نے اس نسل طیب کے بیڑے کو ڈوبتا دیکھ کر صرف تماشائی بن کر نظارہ کیا ، یہ کسی غیر کا خاندان نہیں تھا میرا اپنا خاندان تھا ، میری اپنی کشتی تھی جسے ڈوبتا ہوا دیکھ رہا تھا مگر چند آنسو بہانے کے سوا کر ہی کیا سکتا تھا گویا میرے گھر کو شامی و کوفی پھر لوٹ رہے تھے ، سیادت کے جسم مقدس کو شیطانی و اموی بھیڑیئے نوچ رہے تھے ، دشمن سادات کے دہن آگ اگل رہے تھے ، خیام سادات سلگ رہے تھے

www.khrooj.com

اور جملہ مسلمان چپ سادھے سب کچھ ہوتا دیکھ رہے تھے جس سے بات کرو اکثر پرانا ذہن، دقیانوسی، یا(Backward) وغیرہ جیسے جملے استعمال کر کے اپنے مردہ ضمیر کا ثبوت دیتے کچھ لوگ مکمل دلائل سننے پر جب جواب نہ دے پاتے تو سادات کے کردار پر حملہ آور ہو جاتے یعنی اپنی لاچاری و بے بسی کو چھپانے کیلئے فرار حاصل کرتے

مجھے اس بات پر فخر ہے کہ میں اس اللہ کو مانتا ہوں جو قدیم ہے ازل سے ہے اور ابد تک رہے گا اور اس رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا امتی ہوں جو کہ خلقت حضرت آدم علیہ السلام سے بھی کئی ہزار برس پہلے اللہ سبحانہ کی تسبیح میں مصروف تھے اور اس امام حق کا پیروکار ہوں جو کہ خود بہ فرمان رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ''انہیں کا جسم، انہیں کا گوشت، انہیں کا نفس (بمطابق قرآن) اور انہیں کا نور واحد ہیں'' یعنی جب سے حضور پاک ہیں تب سے میرے مولا حضرت امام علیؑ علیہ الصلوات والسلام اور ان کے ہم مرتبہ گیارہ بیٹے یعنی پاک مولا علیؑ علیہ الصلوات والسلام سے لے کر سرکار قائم آل محمد عجل اللہ فرجہٗ الشریف تک میرے بارہ امام ہیں بہ فرمان رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

☆اولنا محمدؐ و اوسطنا محمدؐ و آخرنا محمد و کلنا محمدؐ علیہم الصلوات والسلام

کہ ہمارا اول بھی محمدؐ ہے، ہمارا اوسط بھی محمدؐ ہے، ہمارا آخر بھی محمدؐ ہے بلکہ ہم سارے ہی محمدؐ ہیں

اب مجھے اپنے قدیم دین اسلام جو کہ ظاہراً چودہ سو سال پرانا ہے پر کیوں نہ ناز ہو کیونکہ میرے رہبر، میرے مولا، میرا قرآن فقط ایک زمانے کیلئے نہیں ہیں ان کا وجود اور ان کا فرمان قیامت تک کیلئے فائدہ مند ہے

چند احبابِ منبر و قلم سے گذارش کی کہ آج پھر سادات کے گھروں سے ھل من ناصراً کی آواز آرہی ہے کیا کوئی ہے جو سادانیوں کی عصمت کو اس دور کے یزیدیوں سے

بچائے مگر ہوسِ مال وزر کی زنجیروں میں جکڑی ہوئی لاشیں انتہائی بے حسی سے کام لیتے ہوئے خاموش رہیں

مجبوراً مجھے خود قلم و کاغذ کا سہارا لینا پڑا اور انتہائی کمزور حالت میں اعلانِ جہاد کرنا پڑا میں جانتا ہوں کہ اس نقار خانہ میں طوطی کی آواز نہیں سنی جائے گی، دشمنانِ سیادت کی ٹڈی دل فوج کے مقابلہ میں مجھ جیسے چند نہتے اور کمزور و ناتواں افراد نہیں لڑ سکتے مگر جذبۂ دل نے مجبور کیا اور آخر یہی سوچا کہ میری اس آوازِ احتجاج سے اگر چند سادانیوں کی عزت ہی بچ گئی تو میرے لئے یہ بھی کافی ہے، اگر یہ بھی نہ ہو سکا تو کم از کم اتمام حجت تو ہو جائے گا اور کل میں حبیب رب العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ قدس میں ایک ایک مسلمان کا گریبان پکڑ کر عرض تو کرسکوں گا کہ میں نے انہیں آپ کی بیٹیوں کی عزت کی حفاظت کیلئے کہا تھا مگر ان میں سے کسی نے میری فریاد نہیں سنی تھی یہ آج کسی رحم وشفاعت کے حق دار نہیں ہیں

اسی خیال سے میں نے یہ کتاب لکھی ہے کہ کسی مسلمان کے اندر (خصوصاً علماء دین میں) ضمیر کی کوئی چنگاری اگر موجود ہے تو وہ ضرور اس جہاد میں میرا ساتھ دے گا اور عصمت سادات کے تحفظ میں سرگرم عمل ہو گا یقیناً میری اس جسارت سے بڑھ کر مکمل جامع اور مضبوط طریقہ سے اس سلسلہ کو آگے بڑھایا جا سکتا ہے

چند احباب اس سلسلہ میں فتویٰ مانگتے ہیں تو کم از کم مجھے ضرور حیرت ہوتی ہے کیونکہ میں ایک ملنگ مزاج انسان صرف اتنا جانتا ہوں کہ میرا دین اور ایمان صرف اور صرف پاک محمد وآل محمد یعنی چہاردہ معصومین علیہم الصلوات والسلام ہیں یعنی میرے لئے ان کا فرمان ہی اصل اسلام، ان کا حکم اصل شریعت اور ان کا عمل ہی اصل سنت ہے، جب اور جہاں جس مسئلہ پر ان پاک ذوات اطہار کا قول اور عمل مل جائے تو پھر کسی مفتی یا مجتہد اعظم کی

www.khrooj.com

ایک مومن کی نظر میں کوئی اہمیت نہیں رہ جاتی دیگر میرا ایمان یہ بھی ہے کہ خود اللہ سبحانہ و تعالیٰ، اللہ کا صادق و امین نبی مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور وقت کا امام علیہ الصلوات والسلام جب اور جس کو شرفِ سیادت دیں تو یقیناً وہ سید و سردار ہے اور جب اور جس وقت سیادت سے خارج کر دیں تو وہ یقیناً خارج ہے، اس کی مثال خود چہاردہ معصومین علیہم الصلوات والسلام ہیں جن کو اللہ نے سیادت و سرداری دنیا و آخرت میں بخشی اور دوسری طرف حضرت نوح علیہ السلام کا بیٹا جس کو نسل نوح علیہ السلام سے خارج ہونے کا اور حضرت سلمان فارسی کو ''مِنّی اَھلَ البَیت'' کا سرٹیفکیٹ ملا...... اللہ، محمدؐ الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اولی الامر کا ارادہ ہی اصل قانون ہے جس کو یقیناً چیلنج نہیں کیا جا سکتا

یہی ہیں مجتبیٰ و مرتضیٰ و مصطفیٰ سارے
خدا نے چن لیا ان کو گواہ قرآن کے پارے
طہارت ان کے گھر کی ہے، سیادت ان کے گھر کی ہے

مغربی دنیا کے اثرات جب سے اسلام میں پھیلے ہیں بہت سے غلط نظریات نے یہاں جنم لیا ہے جن کی وجہ سے عصمت و عظمت سادات کی اہمیت ختم ہوگئی ہے مثلاً

مساوات کا نظریہ جسے اسلام نے قوانین حدود و تعزیرات کیلئے بنایا تھا اور اعلان کیا تھا کہ خاندانیت پر بے جا فخر جائز نہیں ہے کہ کوئی انسان خود کو قانونِ الٰہی سے بالا نہ سمجھے اور اعمال کی افادیت کو راسخ کرنے کیلئے فرمایا تھا کہ کسی گورے کو کالے پر یا کسی کالے کو گورے پر فضیلت نہیں ہے جو جیسا عمل کرے گا ویسا ہی پھل پائے گا

آج بھی قوانین فطرت گورے کالے میں تمیز کیئے بغیر اعمال کے نتائج فراہم کرتے ہیں لہٰذا یہ فقرہ ''گورے کو کالے پر یا عربی کو عجمی پر کوئی فضیلت حاصل نہیں'' عمل کی افادیت اور قانون کی بالادستی کیلئے فرمایا گیا تھا کیونکہ عرب کے بعض قبائل اپنے نسب

کی بنیاد پر خود کو قانون سے بالاتر سمجھتے تھے مگر ستم ظریفی یہ ہوئی کہ اس فقرے کو خود خاندانِ سادات کے خلاف استعمال کیا گیا جس کا مجھے بہت دکھ ہے حالانکہ صدقات و خمس کی تخصیص نسلِ سادات کے امتیاز کا بین ثبوت ہے

دوسرا نظریہ جو مغرب سے اسلام میں آیا وہ پردہ کے خلاف تھا، ان کا خیال تھا کہ برہنگی معصومیت کی علامت ہے دلیل یہ دی گئی کہ بچہ جب تک معصوم رہتا ہے وہ لباس کی پرواہ نہیں کرتا کیونکہ لباس کے نہ ہونے میں فتور نہیں اصل فتور دماغ میں ہوتا ہے دماغ پاک ہو تو بے پردگی عیب نہیں ہے بلکہ برہنگی بھی معصومیت کی علامت ہے

حقیقت یہ ہے کہ جنسی تشنگی (Sexual Appetite) بھی بھوک کی طرح ہے، جس طرح غذا میں بھوک نہیں ہوتی پیٹ میں ہوتی ہے اس طرح جنسی خواہش مقابل میں نہیں ہوتی خود میں ہوتی ہے مگر مشاہدہ کیا بتاتا ہے

ایک انسان نے ابھی دو گھنٹے ہوئے کھانا کھایا ہے اچانک وہ کبابوں کی دکان سے گزرتا ہے تو کبابوں کی خوشبو اس کی بھوک کو ضرور بیدار کرے گی، بچہ جتنا سیر ہو کر کھا چکا ہو جب بھی مٹھائی کی دکان سے گزرے گا تو رنگ برنگی مٹھائیاں دیکھ کر اس کے منہ میں پانی ضرور بھر آئے گا حالانکہ یہ خواہش مٹھائیوں میں نہیں ہے اس بچے میں بیدار ہوتی ہے مگر اس خواہش کے پیدا کرنے کا کارنامہ مٹھائیوں نے سرانجام دیا ہے

اسی طرح جب کوئی عورت بے حجاب بغیر پردہ باہر آتی ہے تو اس کی مثال سویٹس کی دکان کی مٹھائیوں جیسی ہے کہ جو بھوکا ہوگا وہ پہلے تو اسے حاصل کرنے کی کوشش کرے گا اگر حاصل نہ بھی کرے گا تو للچائی ہوئی ہوس آمیز نگاہیں ضرور ڈالے گا، اس طرح بے پردگی انارکی اور بغاوت کو جنم دیتی ہے

اس لئے یورپ میں بے غیرتی کے طوفان کے باعث ریپ کیس بہت زیادہ ہوتے ہیں

جہاں پردہ کی پابندی ہے وہاں یہ کیس بالکل نہیں ہوتے تو ثابت ہوا کہ بے پردگی شرم و حیا اور غیرت وحمیت کا خاتمہ کر کے معاشرے کو تباہ کر دیتی ہے یہ معصومیت کا سمبل نہیں بدکرداری کی محرک ہے، اسی لئے اسلام نے حجاب اور پردہ کا حکم دیا ہے

پردہ اور اس کی اہمیت

قرآن مجید میں سورہ نور اور سورہ احزاب میں پردہ سے متعلق کئی آیات وارد ہوئی ہیں مگر میں صرف ایک آیہ مبارکہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کرنا چاہتا ہوں

☆يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُل لِّأَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَاء الْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِن جَلَابِيبِهِنَّ ذَلِكَ أَدْنَى أَن يُعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ وَكَانَ اللَّهُ غَفُوراً رَّحِيماً ( )

ترجمہ...... اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی بیبیوں اور لڑکیوں اور مومنین کی عورتوں سے فرما دیں کہ (باہر نکلتے وقت) اپنے (چہروں اور گردنوں) پر اپنی چادر کا گھونگٹ لٹکا لیا کرو یہ ان کی (شرافت کی) پہچان کے واسطے بہت مناسب ہے تو انہیں کوئی چھیڑے گا نہیں اور خدا تو بڑا بخشنے والا مہربان ہے...... (سورہ احزاب آیہ ۵۹)

ب .... دو جہانوں کی سردار خاتونِ جنت حضرت سیدۃ النساء العالمین صلواۃ اللہ علیہا سے ایک حدیث منقول ہے کہ

ایک دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں سے پوچھا کہ عورت کیلئے سب سے بہتر کیا چیز ہے مگر کوئی جواب نہ دے سکا، امام حسنؑ علیہ الصلوات والسلام بھی اس مجمع میں موجود تھے آپ نے گھر آ کر اسی بات کا تذکرہ اپنی والدہ گرامی سے کیا حضرت سیدۃ النساء العالمین صلواۃ اللہ علیہا نے فرمایا کہ ''عورت کیلئے سب سے بہتر چیز یہ ہے کہ وہ کسی اجنبی مرد کو نہ دیکھے اور کوئی اجنبی مرد اسے نہ دیکھے'' .... (بحوالہ وسائل جلد ۳ صفحہ ۹ نقل از کشف الغمہ)

ای زن بتو از سیدہؑ ایں گو نہ خطا بست
ارزند تریں زینت زن حفظ حجابست

ج ...... اور وقت شہادت مظلوم کرب و بلا شہنشاہ معظم حضرت امام حسینؑ علیہ الصلوات والسلام جب آخری سجدہ میں تھے اور شمر ملعون اپنی ابدی جہنم کے داخلہ پر دستخط کرنے آیا تو سرکار کو دھیمی آواز میں کچھ کہتے سنا اس ملعون نے کان لگا کر سنا تو مولا پاک فرما رہے تھے ''واحجابا'' اس سے بڑھ کر پردہ کے سلسلہ میں اور کیا دلیل یا فرمان معصوم ہوسکتا ہے کہ وقت آخر امام حق نے اپنی مستورات مطاہرہ کے پردہ کے سلسلہ میں فکرمندی کا اظہار فرمایا

مگر ہمارے ماحول میں تو مغرب کی تقلید واجب سمجھی جاتی ہے چاہے نتائج کتنے ہی برے کیوں نہ ہوں ہم نے کبھی سوچا ہی نہیں کہ پردہ کو ختم کر کے خود یورپ نے کیا پایا؟ ہم اپنے الٹرا ماڈرن ماحول کو دیکھیں کہ انہوں نے پردہ کی دولت لٹا کر کیا پایا ہے؟ میں کیا آپ بھی کبھی فرصت میں غور کریں تو یہی بات معلوم ہوگی کہ مسلمان اور خصوصاً سادات گھرانے جب سے بے پردگی کی طرف راغب ہوئے ہیں تو دین سے دور ہوتے چلے گئے ہیں

کیوں اپنی سیادت کی ادا بیچ رہے ہو
سادات ہو کیوں ماں کی ردا بیچ رہے ہو

یہ مشاہدہ کی بات ہے دلیل کی ضرورت ہی نہیں ہے، دراصل یہ اقدار ان لوگوں نے وضع کی ہیں کہ جن کا کوئی ماضی نہیں ہے اور جو مستقبل سے بے نیاز ہیں اور صرف حال ہی میں مرنا جینا چاہتے ہیں مگر خاندانِ سادات کا ایک پروقار ماضی ہے اس ماضی کی روایات مقدس ترین روایات ہیں جن میں ایک تابناک مستقبل کی نوید ہے اور زندگی

بعد از موت (Life after Death) کی ضمانت ہے، ہمیں تو اتنا کوتاہ نظر نہیں ہونا چاہئے کہ ہم بھی صرف حال کے چند کاغذی پھولوں پر ہی مر مٹیں، جن لوگوں کی جڑیں ماضی میں نہیں ہیں، نہ ہی جن کے پاس روحانیت کا سرمایہ ہے، نہ اقدارِ اعلیٰ کا خزانہ ہے وہ تو چاہتے ہیں کہ اقدارِ اعلیٰ کا وجود ہی باقی نہ رہے یہ تو عقل کے خلاف ایک فلسفہ جھاڑا جا رہا ہے کہ برہنہ لوگ تقاضہ کریں کہ سب لوگوں کے لباس اتار دئے جائیں حالانکہ انہیں تو یہ مطالبہ کرنا چاہئے تھا کہ ہمیں بھی لباس دیا جائے یعنی وہ اعلیٰ اقدار کو مٹانے کی بجائے اپناتے مگر یہاں تو گنگا ہی الٹی بہہ رہی ہے

ایسی ہی دیگر باتوں نے مجھے اس بات پر آمادہ کیا کہ میں بھی کچھ کروں، نہ ہونے سے کچھ ہونا بہتر سمجھتے ہوئے میں اس کتاب کی تالیف میں مصروف ہو گیا

چند احباب نے میری اس سلسلہ میں حوصلہ افزائی بھی فرمائی اور تعاون بھی کیا لہٰذا ان تمام دوستوں اور بھائیوں کا میں ممنون ہوں ان کے نام گنوانا بھی ایک طرح کا شکریہ ادا کرنا سمجھتا ہوں

جناب حجۃ الاسلام علامہ محمد حسنین سابقی نجفی کا بھی خصوصی طور پر شکر گزار ہوں کہ آپ نے اپنی بے حد مصروفیات میں سے وقت نکال کر میری راہنمائی فرمائی، اور حجۃ الاسلام علامہ آقا السید محمدؐ ابوالحسن الموسوی المشہدی مدظلہ کا بھی بے حد مشکور ہوں کہ جنہوں نے نہ صرف میری رہبری فرمائی بلکہ کتاب ہذا کیلئے ایک جامع مقدمہ بھی تحریر فرمایا جس سے نہ صرف بندہ ناچیز کی تحقیق کی تصدیق ہوتی ہے بلکہ ان کی یہ تحریر بذاتِ خود سید زادی کے عقد کے ضمن میں ایک مکمل اور جامع دلیل کی حیثیت رکھتی ہے اور ایک عالم دین کی تحریر کا وزن قارئین انشاء اللہ ضرور محسوس فرمائیں گے

بعض کتب اہل تشیع اور اہل سنت سے میں نے اس کتاب کے ضمن میں استفادہ کیا ہے

میں ان صاحبان کتاب کا بھی ممنون احسان ہوں خاص طور پر سید فضل عباسؒ ہمدانی و دربار پیر مہر علی شاہ گولڑوی کا ممنون ہوں کہ انہوں نے اس موضوع پر کتب تحریر کرائے برادرِ بزرگ جناب پروفیسر شمیم اعجاز صاحب کا ممنون ہوں کہ انہوں نے میرے ساتھ تعاون فرمایا

اس کتاب کی اشاعت ثانی میں جناب سید مظہر حسین صاحب موسوی، جناب سید مسرت حسین آف شیخوپورہ، جناب سید نصیر عباس آف لاہور، جناب رمضان علی صاحب آف اسلام آباد، جناب علامہ سید حسن عسکری صاحب آف لاہور، جناب علامہ غلام شبیر صاحب آف لاڑکانہ، جناب مہتاب اذفر صاحب، جناب علی رضا صاحب، جناب بلال حسینؒ خان صاحب نے جتنی محنت کی اس کیلئے ان تمام احباب گرامی القدر کا تہہ دل سے شکرگزار اور احسان مند ہوں

احقر

جعفر نقوی

یا مولا کریمؑ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تلخ حقیقت

حمد ہے رب العالمین کیلئے اور صلوات وسلام ہیں محمدؐ وآلِ محمد علیہم الصلوات والسلام کیلئے

چودہ صدیوں سے ایک منظّم سازش سے ایک تحریک چل رہی ہے جس میں پہلے تو صرف غیر سادات شامل تھے اور پھر اس تحریک کے مقاصد اور ابتدا اور انجام بد سے ناآشنا سادات کرام نے بھی اس کی ہمنوائی شروع کر دی ہے

یہ سیاہ اور سفید پگڑی کا جھگڑا تھا صدیوں تک سادات عظام نے اس کا تحفظ کیا ہے صرف غیر حملہ کرتے تھے کہ سفید پگڑی اور سیاہ دستار میں کوئی فرق نہیں مگر سادات اپنے اجداد کی سیاہ دستار کی ہر طرح سے حفاظت کرتے تھے مگر اس جھگڑے میں اب سادات نے بھی سفید پگڑی کے حق میں ووٹ دینا شروع کر دئے ہیں حالانکہ انہیں یہ تک معلوم نہیں کہ ابتدا کہاں سے شروع ہوئی ہے اور اس تحریک کے مقاصد کیا ہیں اور اس کا انجام کتنا برا ہے

ان سب باتوں سے نظریں چرا کر اندھی تقلید کی جا رہی ہے ہم اگر ماضی کی تاریخ کا مطالعہ کریں تو ہمیں یہ سازش بہت پہلے سے نظر آتی ہے اور اس میں شدت اس وقت پیدا ہوئی جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اعلان نبوت فرمایا

اعلانِ نبوت کے بعد دشمن قبائل نے کلمہ طیبہ میں خود کو کیموفلاج کر لیا اور خاندان تطہیر کی

امتیازی حیثیت کے خلاف خفیہ جنگ شروع کر دی اور تصور پیش کیا کہ اسلام جملہ امتیازات کو مٹانے آیا ہے اور ہر قسمی فضیلتوں کو ختم کرنے کی کوشش کی گئی

نفسیاتی طور پر پست انسان اپنے سے اعلیٰ کی تذلیل سے مسرور ہوتا ہے اس لئے اس جذبہ کو ہوا دے کر گھٹیا لوگوں کو اپنا حواری بنا کر اس پروپیگنڈا کو شروع کیا گیا

حالانکہ کلام اِلٰہی سے ثابت ہے کہ اللہ نے اولاد انبیاء علیہم السلام کو امتیاز بخشا، جیسے بنی اسرائیل کی قرآنی فضیلت مسلم ہے، اللہ نے آل ابراہیم علیہ السلام و آل عمران علیہ السلام کی امتیازی حیثیت کو بیان کیا ہے، بنی اسرائیل کے ضمن میں دو آیات پیش کرتا چلوں سورہ جاثیہ میں ارشادِ قدرت ہے

☆فَضَّلْنَاهُمْ عَلَى الْعَالَمِيْنَ

کہ ہم نے انہیں عالمین پر فضیلت بخشی ...... دوسرے مقام پر فرمایا کہ

☆أَنِّیْ فَضَّلْتُکُمْ عَلَی الْعَالَمِيْنَ

ہم نے تمہیں عالمین پر فضیلت دی ہے

اسی طرح آل ابراہیم علیہ السلام کا تذکرہ ہے اور خاص طور پر آل یٰسین کا تذکرہ بھی ہے کہ اللہ نے فرمایا کہ میرا آلِ یٰسین پر سلام ہوا اور آلِ یٰسین خاندانِ تطہیر اور ان کی نسل طیبہ سے سادات ہیں (اس کی تفصیل اور اس پر سیر حاصل بحث سید حسن ابطحی نے اپنی کتاب انوارِ زہرا صلواۃ اللہ علیہا میں کی ہے خواہش منداس کتاب سے استفادہ کر سکتے ہیں)

لیکن ان قرآنی حقائق کے خلاف یہ نظریہ عام کیا گیا کہ خاندانِ تطہیر یا سادات عظام میں اور ایک ہزار پشتی کافر میں جو کلمہ پڑھ لے کوئی فرق نہیں ہے

یہی تحریک دورِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں کبھی چھپ کر اور کبھی ظاہراً چلتی رہی اور خاندانِ تطہیر کے بارے میں جب حضور اکرام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کوئی وصیت فرماتے یا ان کے

www.khrooj.com

فضائل بیان کرتے تو حاضرین میں سے کچھ لوگ فوراً سوال کرتے کہ یہ حضور اپنی طرف سے فرمارہے ہیں یا اللہ کا فرمان ہے ان سوالات کے در پردہ یہ بات ہوتی تھی کہ عوام الناس کو یہ باور کرایا جائے کہ یہ بھی ہماری طرح ہیں ان کی بعض باتیں وحی اِلٰہی کے حوالے ہوتی ہیں اور بعض یہ بطور بشر ذاتی باتیں فرماتے ہیں، مقصد یہ تھا کہ ہم ہر اس حدیث کو جو آلِ محمد علیہم الصلوات والسلام کی شان میں ہوگی صرف یہ کہہ کر رد کرسکیں گے کہ یہ تو انہوں نے بحیثیت بشر کے ذاتی جذبات کی بھٹی میں تپا کر بات کی ہے، اس میں جذبہ نبوی کا کوئی عمل دخل نہیں ہے اور ہم نبی کی ذاتی بات ماننے کے پابند نہیں ہیں

اس پرچار کا نتیجہ یہ نکلا کہ سقیفہ بنی ساعدہ میں وہ شخص خلافت کیلئے منتخب ہوا جس نے چالیس سال تک کلمہ بھی نہیں پڑھا تھا اور جو☆انا و علیؑ من نور واحد کا مصداق تھا، جو نورِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک حصہ تھا اسے مسند ومنبر سے محروم کر دیا گیا اور اس خاندانِ سادات کی امتیازی حیثیت ختم کرنے کا یہ نتیجہ نکلا کہ صدیوں تک خلافت کی بندر بانٹ ہوتی رہی، بنی تمیم، بنی عدی، بنی امیہ، بنی عباس وغیرہ نے خلافت کا اس طرح مذاق اڑایا کہ ایک مسلمان کفار کے سامنے آنکھ اونچی کرکے بات تک نہیں کرسکتا جب اسلام کی طرف سے یہ غلط تصور پیش کیا جاتا ہے کہ اسلام کسی امتیازی حیثیت کو تسلیم نہیں کرتا تو وہاں ایک آیت پڑھی جاتی ہے

☆ إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ ( )

کہ اللہ کے نزدیک تم میں سے وہی قابل عزت واکرام ہے جو تم میں سے سب سے زیادہ متقی ہے بے شک اللہ تعالیٰ علیم وخبیر ہے

جب سادات دشمنی کا مظاہرہ کرنا ہو تو تقویٰ کو باعث اکرام کہا جاتا ہے مگر جب اقتدار چھیننا ہو، عہدۂ اِلٰہی غصب کرنا ہو تو تقویٰ کو معیار نہیں بنایا جاتا ورنہ کون کہہ سکتا ہے کہ

خلفائے ثلاثہ سے یا معاویہ ابن ابی سفیان سے امیر المومنین سرکار علی ابن ابی طالب علیہا الصلوات والسلام کم متقی تھے ، یزید ابن معاویہ اور ان کی نسل شر سے اولاد امیر المومنین علیہ الصلوات والسلام کم متقی تھی ، پوری بنی امیہ ، بنی عباس ، بنی عدی وتمیم کو بنی ہاشم کے تقویٰ سے مثال دینا ہی ظلم ہے مگر وہاں یہ معیار اور پیمانہ استعمال کیوں نہیں ہوا ؟ حقیقت یہ ہے کہ دشمن ہمیشہ حق بات کو غلط مقاصد کیلئے استعمال کرتا رہا ہے حالانکہ اس آیت میں تقویٰ کا اثبات ہوا ہے نہ کہ سادات کی امتیازی حیثیت کی نفی ہوگئی ہے ، یہ اس پروگرام کا ایک حصہ تھا جو سادات عظام کے فضائل کو ختم کرنے کی کوشش میں بنایا گیا ، مخالفین بنی ہاشم نے ہمیشہ سے یہ تحریک جاری رکھی ہے کہ خاندان رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے جیسا ثابت کیا جائے ، ان فرامین کی اہمیت ختم کی جائے ، بنی امیہ کے نمک خواروں نے ہمیشہ سے ان روایات کو جمع کرنے کی کوشش کی ہے کہ جن میں ابوسفیان دشمن رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایمان ثابت کیا جائے اور جناب ابوطالب علیہ الصلوات والسلام محافظ رسول کا نعوذ باللہ کفر ثابت کیا جائے اور اسی پرچار کا نتیجہ یہ ہے کہ آج بھی نجدی حکومت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے والد ماجد اور ان کے اجدادِ طاہرین کے مزارات کی زیارت سے روک رہی ہے کہ یہ قبریں نعوذ باللہ غیر مسلم لوگوں کی ہیں ......

جن پر خود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ فخر کرتے رہے ان کی عظمت اور فضیلت علیٰ العالمین کو مٹانا ہی تو اموی مشن تھا

......☆......

www.khrooj.com

یا مولا کریمؑ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سادات کی نسل کُشی

سادات دشمنی کا جو ہزاروں سالہ منصوبہ تھا اس کا دوسرا حصہ تھا سادات کو صفحہ ہستی سے مٹانا اگر کوئی صاحب دل تاریخ اسلام کو فشار دے تو اس میں سے سادات کا خون نچڑتا ہوا آج بھی دیکھا جا سکتا ہے، تاریخ عالم گواہ ہے کہ سادات کو بے دریغ قتل کیا گیا ہے پھر یہ سلسلہ ایک دو سال کا نہیں صدیوں کا ہے، بنی امیہ اور بنی عباس کے ادوار کو دیکھیں کوئی سال ایسا نہ ہوگا کہ جس میں سادات کا قتل عام نہ ہوا ہو، چھوٹے بچوں سے لے کر ضعیف سادات تک کو قتل کیا جاتا رہا ہے، ان کی لاشوں کو لوٹا گیا ہے، ان کی مدد کرنے والوں کو قتل کیا گیا ہے، ان کی عزت کرنے والوں اور پناہ دینے والوں کو بھی صفحہ ہستی سے مٹایا گیا ہے، خوفِ جان کی وجہ سے سادات کو تقیہ کرتے ہوئے غیر سید بن کر رہنا پڑا ہے، جنگلوں اور پہاڑوں اور ویرانوں میں پناہ لینا پڑی ہے، ملک چھوڑ کر دربدری کی صعوبت اٹھانا پڑی ہے، سادات دنیا کے جس گوشہ میں بھی گئے ہیں دشمن نے تعاقب کیا ہے لیکن یہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا زندہ معجزہ ہے کہ اتنی تعداد میں بے دریغ قتل ہونے کے باوجود آج بھی دنیا کا کوئی کونہ سادات کے وجود سے خالی نہیں ہے

جب واقعہ کربلا ہو رہا تھا اور دشمن نسل رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ختم کرنے میں مصروف تھے

www.khrooj.com

چھ ماہ کے بچوں سے لے کر ضعیفوں تک سب کو شہید کیا جا رہا تھا تا اینکہ چند دن کے نوزائیدہ بچوں کو قتل کر رہے تھے تو اس وقت بنی امیہ کے بارہ ہزار بچے سنہری جھولوں میں جھول رہے تھے اور یہاں صرف ایک سید الساجدین علیہ الصلوات والسلام بچ سکے تھے باقی سب شہید ہو گئے مگر آج ان بارہ ہزار اموی بچوں کی اولاد نہ ہونے کے برابر ہے اور خاندانِ سادات دنیا میں پھل پھول رہا ہے

حجاج بن یوسف، متوکل عباسی اور منصور دوانقی جیسے ملاعین کے طوفانِ غارت گری کے باوجود آج بھی سادات صفحہ ہستی کی رونق ہیں...... یہ تھا دشمن کا دوسرا حربہ

تیسرا حربہ تھا ''زہر سے شہید کرنا اور سلسلہ امامت کو ختم کرنے کی کوشش اور سادات کے بعض افراد کو غلط طریقہ سے پیش کرنا''...... یہ کوشش کہاں تک کامیاب ہوئی اس کیلئے وجودِ حجت غائب عجل اللہ فرجہ الشریف کا وجود ذیجود گواہ ہے کہ دشمن اس چال میں ناکام ہوا ہے

......☆......

www.khrooj.com

یا مولا کریمؑ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سادات کی کردار کُشی

اس کے بعد دشمن نے منظّم طریقہ سے سادات کی کردار کشی کا منصوبہ بنایا اور اس کا آغاز بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہی کیا، کتب احادیث وفقہ سنن گواہ ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف ایسا غلیظ مواد جمع کیا گیا کہ دیگر مذاہب کے لوگوں نے (نعوذ باللہ) رنگیلا رسول اور شیطانی آیات جیسی سینکڑوں کتابیں لکھ دیں اور اسی مواد کو دیکھ کر مغربی لوگوں نے (نعوذ باللہ) سیکسی رسول کا تصور پیش کیا صرف لفظ ''سیکسی'' ہی سے اس غلیظ مواد اور جعلی احادیث وروایات کی پوری تصویر سامنے آ جاتی ہے اس کے بعد کیا ہوا؟

جب اس گھر اطہر کے اعلیٰ ترین اور پاکیزہ ترین فرد کے بارے میں یہاں تک پیش کر دیا گیا تو ان کی اولاد کے بارے میں کیا کچھ نہ لکھا گیا ہوگا، میں غلیظ مواد کی ان غلیظ روایات کو لکھ کر اپنی تحریر کو متعفن نہیں کرنا چاہتا پھر سادات عظام یعنی خاندانِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بقائے نسل وذات کے ضمن میں جو کوششیں ہوئی ہیں ان کو بھی غلط طریقہ سے نشر کیا گیا اس کی چند مثالیں بھی پیش کر دوں

واقعہ یہ ہے کہ ایک طرف دشمنانِ خاندانِ تطہیر نے شمع ہائے امامت کو خاموش کرنے کا پلان بنایا دوسری طرف خاندانِ تطہیر شمع ہائے امامت کے تحفظ کو بھرپور کوشش میں

www.khrooj.com

مصروف تھا، دشمن چاہتا تھا کہ جو بھی امام وقت ہوا سے شہید کر دیا جائے مگر خاندانِ تطہیر میں سے عظیم المراتب شہزادگان نے اپنے وقت کے امام کے چاروں طرف ڈمی امام کھڑے کر دئے کہ دشمن انہیں حقیقی امام سمجھ کر شہید کرے اور حقیقی امام زمانہ بچ جائیں
جناب زید بن علیؑ زین العابدین علیہم الصلوات والسلام نے امام محمد باقر علیہ الصلوات والسلام کی طرف سے دشمن کی نظر ہٹانے کیلئے قیام فرمایا اور کوفیوں کو جمع کیا، خروج کیا اور شہید ہو گئے، پھر ان کے لختِ جگر یحییٰ بن زید علیہما الصلوات والسلام نے خروج کیا، شہید ہوئے، سولی پر لٹکائے گئے پھر محمد وابراہیم علیہما الصلوات والسلام نے خروج کیا اور شہید ہوئے
یہ خروج کرنے کا سلسلہ جاری رہا جب تک یہ سلسلہ جاری رہا امام محمد باقر علیہ الصلوات والسلام محفوظ رہے، جب امامت کا نیا چراغ روشن ہو چکا تو دشمن کی نگاہ ان تک پہنچی اور انہیں زہر دے کر شہید کر دیا گیا، پھر اسی طرح امام صادق علیہ الصلوات والسلام کے دور میں ہوا جناب محمد بن نفس ذکیہ علیہ السلام اور حسنی سادات عظام نے پروانہ وار قربانیاں پیش کر کے امام صادق علیہ الصلوات والسلام کو نگاہِ غیر سے محفوظ رکھا اور پھر محمد بن اسماعیل علیہ الصلوات والسلام نے اسی طرح اپنی قربانی دی، پھر امام موسیٰ کاظم علیہ الصلوات والسلام کا دور آیا تو بنی عباس کو دیگر سادات نے اپنی دشمنی میں مصروف رکھا یعنی ڈمی آئمہ نے حقیقی امامت کو بچایا، جناب محمد حنفیہ علیہ السلام کے قیام سے لے کر جناب مختار ثقفی کے قیام تک یہی جذبہ کارفرما رہا کہ خود امام بن جاؤ اور حقیقی امام کی بجائے خود شہید ہو جاؤ اور حتی المقدور دشمن کی توجہ امام حق سے ہٹائے رکھو تا اینکہ ہمارے امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کا دور آیا تو جناب جعفر تواب جو آقا کے چچا تھے انہوں نے دعوائے امامت کیا
ایک طرف طاؤس ورباب کی محفلیں جمائیں تا کہ شیعانِ حق سمجھ لیں کہ میں امام نہیں ہوں تو دوسری طرف دعوائے امامت کیا کہ دشمن کی نظر مجھ پر رہے اور حقیقی وارثِ

www.khrooj.com

رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ سلامت رہیں

یہ بات صرف سادات تک ہی محدود نہیں رہی بلکہ ایک کنیز کا واقعہ دیکھ لیں تو بات روز روشن کی طرح سامنے آجاتی ہے کہ جب معتمد باللہ عباسی ملعون نے مولا امام حسن عسکری علیہ الصلوات والسلام کو شہید کیا تو ان کے شہزادے یعنی ہمارے امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کی تلاش شروع کر دی گئی تا اینکہ گھر اطہر پر چھاپہ مارا گیا، ظالمین خانۂ رسول میں داخل ہوئے سرکارؑ کی ایک کنیز تھی جس کا نام ''صیقل'' تھا انہیں خطرہ محسوس ہوا کہ ہمارے امام زمانہ تو سردابِ مبارک میں ہیں شاید دشمن انہیں تلاش کر لے تو انہوں نے فوراً خود کو عباسی فوج کے دستہ کے سامنے پیش کر دیا اور فرمایا کہ امام زمانہ علیہ الصلوات والسلام تو ابھی پیدا ہی نہیں ہوئے بلکہ امام حسن عسکری علیہ الصلوات والسلام نے مجھ سے عقد فرمایا تھا اور میں ان کے ہونے والے بیٹے کی ماں بننے والی ہوں اور وہی امام بنیں گے

جب یہ بات ہوئی تو ظالمین انہیں لے کر دربار معتمد باللہ ملعون میں پہنچے اور انہیں پیش کر دیا اور انہوں نے اپنے دعوے کو دہرایا، عباسی ملعون نے حکم دیا کہ انہیں نظر بند رکھو جب کوئی بچہ پیدا ہو تو اسے فوری طور پر شہید کر دیا جائے اور نظر بندی نو ماہ تک رہی اور اس عرصہ میں تلاش کا سلسلہ منقطع رہا

اس بات سے اندازہ لگائیں کہ شمع امامت کی حفاظت کیلئے کیا کیا نہیں کیا گیا

مگر دشمن نے ان کوششوں کو بھی غلط رنگ دیا ہے کہ اگر واقعی بارہ امام ہونا تھے اور ان کے اسمائے گرامی بھی شیعوں کو بتا دئے گئے تھے تو کیا امام زادوں کو وہ نام معلوم نہیں تھے کہ وہ خود امامت کے دعوے کر رہے تھے؟ یعنی یہ بارہ آئمہ کا تصور ہی غلط ہے حالانکہ ان شہید ہونے والے امام زادوں کے بارے میں آئمہ اطہار علیہم الصلوات والسلام نے اچھے الفاظ استعمال فرمائے ہیں اور برے الفاظ میں ان کا ذکر کرنے والوں کی سرزنش

بھی فرمائی ہے

جب آئمہ ہدیٰ علیہم الصلوات والسلام نے ان صعوباتِ ظاہری سے زندگی بسر کی تو باقی سادات کا کیا حال ہوگا؟ شیعوں پر جتنے بھی مظالم ہوئے ہیں وہ سادات کی وجہ سے ہوئے ہیں پھر سادات کی بے سروسامانی اور بیکسی کس درجہ کو پہنچی ہوئی ہوگی خود اندازہ کرلیں

یہ کتنا بڑا حربہ تھا کہ ایک طرف سادات کو خاموش رہنے پر مجبور کیا جائے اور انہیں ہراساں کیا جائے کہ وہ اپنا نسب تک بیان نہ کرسکیں، دوسری طرف ان کے خلاف زہریلا پروپیگنڈا کیا جائے، کرسیءِ اقتدار نے اپنے جملہ وسائل سادات کی عظمت کو مٹانے پر سرف کردئے اور خصوصی امتیازاتِ سادات کا دفاع کرنے والا نہ کوئی قلم ہو نہ زبان تو صورت حال کیا ہوگی؟

جب پروپیگنڈا عوامی سطح پر ہوتو بہت طاقت ور ہوتا ہے ہٹلر کا قول تھا کہ کوئی جھوٹ بے اثر نہیں ہوتا اگر اسے مسلسل بولا جائے یعنی ''کذب مسلسل'' صداقت کا مقام لے لیتا ہے، بدر، احد، خندق، صفین، جمل، نہروان اور پھر کربلا کے خونی معرکے اسی کذب مسلسل کا نتیجہ تھے

خاندانیت اور سادات کی خصوصیاتِ امتیازی کو مٹانے کا نتیجہ یہ نکلا کہ زیاد بن امیہ جو کتب تاریخ سے حرام زادہ ثابت ہے اسے امیر المومنین علیہ الصلوات والسلام کے مقابلہ میں کھڑا کردیا گیا اور اسلام کو اتنا گھٹیا ثابت کیا گیا کہ اس میں ایک خاندانی نجیب الطرفین فرد اور حرام زادے میں کوئی فرق تک محسوس نہ کیا گیا کیونکہ اسلام خصوصی امتیاز کو مٹانے جو آیا تھا (سبحان اللہ)

اسلام کے اس جعلی نظریہ میں کسی عالی نسب خاندانی شریف انسان کیلئے تو کوئی چارم یا کشش نہیں ہے، ہاں صرف گھٹیا، کمینہ اور حرام زادوں کیلئے بہت کشش ہے کیونکہ گٹر کی

غلاظت کو کستوری کا مقام مل رہا ہے، گٹرزادوں کو تو اسی میں خوشی ہو گی، ایک طرف سادات کے خصوصی امتیازات کو پامال کرنے کیلئے ایک کشش بھی تھی جو اس کے فروغ کی باعث بنی، پھر دوسری جانب دفاع کرنے والوں کی گردنیں تلواروں کی زد میں تھیں، یہ بھی ایک خاندان تطہیر کا معجزہ ہے کہ آج بھی سادات کو آل رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہا جاتا ہے اوران کے امتیازات ایران عراق کی طرح دنیا کے ہر گوشہ میں زندہ ہیں اگر وہ امتیازات دس فیصد ہی سہی مگر زندہ تو ہیں، آج بھی غریب سادات کو جھک کر ملنے والے موجود ہیں، آج بھی امتی علماء سفید پگڑی باندھتے ہیں، سیاہ دستار سادات کا طرۂ امتیاز ہے مگر یہ تحریک اب بھی جاری ہے

......☆......

www.khrooj.com

یا مولا کریمؑ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سادات کی نسب کُشی

اس تحریک اور سازش کا ایک اہم حصہ تھا سادات کی نسب کشی ۔ایک طرف سادات کی خاندانیت کے خلاف لاتعداد مواد شائع کیا گیا ہے کیونکہ یہ ساری کارروائی یک طرفہ تھی کوئی روکنے والا تھا نہیں ،نوے سال بنی امیہ نے سادات کی نسب کشی پر سرف کیئے اور صدیوں تک بنی عباس نے اسی مشن کو چلایا

سادات جو اپنے امتیازات کے دفاع کی طاقت سے محروم تھے، جنگلوں میں چھپ کر زندگی بچانے میں مصروف تھے، بنیادی ضروریاتِ حیات سے بھی محروم تھے، اپنا نسب بیان تک نہ کر سکتے تھے، گردنوں پر تلواریں لٹک رہی تھیں، ان کی طرف سے کسی دفاع کی کیا توقع کی جاسکتی تھی ؟

اپنے لئے میدان خالی پا کر دشمنانِ سادات نے پہلے کتب تاریخ کو اور پھر کتب انساب کو مسخ کیا......اس کی چند مثالیں پیش کرتا ہوں

سب سے پہلے اس ظلم کا نشانہ بھی حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بنایا گیا ان کی ذات اور ان کے اجدادِ طاہرین کو بھی اس ظلم کا نشانہ بنایا گیا

ا...... حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زوجہ اطہر ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا کی ایک بہن کی تین بیٹیوں کو خود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حقیقی بیٹیاں بنا دیا گیا، حالانکہ وہ بحالت یتیمی ان

www.khrooj.com

کے گھر اطہر میں پروان چڑھی تھیں، ان کے والدین کی طرف سے ابوجہل اور بنی امیہ وغیرہ قریبی رشتہ دار تھے، جب وہ جوان ہوئیں تو ان کے رشتہ داروں نے انہیں طلب کیا تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوجہل کے دو بیٹوں سے ان کا عقد کر دیا کیونکہ یہ خانہ رسول میں پروان چڑھی تھیں اس لئے انہوں نے اعلان نبوت کے فوراً بعد کلمہ پڑھ لیا جس کی سزا میں انہیں گھر سے نکال دیا گیا، اس پر حضرت عثمان نے وہی رشتے طلب کیئے جو یکے بعد دیگرے ان کی زوجیت میں آئے کیونکہ وہ پدری طور پر ان کے قریبی تھے اور وہ بنی امیہ سے تعلق رکھتے تھے اس لئے بنی امیہ نے ان کی دامادی کا پرچار کیا (اس موضوع پر کئی کتب موجود ہیں اردو میں ایک کتاب ''قول مقبول فی وحدت بنت رسول'' ہے جو تفصیل کے خواہاں ہیں اس کا مطالعہ کریں)

جو بنی امیہ حضور اکرم کو نور ماننے پر تیار نہ تھے انہی لوگوں نے ایک شخص کو ذوالنورین کا خطاب عطا کر دیا کہ اسے نبی کے دو نور ملے تھے اسی طرح سعد وغیرہ کا واقعہ ہے مگر نسب کشی کیلئے یہ ایک عظیم ڈھونگ رچایا گیا

۲...... امیہ کو جناب ہاشم علیہ الصلوات والسلام کا بھائی ثابت کیا گیا کہ یہ دو بھائی جڑواں پیدا ہوئے تھے اور ان کے ماتھے آپس میں جڑے ہوئے تھے، بعض نے لکھا کہ پشتیں آپس میں جڑی ہوئی تھیں، بعض نے لکھا ہے کہ جناب ہاشم علیہ الصلوات والسلام کا پیر امیہ کے ماتھے سے جڑا ہوا تھا پھر انہیں تلوار سے کاٹ کر جدا کیا گیا تو ایک یہودی کاہن نے شگون لیا کہ ان کی اولاد میں ہمیشہ تلوار چلتی رہے گی

یہ تھی وہ مسخ شدہ روایت جس کے گھڑنے کے کئی مقاصد تھے

۱...... بنی امیہ اور خاندان پاک ایک ہی نسل و خاندان سے ثابت ہو جائیں اور آلِ محمدؐ علیہم الصلوات والسلام کی انفرادیت مجروح ہو جائے

ب ...... بنی امیہ نے اسلام دشمنی اور سادات دشمنی میں جتنے قدم اٹھائے ہیں انہیں کوئی مذہبی رنگ نہ دے بلکہ انہیں ایک کاہن (یہودی) کے شگون کا نتیجہ سمجھا جائے، واقعہ شب ہجرت اور ابوسفیان وغیرہ کا شب خون مارنا بھی اسلام دشمنی کی بجائے کاہن کے سرتھوپ دیا جائے، جناب حمزہ علیہ الصلوات والسلام کی شہادت اور ہندہ ملعونہ کا ان کا جگر چبانا بھی اسی شگون کے سرتھوپ دیا جائے، واقعہ کربلا کے جملہ مظالم کو بنی امیہ کی اسلام دشمنی اور سادات دشمنی کی بجائے کاہن کے شگون کا نتیجہ مانا جائے، صفین وجمل بھی کفر و اسلام کی جنگ نہ تھی بلکہ کافر و یہودی کاہن کی صداقت کا مظاہرہ تھا

حالانکہ امام مظلوم علیہ الصلوات والسلام نے یزید ملعون کے پیغام کے جواب میں فرمایا تھا کہ ہماری تمہاری خاندانی دشمنی تو ہے نہیں، ہمارے اور تمہارے مابین جو تلوار چل رہی ہے یہ اصولوں اور نظریات کے اختلاف کی بنیاد پر چل رہی ہے۔ابوسفیان نے ہماری جد اطہر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف جنگ کی تو وہ بھی اصول ونظریات کی جنگ تھی، معاویہ اور امیر المومنین علیہ الصلوات والسلام کے مابین جو تلوار چلی وہ بھی اصول ونظریات کی وجہ سے تھی مگر بنی امیہ کے نمک خواروں نے ایک مفروضہ کاہن کو علم غیب کا عالم ثابت کرنے کی کوشش کی کہ جتنا وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی نہیں مانتے تھے یعنی جو اللہ کے نبی کو علم غیب یا علم مستقبل سے محروم سمجھتے تھے وہی کاہن کے علم مستقبل کو پیش کر رہے تھے تو وجہ صاف ظاہر ہے

اسی طرح جناب جعفر طیار علیہ الصلوات والسلام کو بھی تنقید کا نشانہ بنایا گیا اور لکھ دیا گیا کہ اسماء بنت عمیس جو جناب عبداللہ بن جعفر طیار علیہ الصلوات والسلام کی والدہ گرامی تھیں انہوں نے نعوذ باللہ ان کی شہادت کے بعد خلیفہ اول سے عقد کر لیا تھا اور اس سے محمد بن ابی بکر پیدا ہوا جو جناب عبداللہ علیہ الصلوات والسلام کا (نعوذ باللہ) مادری بھائی ہے، حالانکہ اسماء

بنت عمیس جو ابوبکر کی زوجہ ہے وہ ایک دوسری عورت ہے اور اس کے خاندان تطہیر علیہم الصلوات والسلام سے عقیدت کے واقعات موجود ہیں اور اس نے بیوگی کی زندگی سرکار امیر المومنین علیہ الصلوات والسلام کے گھر اطہر میں گزاری۔ وہ ایک نیک اور پارسا مستورتھی اور اس کا فرزند محمد بن ابی بکر وہ شخص تھا جسے جناب امیر المومنین علیہ الصلوات والسلام اپنا بیٹا فرمایا کرتے تھے۔ محمد بن ابی بکر کی بہن ام کلثوم بھی وہ مستورتھی جسے جناب امیر المومنین علیہ الصلوات والسلام نے اپنی بیٹی کی طرح پالا تھا

زوجہ ابوبکر اسماء بنت عمیس کی عظمت کیلیۓ وہی واقعات کافی ہیں جو پاک حسنین شریفین علیہما الصلوات والسلام کی ولادت باسعادت کے ضمن میں موجود ہیں یعنی مولا امام حسن علیہ الصلوات والسلام کی ولادت باسعادت کی جملہ روایت کی راویہ وہی مستور ہیں۔

سب سے پہلے انہوں نے ہی مولا امام حسن علیہ الصلوات والسلام کو گود لیا اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا اور جو احادیث وہاں صادر ہوئیں اِن ہی سے روایت شدہ ہیں۔ جبکہ اس وقت جناب جعفر طیار علیہ الصلوات والسلام حبشہ میں ہجرت پذیر تھے یعنی ہجرت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے وہ اپنی زوجہ اطہر مادر جناب عبداللہ علیہ الصلوات والسلام کے ساتھ حبشہ کی طرف ہجرت کر گئے تھے اور فتح خیبر کے وقت واپس آئے

ان کی ہجرت ایک دو سال قبل از ہجرت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوئی اور یہ 7 سات یا 8 ہجری کو اس دن واپس تشریف لائے کہ جس دن قلعہ خیبر سرکار امیر المومنین علیہ الصلوات والسلام کے دست ذوالجلال سے فتح ہوا تھا جبکہ حضرت امام حسن علیہ الصلوات والسلام کی ولادت باسعادت دو یا تین ہجری کو ہوئی اور اس وقت سے کم وبیش تین سال پہلے جناب عبداللہ علیہ الصلوات والسلام کی مادرگرامی جناب اسماء بنت عمیس صلواۃ اللہ علیہا جناب جعفر طیار علیہ الصلوات والسلام کے ساتھ حبشہ گئیں اور تقریباً پانچ سال بعد واپس آئیں یعنی جو بی بی اسماء بنت عمیس صلواۃ اللہ علیہا

زوجہ جناب جعفر طیار علیہ الصلوات والسلام ہیں وہ علیحدہ مستور ہیں اور جو مولا امام حسن علیہ الصلوات والسلام کی ولادت کے وقت مدینہ منورہ میں موجود تھیں وہ ابوبکر کی زوجہ تھیں مگر بنی امیہ کے نمک خواروں نے سیادت کی انفرادیت کو ختم کرنے کیلئے یہ روایات گھڑی ہیں

4...... اسی مذکورہ بالا روایت کے بعد حضرت عمر کی دامادی کا افسانہ بھی سامنے آجاتا ہے کہ انہوں نے محمدؐ بن ابی بکر کی بہن ام کلثوم سے عقد کیا تو اموی نمک خواروں نے دوسرا افسانہ بنا دیا اس کی تفصیل کیلئے دیکھیں (سہم مسموم فی عقد ام کلثوم)...... صرف شیعہ علماء اعلام نے ہی اس واقعہ کی رد نہیں فرمائی بلکہ منصف مزاج علمائے اہل سنت بھی اس خلافِ فطرت افسانہ کی رد کر چکے ہیں مشہور اہل سنت عالم دین مفتی غلام رسول صاحب نے اپنی کتاب حسب ونسب صفحہ 183 تا صفحہ 192 (مطبوعہ لندن) پر اس پر سیر حاصل علمی اور عقلی بحث کر کے اس افسانہ کی تردید کی ہے

5...... اسی طرح فسانہ مصعب بن زبیر ہے کہ کوفہ کا ایک شخص حسین بن علی جو ایک گویا تھا اس کی ایک بیٹی مشہور رقاصہ تھی اور خود شاعری بھی کرتی تھی اور بہت اچھا گاتی بھی تھی اور اس کا گانا بجانا اور ناچنا بہت مقبول ہوا پھر وہ (نسیبیۃ) یعنی حسن وعشق کے سیکسی موضوعات پر بہت اچھی شاعری بھی کرتی تھی۔ مصعب بن زبیر اس پر عاشق ہوا اور اس سے شادی کی کیونکہ وہ ایک پیشہ ور عورت تھی اس لئے اس نے ایک لاکھ دینار حق مہر طلب کیا جو مصعب بن زبیر نے ادا کیا۔ اس پر عرب کے شعرا نے مصعب کے عشق کی داستانوں کو نظم بھی کیا اور اس لڑکی کے حسن کو موضوع اشعار قرار دیا اس لڑکی کا نام تھا سکینہ بنت حسین بن علی یہی لڑکی کافی عرصہ زندہ رہی تقریباً 5 لوگوں سے شادیاں کیں 110 سال کی عمر میں ہلاک ہوئی اس کی لاش بدبودار ہوگئی جسم پر کئی ہزار درہم کی کستوری ڈالی گئی پھر بھی اس کا تعفن کم نہ ہوا اور مشکل سے دفن کیا گیا

مگر اموی نمک خواروں نے حسین کی ص کوس میں بدل دیا اور مصعب بن زبیر کی دامادی کا افسانہ تراشا اور خاندان پاک کی نسبی عظمت کو مجروح کرنے کی ناکام کوشش کی ......اسی طرح ہزاروں روایات ہیں جو کذب مسلسل کی وجہ سے اتنی عام ہوئیں کہ ان سے شیعہ کتب بھی محفوظ نہ رہ سکیں مگر محققین سے تو جھوٹ نہیں چھپایا جاسکتا

(1) خود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قریبی ثابت کرکے ہمدریاں حاصل کی جائیں جیسا کہ سفاح اور منصور عباسی نے لشکر جمع بھی اسی پروپیگنڈے سے کیا اور حکومت حاصل بھی اسی جھوٹ سے کی

اسی طرح حسب منشا تاریخ کے کتب لکھوا کر اور کتب انساب کو اپنی مصلحتوں کے عین مطابق ڈھال کر اپنے مذموم ارادوں کی تکمیل کی ناکام کوشش کی گئی

...... ☆ ......

www.khrooj.com

یا مولا کریمؑ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سادات کی بنیادی حقوق سے محرومی

عرب کے جملہ قبائل سادات عظام کے مشترکہ دشمن تھے، اپنے ہزاروں اختلافات کے باوجود جملہ قبائل میں سادات دشمنی میں کوئی اختلاف نہ تھا، اور ہمیشہ سادات دشمنی پر متفق رہے کیونکہ سادات عظام کی روحانی مرکزیت کا خاتمے میں سب کا مشترکہ مفاد تھا پھر سادات کا علمی مرکز ہونا اور روحانی مرکز ہونا سبھی کیلئے خطرہ تھا اس مرکزیت کو ختم کرنے کیلئے اسلام کے علوم کے مقابلے میں فلسفہ یونان کے نظریات کو عام کیا گیا

ارسطو اور افلاطون وغیرہ کے فلسفے اور منطق اور علم کلام کو پیش کر کے وحی اِلٰہی کے مقابلے میں فروغ دیا گیا حالانکہ یہی ارسطو کی منطق اور فلسفہ خود یونان میں 400 سال تک تسلیم کیا جاتا رہا تھا پھر اسے فرسودہ، اذہان اور ارتقاء کے سفر کو منجمد کرنے والا ثابت کر کے حکومت کی طرف سے حکماً بند کروایا گیا اور اس فلسفے کی ترویج کو جرم قرار دیا گیا

ایک طرف علوم کی ترویج اور علمی یونیورسٹیاں قائم ہوئیں، دوسری طرف سادات کو عسرت اور افلاس کی زندگی گزارنے پر مجبور کیا گیا، خوفِ جان سے انہیں سزائے در بدری ملی، ایک طرف پورے قبائل ترقی اور خوشحالی کی طرف بڑھ رہے تھے، دوسری طرف سادات عظام ضروریات زندگی سے محروم جنگلوں صحراؤں اور پہاڑوں میں

www.khrooj.com

چھپ چھپ کر جان بچا رہے تھے یعنی سادات کو انسانی بنیادی حقوق بھی حاصل نہ تھے نہ جان محفوظ، نہ مال محفوظ، نہ ذرائع آمدنی، نہ معقول لباس وغذا، بلکہ کسی عزت دار نسب سے خود کو ظاہر کرنا بھی مشکل تھا

ان مظلوموں کا جرم یہ تھا کہ اللہ نے انہیں نسل رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قرار دیا، ان کا نا قابل معافی جرم یہی تھا کہ یہ آل رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تھے، اس کی سزا پوری امت نے مل کر اس طرح دی کہ غریب سیدزادیاں بھی دست سوال دراز کرنے پر مجبور ہوگئیں

اس دور میں امت محمدیہ نے جو سادات کا حال کیا اس کے ثبوت میں چند واقعات سپرد قلم کرتا ہوں تا کہ سادات عظام کی زبوں حالی کا نقشہ سامنے آجائے یہ واقعات فضائل سادات پر مبنی اکثر کتب میں موجود ہیں

شہید ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب فضائل السادات میں یہ واقعہ تفصیل کے ساتھ لکھا ہے میں اس کا خلاصہ لکھ رہا ہوں

ایک شخص کسی لوہار کے پاس گیا، دیکھا تو گرم گرم سرخ لوہے کو اپنے ہاتھ سے پکڑ لیتا تھا اور آگ اسے نہیں جلاتی تھی، اس شخص نے لوہار سے پوچھا کہ تمہیں یہ کرامت کیسے حاصل ہوئی ہے، اس نے ندامت سے سر جھکا کر بتایا کہ ایک دن میں کام کر رہا تھا اچانک ایک پردہ دار مستور دکان پر آئیں اور فرمایا کہ ہمارے پاس کھانے کو کچھ نہیں اب اس حال میں پہنچ چکے ہیں کہ سوال کرنا ہم پر جائز ہوگیا ہے، یعنی کئی دن کا فاقہ ہے لوہار کی نیت بد ہوئی تو مستور نے فرمایا کہ تمہیں دعا دوں گی تم مجھے پریشان نہ کرو

لوہار نے کہا اگر تمہاری دعا مستجاب ہوتی ہے تو دعا کرو کہ مجھے آگ نہ جلائے اس مستور نے دعا کی، خالق اگر یہ آل رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا احترام کرے تو اسے دنیا اور

آخرت کی آگ سے محفوظ رکھا اس دعا کی وجہ سے اسے آگ ٹھنڈی لگتی تھی

پھر خواب میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے میری بیٹی کی عزت رکھ لی ہے میں تمہارا شکرگزار ہوں، میری بیٹی مجبور تھی اس لئے اس نے اپنا نسب نہیں بتایا کیونکہ جرم سیادت میں حجاج بن یوسف نے اس کے سبھی مردوں کو شہید کر دیا ہے اب صرف ایک بچہ بچا تھا جسے بچانے کی خاطر انہوں نے اپنا نسب چھپایا ہے (یہ واقعہ میں نے بہت اختصار کے ساتھ لکھا ہے) اب اسی واقعہ سے اندازہ لگائیں کہ سادات کس حال میں زندگی گزار رہے تھے

علامہ حسین کاشفی نے اسی طرح کا ایک واقعہ نقل کیا ہے وہ بھی اختصار کے ساتھ پیش کرتا ہوں، عبدالجبار نامی ایک شخص سے روایت ہے کہ اس نے حج کیلئے دو ہزار درہم جمع کئے، جب حج کی تیاری کر کے کوفہ آیا تو دیکھا کہ کوڑے کرکٹ کے ڈھیر پر ایک مستور مردہ مرغی کے پر نوچ رہی ہے، وہ کہتا ہے کہ میں نے کہا بی بی شریعت کے مطابق مردار حرام ہے، انہوں نے فرمایا کہ عالم اضطرار میں مردار بھی حلال ہے اور ہم اب اس منزل پر پہنچ چکے ہیں کہ رمق جان بچانے کیلئے یہ گوشت کھانا ضروری ہے وہ کہتا ہے کہ میں نے وہ دو ہزار درہم ان کو پیش کر دئے اور کہا کہ میں آئندہ سال حج پر چلا جاؤں گا واپس آیا تو خواب میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شکریہ ادا فرمایا کہ تمہاری شکل پر ایک فرشتہ خلق ہوا ہے جو قیامت تک تیری طرف سے ہر حج کرے گا جب حجاج کرام حج سے واپس آئے تو سب اسے مبارک دیتے تھے کہ انہوں نے اسے عرفات میں دیکھا، کوئی کہتا تھا کہ رمی جمرات میں دیکھا، ایک شخص نے کہا کہ میں نے مکہ میں جو تم سے دو ہزار درہم قرض لئے تھے وہ اب لے لے اور اس نے وہ دو ہزار درہم اسے واپس لوٹا دئے یہ بھی ایسا واقعہ تھا کہ سادانی کے گھر کے کفیل مردوں کو جرم سیادت میں شہید کر دیا گیا تھا

صرف دو بچیاں بچی تھیں جن کو بنیادی ضروریات بھی میسر نہ تھیں، نہ روٹی، نہ کپڑا، نہ مکان، نہ غذا، نہ صحت بلکہ جان بھی اور عزت بھی خطرے میں تھی

ایسا ہی ایک واقعہ علامہ حلی نے کشف الیقین میں لکھا ہے جس کا راوی عبداللہ بن مبارک ہے اوراس نے ایک سادانی کو مردہ بطخ صاف کر کے لے جاتے ہوئے دیکھا اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدد کرنے پراس کو بشارت دی، یہ صدیوں کی تاریخ ہے اس میں اگر تلاش کیا جائے تو بہت سے حقائق سامنے آ سکتے ہیں

ایک طرف سادات کو بنیادی ضروریاتِ حیات سے محروم رکھا گیا اور مجبور کیا گیا کہ وہ بھکاری بن جائیں، عرب ممالک میں سب سے بُری نگاہ سے بھکاری کو دیکھا جاتا تھا اس لئے دشمنانِ سادات نے ایک طرف معیارِفضیلت دولت کو قرار دیا اور خاندانیت کی تذلیل کی اور دست سوال دراز کرنے والوں کو گھٹیا بنا دیا دوسری طرف سادات کو اتنا مجبور و بےبس کیا گیا کہ وہ تلاشِ روزگار میں کہیں نہ جاسکیں دو وقت کی روٹی کمانے کی خواہش کریں تو جان سے جائیں

انہیں بھیک مانگنے پر مجبور کر دیا گیا، دربدری ہو، مفلسی ہو، زندگی کا خوف ہو، کھانے کو کچھ نہ ہو تو اسلام بھی سوال کی اجازت دیتا ہے مگر اس مجبوری کو گھٹیا پن بنا کر رکھ دیا گیا ان کوششوں کا نتیجہ کیا نکلا؟ کہ آج صدیوں بعد بھی سادات کی ایک بڑی تعداد دست سوال دراز کر کے روٹی کماتی ہے، جن بچوں نے اپنے اجداد کو دربدری میں دست سوال دراز کرتے دیکھا، ان بچوں نے بڑے ہوکر بھیک مانگنے میں شرم محسوس نہیں کیا اس طرح سادات بھکاری بن گئے اور آج بھی کچھ گھر اس ذلت کا شکار ہیں

سادات دشمنی کی تحریک کا ایک حصہ یہ بھی تھا کہ انہیں علمی درس گاہوں سے دور رکھا جائے، جہالت و ناخواندگی جب غربت وافلاس میں شامل ہو جائے گی تو نسبی شرف کو

تباہ کردے گی ،اس طرح سادات فراعنہ وقت اور دولت مند امتیوں کے سامنے کم رتبہ نظر آئیں گے

ادھر امتی دولت واقتدار کے ساتھ علم کے زیور سے آراستہ ہوکر جب مفلس و جاہل سادات کے سامنے جائیں گے تو انہیں جھکنا پڑے گا وہ احساس کمتری میں مبتلا ہوں گے اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ ماضی کے علماء کے نام دیکھیں بہت کم سادات ہوں گے جو مرجع خلق کی حیثیت سے سامنے آئے ہوں گے دوسرے مکاتب فکر کی درس گاہوں میں تو سادات کو مقام مل بھی نہیں سکتا تھا مگر وہ مکتبہ فکر جو خود کو آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ علیہم السلام سے وابستہ سمجھتا ہے وہاں بھی شیوخ کی اجارہ داری ہے

جن چند سادات کے نام ان مراجع میں شامل ہیں انہیں بھی معظّمہ کونین صلواۃ اللہ علیہا کی سفارش سے یہ مقام ملا ہے مثلاً شیخ مفید علیہ الرحمہ نے ایک شب کو خواب میں دیکھا کہ ملکہ کونین صلواۃ اللہ علیہا ان کے ہاں تشریف لائی ہیں اور فرماتی ہیں شیخ میرے حسنین علیہما الصلوات والسلام کو پڑھنا لکھنا سکھاؤ، شیخ مرحوم توبہ توبہ کرتے ہوئے بیدار ہوئے کہ میں کہاں اور پاک حسنین علیہا الصلوات والسلام کہاں، صبح کو جب درس گاہ میں پہنچے تو ایک مستور کو دیکھا جو سیاہ برقعے میں تھیں، دو کمسن بچوں کو ساتھ لئے تشریف لائیں اور فرمایا شیخ میرے ان دو یتیموں کو پڑھنا لکھنا سکھاؤ

شیخ مرحوم فوراً تعظیم کو اٹھے اور سمجھ گئے کہ یہ بی بی اولاد سیدہ کونین صلواۃ اللہ علیہا سے ہیں اور یہ دو سید زادے ہیں، وہ دو سید زادے سید مرتضٰی رحمۃ اللہ علیہ اور سید رضی رحمۃ اللہ علیہ تھے پھر زندگی بھر شیخ ان کا ویسا ہی احترام کرتے رہے کہ تعلیم دیتے تو فرماتے یہ تمہارے گھر اطہر کی امانت ہے جو تمہیں لوٹا رہا ہوں، کمسن شاگردوں کی جوتیاں خود موزوں فرماتے تھے، آگے نہ چلتے تھے، یہ روایت جملہ علماء نے لکھی ہے سید رضی علیہ الرحمۃ وہ ہیں

جنہوں نے خطبات امیر المومنین علیہ الصلوات والسلام کو جمع فرمایا اور نہج البلاغہ نام رکھا ......
اس روایت سے کئی چیزیں ثابت ہوتی ہیں مثلاً
1 ......سادات عظام کو درس گاہوں سے دور رکھنے کی سازش کا پتہ ملتا ہے
2 ......سیدزادی صلواۃ اللہ علیہا کا اپنا نسب چھپانا اور کہنا کہ ان دو یتیموں کو پڑھنا لکھنا سکھاؤ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اظہارِ نسب کتنا دشوار تھا
3 ...... خواب میں صدیقۃ الکبریٰ صلواۃ اللہ علیہا تشریف لاتی ہیں اور تعبیراً ان کی ایک صاحبزادی تشریف لاتی ہیں تو اس سے ثابت ہوتا ہے کہ جس طرح صدر اول میں وہ نبی زادی تھیں اسی طرح صدیوں بعد ان کی بیٹیاں بھی انہیں کی طرح نبی زادیاں ہیں اوران سے عقد حرام ہے
ان حالات میں سادات نے زندگی گزاری
اس اجمالی خاکے کو دیکھنے کے بعد ایک عام انسان بھی آسانی سے سمجھ سکتا ہے کہ سادات کے نسبی امتیازات کو کس طرح ختم کرنے کی تحریک چلائی گئی ہے اور سادات کی خونچگاں تاریخ بتارہی ہے کہ سادات دشمنی میں کون کون سے لوگ شامل ہیں اور کس کس طرح ذات کی عظمت کو مٹانے کی کوشش ہوچکی ہے اور ہوتی رہے گی
پروردگار عالم سادات عظام کو شعور دے تاکہ وہ اپنی ذات کو پہچانیں اور اپنی حقیقت کی طرف لوٹ جائیں

...... ☆ ......

یا مولا کریمؑ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

احترامِ سادات عظام

قارئین محترم! سادات کا احترام واجب ہے اور ان کی نسبی عظمت کو فراموش کرنا ظلم ہے، اکثر سادات دشمن عظمت سادات کی مخالفت میں نت نئے حربے آزماتے رہے ہیں، بعض سادات دشمنوں نے ایک نفسیاتی حربہ استعمال کیا ہے اور کہتے ہیں کہ عظمت سادات کا تصور ہندو دھرم سے لیا گیا ہے جیسے وہاں برہمن کو دیگر اقوام سے افضل تصور کیا جاتا ہے اسی طرح مسلمانوں میں سادات کو نعوذ باللہ برہمن کا مقام دیا گیا ہے

انسانی نفسیات کو سمجھنے والے جانتے ہیں کہ جب بھی انسان کو کسی چیز کے بارے میں برائی سے وابستہ بتایا جاتا ہے تو انسان اس سے اپنی لاتعلقی کا اعلان کر دیتا ہے مثلاً ایک صاحب نے مجھ سے کہا کہ رونے اور گریہ وزاری پر نجات کو منحصر سمجھنا شیعوں میں کہیں عیسائیت سے تو داخل نہیں ہو گیا کہ وہ رونے پر نجات اخروی کو منحصر سمجھتے ہیں

میں نے جواباً عرض کیا کہ حضور جناب موسیٰ کے جو دس احکام ہیں وہ مکمل طور پر اسلام میں موجود ہیں تو کیا ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ جھوٹ نہ بولنے کا حکم یہودیوں کی وجہ سے اسلام میں داخل ہوا ہے اس لئے سچ نہیں بولنا چاہیے، بات صرف اتنی تھی کہ عیسائیت کا نام لے کر وہ مجھ سے یہ کہلانا چاہتے تھے کہ گریہ و بکا سے نجات کا کوئی تعلق نہیں ہے فضائل گریہ و بکا کی جملہ آیات و احادیث کو پس پشت ڈال کر صرف عیسائیت کو بیان کرنا

ان کی بد نیتی پر مبنی تھا، اسی طرح سادات دشمنوں نے احادیث کو فراموش کر کے صرف نفسیاتی دباؤ کے طور پر ہندو دھرم کو پیش کیا ہے ورنہ ایک معمولی سا طالب علم بھی جانتا ہے کہ انفرادیت سادات پر کتنے آیات اور کتنے احادیث وروایات کتب میں موجود ہیں جن کا تذکرہ ہم بھی کریں گے

بعض سادات دشمن الٹرا ماڈرن بن کر انسانوں میں امتیازات نسبی کے خلاف شعلہ بیانیاں کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ سب انسان ایک جیسے ہیں، کسی نسل ونسب کو کسی دوسرے پر کوئی فضیلت نہیں، انسان سب انسان ہیں، کوئی ادنی اور اعلی نہیں، اس پروپیگنڈے میں گھٹیا لوگوں کیلئے بہت کشش (Attraction) ہے اس لئے اس آواز کا ہمنوا بازاری طبقہ ہے، شریف اور عزت دار لوگ ایسی کسی بات کی ہمنوائی نہیں کر سکتے اوراس میں شامل زیادہ تر لوگ مارکس اور کانٹ کے ڈسے ہوئے ہوتے ہیں

اب ہم اس بات پر غور کرتے ہیں کہ کیا واقعی ایک ہی نوع کے سبھی افراد ایک ہی جیسی صفات وخصوصیات کے حامل ہوتے ہیں

ارسطو کا تصور نوع تو اتنا ناقص ہے کہ نوع حیوان میں پرندے چرندے درندے اور آبی مخلوق سب شامل ہیں، رینگنے والے حشروں سے لے کر ڈائنوسار تک سب نوع حیوان سے تعلق رکھتے ہیں مگر ہم اس پر تنقید کر کے اپنا دائرہ بحث نہیں بڑھانا چاہتے کیونکہ مچھلیوں اور پرندوں کی خصوصیات میں تفاوت اور اختلاف واضح ہے اسی طرح ہر قسمی جانوروں کے آپس میں جو خصوصیاتی اختلافات ہیں کھلی کتاب کی طرح ہیں

ہم نوع کا دائرہ محدود کر کے ایک ہی قسم کو نوع قرار دے کر بحث کرنا چاہتے ہیں مثلاً شیروں کی جماعت کے یا کتوں کی جماعت کے گائیوں اور بھینسوں کی جماعت کے افراد پر بحث کر کے دیکھتے ہیں کہ کیا واقعی سبھی بھینسیں اور گائیں ایک جیسی ہیں؟ کیا سبھی کتے

ایک جیسے ہیں؟ کیا سبھی شیر ایک جیسے ہیں؟ کیا سبھی گھوڑے ایک جیسے ہیں؟ میرے خیال میں دنیا کا کوئی احمق انسان بھی نہیں کہے گا کہ ان انواع کے افراد میں نسلی امتیازات نہیں ہیں

ایک بازاری ٹٹو اور آئرش ہارس (گھوڑے) میں فرق نہ کرنے والا شاید خود عقل سے محروم ہوگا، بازاری ٹٹو قسم کا گھوڑا چند سو روپے میں مل جاتا ہے اور آئرش نسل کا گھوڑا کروڑوں ڈالر سے بھی نہیں ملتا، اعلیٰ نسل کے گھوڑوں کے فارم، ان کی قیمتیں، ان کی خصوصیات پر سینکڑوں کتب لکھے گئے ہیں، قدیم عربوں سے لے کر آج کی ترقی یافتہ اقوام تک سبھی اعلیٰ نسل کے قائل ہیں، پھر مادری پدری شجرہ نسب بھی گھوڑے کا دیکھ کر قیمت لگائی جاتی ہے

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں تحفتاً جتنے گھوڑے پیش ہوئے ہیں ان کے شجرہ نسب بھی ساتھ لائے گئے تھے، جناب ابوالفضل العباس علیہ الصلوات والسلام کے ننھیال کا ایک واقعہ ہے کہ ان کے نانا کے بھائی میدان جنگ میں گھوڑے کی زین پر جاں بحق ہوگئے اور انہوں نے نیزہ زمین میں گاڑ کر اس کا سہارا لیا اور وہیں زین پر داعی اجل کو لبیک کہا سات دن تک وہیں کھڑے رہے گھوڑے نے ایک قدم بھی نہ اٹھایا یہ عربی نسل کے گھوڑوں کی خصوصیات میں شامل تھا

ایک ٹٹو قسم کا گھوڑا چڑیا کے پروں کی آواز سن کر بدک جاتا ہے، ایک اعلیٰ نسل کا گھوڑا تلوار اور تیروں کی بارش میں بھی سینہ تان کر گھس جاتا ہے، کیا ان دونوں کی نسل میں کوئی فرق نہیں

اسی طرح کتوں کو دیکھیں ان کی مختلف نسلوں کی مختلف خصوصیات ہیں، ڈیٹکٹر ڈاگ (Detector Dog) اور بازاری کتوں میں واضح فرق نظر آتا ہے، ڈوبرمین، بل ڈاگ،

بل ٹیرئر، یا لیبر یڈار جیسے اعلیٰ نسل کے کتوں کے سامنے ان کتوں کی کیا حیثیت ہے جنہیں کمیٹی والے ڈھونڈ ڈھونڈ کر مارتے ہیں، اسلام نے بھی اعلیٰ نسل کے کتے کے مارے ہوئے شکار کو حلال قرار دیا ہے اور بازاری کتے کے مارے ہوئے شکار کو حرام قرار دیا ہے، ہیں تو دونوں کتے مگر ایک نسل کے کتے کی فضیلت اسلام نے بھی مانی ہے، اسی طرح گائیوں کی مختلف نسلیں ہیں کچھ اعلیٰ ہیں کچھ ادنیٰ ہیں جدید دور میں نسلوں کی اہمیت کو تسلیم کیا گیا ہے، سویڈیش، جرسی، فریزن، ساہیوال وغیرہ کی نسل کی جو گائیں ہیں ان کی قیمت دیسی گایوں کی نسبت بوجہ نسل جدا جدا ہے تو ثابت ہوا کہ ہر گائے ایک جیسی نہیں ہوتی بنی عباس کے ایک خلیفہ کے پاس ایک اعلیٰ نسل کی گائے تھی اس نے آذربائیجان سے لے کر افریقہ تک تلاش کروایا کہ اسی نسل کا کوئی بیل مل جائے تاکہ اس کی نسلی برتری برقرار رہے

خود دیکھیں جو انسانوں کو ایک جیسا بتاتے ہیں وہ خود جانوروں میں خصوصیات نسل کا اعتراف کر رہے ہیں، کوئی مرغے لڑانے والا اعلیٰ نسل کو سامنے رکھ کر شرط کھیلتا ہے وہ بھی جانتا ہے کہ گھٹیا نسل کا مرغا فوری میدان چھوڑ کر بھاگ جائے گا

یہ چند مثالیں جانوروں کی ہیں تاکہ اس طرف شعور کو راستہ ملے اور باقی مثالیں وہ خود ڈھونڈ سکے اسی طرح نباتات میں بھی اعلیٰ نسل کا تصور موجود ہے مثلاً آم کو دیکھ لیں ایک آم دس روپے کلو ہے تو ایک سو روپے کلو، باغ لگانے والے نرسری والوں سے پہلے نسل کی ضمانت لیتے ہیں پھر پودا خریدتے ہیں آخر کیوں؟

اسی طرح خود سوچتے چلے جائیں تو آپ کو اس کی لاکھوں مثالیں ملتی جائیں گی جب پوری دنیا ہر نوع میں ادنیٰ اور اعلیٰ نسل کے تصور کو مانتی ہے تو کیا سبھی تصورات اشرف المخلوقات کہلانے والے پر آ کر باطل ہو جاتے ہیں

انسان کی مختلف نسلوں کی مختلف خصوصیات سے انکار کر دینا کہاں کی عقلمندی ہے اسلام کا

نام لے کر جھوٹ بولنے والے خود تاریخ اسلام میں ہزاروں واقعات دیکھ سکتے ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ نسل کو بہت اہمیت حاصل ہے مثلاً امیر المومنین علیہ الصلوات والسلام نے اپنے برادر بجان برابر جناب عقیل علیہ الصلوات والسلام سے فرمایا تھا کہ میں ایسی مستور سے عقد کرنا چاہتا ہوں جو ایسے خاندان سے تعلق رکھتی ہو جو میدان جنگ کا شیر ہوتا کہ میرا ایک فرزند ایسا بہادر اور اشجع عالم ہو جس کی مثال نہ مل سکے، اس پر جناب عقیل علیہ الصلوات والسلام نے فرمایا کہ نسلی خصوصیات کے لحاظ سے قبیلہ بنی کلاب عرب کا شجاع قبیلہ ثابت ہے پھر عقد ہوا اور توقعات کے عین مطابق جناب ابوالفضل عباس علیہ الصلوات والسلام کا دنیا میں ظہور اجلال ہوا

ثابت ہوا کہ امیر المومنین علیہ الصلوات والسلام بھی نسلی خصوصیات کو اہم سمجھتے تھے، ہارون رشید عباسی نے جب جانشین مقرر کرنا چاہا تو مامون کی بجائے امین کو جانشین نامزد کیا اور کہا کہ امین کی ماں زبیدہ خاتون اعلیٰ نسل سے تعلق رکھتی ہے اور مامون الرشید ایک عام عورت کا بیٹا ہے اس لئے امین نسلی اعتبار سے مامون سے بہتر ہے یعنی قدیم عرب بھی نسلی اہمیت کو سمجھتے تھے

انگریز تو ویسے بھی نسل کا قدردان تھا اور اب بھی ہے پاک و ہند میں جب انگریز حکمران تھا تو کسی گھٹیا نسل کے فرد کو اعلیٰ عہدے پر فائز نہیں کرتا تھا

میرے کہنے کا مقصد صرف یہ ہے کہ انسان میں نسلی مساوات کا پرچار بازاری لوگوں نے کیا ہے اور اسے اسلام کی خصوصیات بنا کر پیش کیا ہے تاکہ ان کے ذلیل نسب چھپ جائیں کبھی تقویٰ کو طرۂ فضیلت قرار دیتے ہیں تو کبھی دولت کو باعث افتخار بتاتے ہیں حالانکہ احترام سادات بوجہ نسل رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے اور اعلیٰ نسل کا احترام شرفا اور صلحا و عقلا کا شیوہ رہا ہے

www.khrooj.com

یا مولا کریمؑ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فضیلت سادات عظام

احادیث کی روشنی میں

سب سے پہلے مناسب یہ ہوگا کہ میں سادات کے فضائل پر کچھ فرامین نقل کروں تاکہ پتہ چلے کہ سادات کی فضیلت شرعی اور دینی ہے احترام سادات پر نصوص موجود ہیں اور فضیلت سادات منصوص ہے

1 ...... ☆انی تارك فیكم الثقلین كتاب الله وعترتی

اس حدیث میں ارشاد ہے کہ امت کو دو گراں قدر چیزیں دی گئی ہیں ایک اللہ کی کتاب اور دوسری عترت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ......عترت سے مراد سادات عظام بھی ہیں

کیونکہ عترت کے معنی رشتہ داری کے ہیں رشتہ داری چاہے اولاد کے حوالے سے ہو یا اجداد کے حوالے سے رشتہ داری ہی ہے، اب کوئی کہہ سکتا ہے کہ اجداد کے حوالے سے عترت کیسے ثابت ہے تو انہیں فرزندان جناب مسلم بن عقیل علیہما الصلوات والسلام کا وہ قول دیکھنا چاہیے جس میں انہوں نے اپنا تعارف کروایا ہے اس میں فرمایا کہ ''ہم تمہارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عترت سے ہیں'' حالانکہ ان کا رشتہ مادری پدری طور پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد سے نہیں ملتا بلکہ جناب عقیل علیہ الصلوات والسلام چچا زاد بھائی تھے اس طرح دادا کے حوالے سے جو رشتہ بنتا ہے وہ بھی دائرہ عترت میں آتا ہے عترت

بھی قرآن کی طرح محترم ہے گویا سادات عظام کا احترام لازم ہوتا ہے

2 ......☆النظر الیٰ ذریتنا عبادة

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میری ذریت کی طرف (محبت بھری) نظر کرنا بھی عبادت ہے ذریت سے مراد سادات عظام ہیں

3 ......☆عیادة بنی هاشم علیہم الصلوات والسلام فریضه وزیارتهم سنة

امام موسیٰ کاظم علیہ الصلوات والسلام نے یہ حدیث بیان فرمائی کہ بنی ہاشم علیہم السلام کی عیادت کرنا فرض ہے اور ان کی زیارت کرنا سنت ہے اسی حدیث کو خلیفہ ثانی نے بھی بیان کیا ہے

4 ...... فرمایا کسی کے احترام میں کھڑا ہونا جائز نہیں ہے، سوائے میری ذریت کے احترام کے، ان کا میری زندگی میں اور میرے بعد احترام کرنا

5 ......فرمایا چار افراد کی شفاعت ہم خود فرمائیں گے

(ا) میری ذریت کا احترام کرنے والے (ب) ان سے محبت کرنے والے

(ج) ان کی ضروریات پوری کرنے والے (د) ان پر خرچ کرنے والے

6 ...... وہی شخص کامل الایمان ہے جو ہمیں اپنی ذات سے اور ہماری ذریت کو اپنی ذریت سے اور ہمارے چاہنے والوں کو اپنے چاہنے والوں سے افضل سمجھے

7 ......☆اکرموا اولادی الصالحون لله و الطالحون لی

فرمان رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے کہ میری اولاد کا احترام واکرام کرو، اگر وہ نیک ہوں تو اللہ جل جلالہ کی وجہ سے احترام کرو، اگر غیر صالح ہوں تو میری وجہ سے احترام کرو

8 ......☆احبوا اولادی صالحهم لله وطالحهم لی

میری اولاد سے محبت کرو صالح اور نیک ہوں تو فی سبیل اللہ محبت کرو، اگر غیر صالح ہوں تو ہمارے رشتے کی پاس خاطر کرتے ہوئے محبت کرو

9 ......☆لا تقبل راس احد ويديه احد الا اريد يديه رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کسی کے ہاتھوں کو اور سر کو احتراماً چومنا جائز نہیں ہاں صرف تقرب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وجہ سے ایسا کرنا جائز ہے

10 ...... امام محمدؐ باقر علیہ الصلوات والسلام نے فرمایا اطاعت صرف ایک امام کی واجب ہوتی ہے اور مودت پوری ذریت کی واجب ہے

11 ...... ☆ثُمَّ أَوْرَثْنَا الْكِتَابَ الَّذِيْنَ
کی تفسیر میں امام صادق علیہ الصلوات والسلام نے فرمایا کہ
قرآن مجید کے وارث سادات عظام ہیں چاہے صالح ہیں یا غیر صالح معصوم وغیر معصوم سبھی سادات وارثان کتاب اللہ ہیں

12 ......حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک دعا ہے جسے اہل تشیع کے ساتھ اہل سنت نے بھی نقل کیا ہے

☆ الهم انهم عترت نبيك فهب مسيئهم لمحتسهم وهبهم لی
اے اللہ جل جلالہ یہ تمہارے نبی کی عترت ہیں ان کے گناہگاروں کو اپنے نیکوں کی وجہ سے بخش دے اور ان دونوں کو میری وجہ سے بخش دے

13 ...... امام محمد باقر علیہ الصلوات والسلام نے اپنے بابائے بزرگوار علیہ الصلوات والسلام سے روایت کی فرمایا کہ احترام سادات اور نجات سادات بوجہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بحث ہوئی کسی نے عرض کیا کہ کیا والدین کی وجہ سے بھی اولاد کو فائدہ پہنچتا ہے تو فرمایا ہاں نیک اجداد کی نیکیوں کی وجہ سے اللہ کی طرف سے اس پر رحمت ہوتی ہے
پھر آیت پڑھی، فرمایا کہ جناب موسیٰ وخضر علیہما السلام نے دو یتیموں کا خزانہ بچانے کیلئے دیوار بنائی تھی یہ حکم اِلٰہی ان کے نیک والدین کی وجہ سے ہوا تھا پھر فرمایا ہم سادات

www.khrooj.com

بھی یتیم ہیں بعد از حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یتیموں کی طرح بے سہارا ہیں

14 ...... ☆ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيماً

اس آیت کی تفسیر میں خود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

☆لا تصلوا علی صلواۃ مبتورۃ اذا صلیتھم علی بل صلوا الیٰ اھل بیتی ولا تقطعو ھم منی فان کل نسب منقطع یوم القیامۃ الا نسبی

اہل بیت کو مجھ سے منقطع نہ کرو کیونکہ ہر نسب روز قیامت باقی نہ رہے گا مگر میرا رشتہ نسب کبھی بھی باطل (منقطع) نہ ہوگا

یعنی فرمایا تم صرف صلی اللہ علیہ وسلم کہنے کی بجائے وآلہ کو شامل کرو جو طریقہ صلواۃ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وہ یہ ہے کہ

☆اللھم صل علیٰ محمدؐ وآل محمدؐ یعنی آل محمدؐ شامل صلوات ورحمت ہیں

کتاب والسائل الشیعہ تفسیر نعمانی میں ہے کہ آل محمدؐ علیہم الصلوات والسلام سے مراد سادات عظام ہیں چاہے نیک ہیں یا گنہگار...... آیت خمس کے ضمن میں امیر المومنین علیہ الصلوات والسلام کا فرمان ہے کہ خمس کے چھ حصے ہیں (1) اللہ کا حصہ (2) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حصہ (3) ذوالقربیٰ کا حصہ...... یہ تینوں حصے ہر دور کے امام زمانہ علیہ الصلوات والسلام حاصل کرتے ہیں بقیہ تین حصے آل محمد علیہم الصلوات والسلام میں سے یتیموں، مساکین اور مسافروں کیلئے ہیں

اسی وسائل الشیعہ میں دوسری روایت میں ہے کہ خمس کا نصف حصہ آل محمدؐ علیہم الصلوات والسلام کے یتیموں، مساکین اور مسافروں کا ہے کیونکہ ان پر زکواۃ وصدقہ حرام ہے

ثابت ہوا کہ جن پر صدقہ وزکواۃ حرام ہے وہ آل محمدؐ علیہم الصلوات والسلام ہیں اور جو آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں ان پر دورانِ نماز صلواۃ بھیجنا واجب ہے سید چاہے گنہگار ہی کیونکہ نہ ہوں اس پر صدقہ وزکواۃ حرام ہے اور نماز میں صلوات واجب ہے

شیخ صدوق کتاب معانی الاخبار میں عبداللہ بن میسرہ سے روایت کرتے ہیں کہ اس نے امام صادق علیہ الصلوات والسلام سے دریافت کیا کہ

☆اللھم صل علی محمدؐ واھل بیتہ کے بارے میں ارشاد فرمائیں کہ آل محمد علیہم الصلوات والسلام کون ہیں انہوں نے فرمایا کہ آل محمد علیہم الصلوات والسلام وہ ہیں جن سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نکاح حرام ہے یعنی قیامت تک آنے والی سادات کی بیٹیاں دختران رسول صلواۃ اللہ علیہم ہیں اوران سے نکاح حرام ہے

کتاب سعادت الدارین صلوات علیٰ سید الکونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ہے کہ جو مجھ پر صلوات بھیجے اورمیری آل کوشامل صلوات نہ کرے اس نے مجھ پر جفا کی ہے

کتاب انوار زہرا صلوات اللہ علیہا میں عمار السیوفی العنصری سے ایک روایت ہے کہ آل محمدؐ علیہم الصلوات والسلام سے مراد اولاد امیرالمومنین علیہ الصلوات والسلام اوراولاد جناب عقیل علیہ الصلوات والسلام اور اولاد جناب جعفر طیار علیہ الصلوات والسلام ہے

امام شافعی سے کسی نے آل محمدؐ علیہم الصلوات والسلام کی فضیلت پوچھی تو شعر پڑھا ☆

کفاکم فی عظیم القدر انکم ......من لم یصل علیکم لا صلواۃ له

اے آل محمدؐ علیہم الصلوات والسلام آپ کی فضیلت کیلئے یہی کافی ہے کہ جوشخص آپ پرصلوات نہیں پڑھتا اس کی نماز ہی نہیں ہے۔ ان سے سوال ہوا کہ آل محمدؐ علیہم الصلوات والسلام سے مراد کون ہیں تو فرمایا آل محمدؐ علیہم الصلوات والسلام وہ ہیں کہ جن پر صدقہ وزکواۃ حرام ہے یعنی جملہ سادات آل محمدؐ علیہم الصلوات والسلام ہیں

سید مرتضیٰ علیہ الرحمہ سے کسی نے پوچھا کہ جناب سید ابوعلی کے بارے میں کیا عقیدہ رکھنا چاہیے کیونکہ انہوں نے ظاہراً اعلان امامت بھی فرمایا تھا اورعباسیوں کے خلاف علم جہاد بھی اٹھایا تھا (یعنی گناہگار تھے) تواس کے جواب میں سید مرحوم نے فرمایا جب تم اللھم

صل علی محمدؐ وآل محمدؐ کہتے ہو تو وہ بھی تمہاری صلواۃ میں شامل ہوتے ہیں (کتاب عمدۃ المطالب)

سید حسن ابطحی نے دو سو کتب کی تحقیق کے بعد لکھا ہے کہ آل محمدؐ علیہم الصلوات والسلام سے مراد تا قیامت نسل سادات ہے، یہی وجہ ہے کہ آج تک کسی بڑے سے بڑے عالم نے بھی خمس کو کسی سید کے اعمال سے مشروط نہیں کیا بلکہ ہر نیک وگناہگار سید خمس میں برابر کا حقدار ہے بلکہ آئمہ اطہار علیہم الصلوات والسلام کے دور میں اگر کسی نے سادات کے اعمال غیر صالح کو دیکھ کر خمس نہیں دیا تو انہوں نے سرزنش فرمائی ہے مثلاً آقائی امام حسن عسکری علیہ الصلوات والسلام کے نائب خراسان احمد بن اسحاق کا ایک واقعہ ہے کہ انہوں نے سید ابوالحسن حسین کو شراب خوری میں ملوث پایا اور ان کا حق خمس روک لیا، اور جب سید ابوالحسن ان کے در پر آئے تو انہیں ملنا تک پسند نہ کیا اور کہا کہ میں مالِ سادات کو شراب نوشی پر خرچ نہیں کروانا چاہتا

جب احمد بن اسحٰق اشعری سامرہ گئے اور اذن بازیابی طلب کیا تو امام علیہ الصلوات والسلام نے اجازتِ زیارت نہ دی، کافی التجا اور گریہ زاری کے بعد وجہ دریافت کی تو فرمایا کہ تو نے ایک سید کو ملنا پسند نہیں کیا ہم تمہیں دیکھنا پسند نہیں کرتے، انہوں نے معذرت کی اور واپسی پر سید ابوالحسن سے معافی مانگی تب جا کر امام علیہ الصلوات والسلام سے معافی ملی

(ملاحظہ فرمائیں سفینۃ البحار جلد دوم صفحہ 254 مطبوعہ نجف اشرف)

یعنی خمس کیلئے شرط اعمال صالح نہیں ہے کیونکہ سادات چاہے گنہگار ہی کیوں نہ ہوں آل محمدؐ علیہم الصلوات والسلام ہی سے ہیں قرآن کریم کی آیت ہے

☆وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَى

اے میرے حبیب تمہیں اتنا دیا جائے گا کہ آپ راضی ہو جائیں گے

جب اس آیت کی تفسیر ابن عباس سے پوچھی گئی تو انہوں نے کہا کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رضا اس کے سوا کیا ہو گی کہ ان کی پوری ذریت کے گناہوں سے درگزر کیا جائے

www.khrooj.com

یا مولا کریمؑ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عقد سادانی کا تقدس

قارئین محترم! آپ نے دیکھا کہ سادات کے خلاف سادات دشمن ہمیشہ سے مختلف حربے آزما رہے ہیں، وہ سادات جو آل رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں جن کا احترام واجب ہے ان کے خلاف کبھی منطق کو بطور ہتھیار استعمال کیا جاتا ہے تو کبھی نفسیات کو، کبھی سائنس کو تو کبھی تاریخ کو، ان کا مقصد اصلاح انسانیت نہیں امتیازات سادات کو ختم کرنا ہے جو مشن سقیفہ بنی سعد میں آغاز پذیر ہوا تھا اسے مکمل کرنا ہے

میں نے سادات کے فضائل بہت اختصار سے لکھے ہیں کیونکہ اس موضوع پر بہت سی کتب لکھی جا چکی ہیں، اس دور میں بھی وہی سادات دشمنی نئے انداز سے سامنے آ رہی ہے اور کم علم نوجوان ان کے دام فریب میں پھنستے چلے جاتے ہیں مقولہ ہے کہ ''نادان دوست سے دانا دشمن بہتر ہوتا ہے''

یہاں جو دوست ہیں وہ بدقسمتی سے نادان ہیں اور جو دشمن ہیں وہ بہت شاطر ہیں اس لئے سادہ لوح سادات کو بھی وہ اپنے مشن کو چلانے کیلئے آلہ کار بنا لیتے ہیں اور بھولے بھالے سادات اسلام اور دین کا لیبل دیکھ کر دھوکہ کھا جاتے ہیں

اس پروگرام کا پہلہ حصہ یہ تھا کہ سادات کے گھروں کو غیر سادانیوں سے بھر دو جب پورا گھر غیر سادات سے بھر جائے تو پھر ان سے مذموم ارادوں کی تکمیل آسان ہو

جائے گی اس لئے سادات کو اپنی بیٹیاں سونپ دی گئیں، جب ان کے گھروں میں غیر سادات حکومت قائم ہوگئی تو پھر خود رشتوں کے طلبگار بن گئے اس کے باوجود سادات اس کام پر راضی نہیں ہوتے تو پھر انہیں قائل کرنے کیلئے کئی طریقے اپنائے جاتے ہیں مثلاً

ا......غلط فتوے دکھا کر قائل کیا جاتا ہے کہ سید اور امتی میں کوئی فرق نہیں

ب ...... عقلی دلائل دے کر مائل کیا جاتا ہے کہ سارے انسان ایک جیسے ہیں

ج ...... جو الٹرا ماڈرن سوسائٹی میں پہنچ جاتے ہیں انہیں مغربی طرز فکر انجیکٹ کیا جاتا ہے سائنسی دلائل دیئے جاتے ہیں

د...... جو تھوڑا بہت پڑھ لکھ لیتے ہیں انہیں دور امیہ اور بنی عباس کے دور کے لکھوائے گئے کتب انساب دکھائے جاتے ہیں کہ تمہارے اجداد بھی نعوذ باللہ یہ کام کر چکے ہیں بعض کو انگریز کی ترقی کا راز یہی بتایا جاتا ہے کہ اس میں غیرت نہیں لہٰذا تم کیوں غیرت کرتے ہو، غیرت کرو گے تو دنیا کی دوڑ میں پیچھے رہ جاؤ گے تم غریب سید ہو بڑے دولت مندوں سے رشتے داری ہوگی تو تمہاری عزت بڑھے گی وغیرہ وغیرہ

اب پہلے ہم ان کے ان شیطانی حربوں کا تفصیل سے جائزہ لیتے ہیں

جسمانی مناسبت

1 ......سب سے پہلے جو بات کی جاتی ہے وہ یہ کہ جسمانی لحاظ سے امتی اور سید میں کوئی فرق نہیں ہے

2 ...... کہتے ہیں کہ اگر امتی کا پیٹ پھاڑ کر دیکھو تو اس میں بھی وہی کچھ ہوگا جو سید کا ہوگا

3 ......سادانی کو سرخاب کے پر نہیں لگے ہوئے کہ امتی کے عقد میں نہیں آسکتی

باقی دلائل بھی ایسے ہی ہیں

پہلا جواب تو یہ ہے کہ چند رشتے ایسے بھی ہیں جنہیں عقلی دلائل کے بغیر ہم حرام سمجھتے ہیں

کیا بہن بھائی میں جسمانی مناسبت نہیں ہوتی

ماں کا پیٹ چاک کر کے دیکھو جو اس میں ہوگا وہی بیٹے کے پیٹ میں ہوگا تو کیا ماں اور بیٹے کا عقد جائز ہے، اگر جسمانی مناسبت یا اعضاء کی ہم آہنگی ہی کافی ہے تو پھر قران کریم نے جتنے رشتے حرام قرار دیے ہیں وہ سب جائز ہو جاتے ہیں، اس جدید دور میں تو تجرباتی طور پر عورتوں سے گوریلاز سے ہم بستری کر کے بچے پیدا کئے گئے ہیں اور ایسا ایک بچہ مشہور ٹی وی پروگرام ''یوآسکڈ فار اٹ'' (You asked for it) میں دکھایا بھی گیا تھا تو پھر گوریلاز سے عورتوں کی شادی جائز ہو جائے گی کیونکہ وہاں ان میں مکمل ہم آہنگی اور جسمانی مناسبت موجود ہے ان دلائل کے بعد کوئی شریف بیٹی کا باپ ایسا بھی ہے جو صرف جسمانی ہم آہنگی کو کافی سمجھے، ثابت ہوا کہ جسمانی مناسبت اور ہم آہنگی ہی کافی نہیں بہت سی اور شرائط بھی ہیں اگر انسان دائرہ مذہب میں ہے چاہے وہ کوئی بھی مذہب ہو تو وہاں چند رشتے ضرور حرام ہوں گے حتیٰ کہ مجوس میں بھی چند رشتے حرام ہیں، ہندو دھرم میں تو رشتوں کا احترام اس حد تک ہے کہ جو لڑکی کسی لڑکے کو راکھی باندھ لے تو وہ اس کی بہن بن جاتی ہے اور مذہباً وہ اس پر حرام ہو جاتی ہے، بعض لوگ گھٹیا زبان استعمال کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ سادانی کو سرخاب کے پر تو نہیں لگے ہوئے، جواباً عرض کروں گا کہ ان کی ماں ان کی بہن وغیرہ کو بھی سرخاب کے پر نہیں لگے ہوئے جو ان سے عقد نہیں کرتے

اگر برابری ہی کافی ہے تو بہن اور بھائی میں جتنی برابری اور یکسانیت ہوتی ہے کسی غیر عورت میں نہیں ہوتی مگر پھر بھی وہ غیر کو دے کر دوسری لڑکی لی جاتی ہے آخر کیا وجہ ہے

وجہ ظاہر ہے کہ یکسانیت اور برابری یا جسمانی مناسبت کا موجود ہونا کافی نہیں ہے
دیگر بہت سی شرائط ہیں ہمیں اس موضوع پر گفتگو کرتے ہوئے شرم آتی ہے کیا کریں
مجبوری ہے ان سادات دشمنوں کے دلائل کے جواب دینے کی بجائے دوسرے طریقے
سے خاموش کرنا زیادہ بہتر تھا

......☆......

www.khrooj.com

یا مولا کریمؑ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سادات کی امتیازی تعظیم

اور اس پر فقہی دلائل

بعض نام نہاد پڑھے لکھے کہتے ہیں کہ یہ ایک فقہی مسئلہ ہے (حالانکہ یہ سراسر اعتقادی مسئلہ ہے) اور فقہی رُو سے مومن مومن کا کفو ہے، باقی امتیازات سب باطل ہیں، شرط ایمان ہے جس میں بھی موجود ہو اس سے عقد جائز ہے

حالانکہ وہی نام نہاد پڑھے لکھے حضرات کہتے ہیں کہ جو بات اعتقاد میں داخل ہو واجب التقلید نہیں ہوتی اور یہ مسئلہ اعتقادی مسئلہ ہے نہ کہ فقہی مسئلہ ہے اس لئے پہلے ہم علماء کرام کے اعتقادات کے چند حوالے سپرد قلم کرتے ہیں تا کہ یہ سمجھ لیا جائے کہ یہ خالصتاً اعتقادی مسئلہ ہے

1 ...... جناب شیخ صدوق رحمۃ اللہ علیہ اعتقادیہ میں لکھتے ہیں

''سادات کے بارے میں ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ ان کے سبھی افراد تا قیامت آل پیغمبر انام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں شامل ہیں ان سے محبت واجب ہے ان کا احترام کرنا واجب ہے کیونکہ یہ اجر رسالت ہے''

یعنی شیخ صدوق نے احترام سادات کو اعتقادیہ میں لکھ کر ثابت کیا ہے کہ یہ فقہی مسئلہ نہیں

www.khrooj.com

اعتقادی مسئلہ ہے

2......مقدس اردبیلی علیہ رحمۃ ایک حدیث لکھتے ہیں

☆تقدیم اولاد الرسول فی المشی والجلوس

فرمایا اولاد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو راہ چلنے میں بھی مقدم رکھو اور بیٹھنے میں بھی مقدم رکھو یعنی ان پر عام مومن کے احکام لاگو نہیں ہوتے بلکہ احترام سادات اعتقادی مسئلہ ہے

3......صاحب انوار زہرا صلوات اللہ علیہا لکھتے ہیں کہ

ہمارے مسلک کے اکثر علماء قائل ہیں کہ اگر استاد غیر سید ہو اور شاگرد سید تو استاد کو شاگرد کے آگے نہیں چلنا چاہیے

4......شیخ مفید علیہ الرحمۃ جن کا ایک خواب ہم نقل کر چکے ہیں ان کا حکم ہے کہ اگر سید موجود ہو تو کسی غیر سید کو نماز جنازہ پڑھانے کا کوئی حق نہیں ہے

5......شہید ثانی علیہ رحمۃ فرماتے ہیں

نماز جماعت میں سید پر غیر سید کو ترجیح دینا جائز نہیں ہے

6......اہل سنت کے مشہور ترین مفسر قرآن جناب فخر الدین رازی فرماتے ہیں کسی بھی غیر سید کا سید سے بلند مقام پر بیٹھنا جائز نہیں ہے

7......سید حسن ابطحی فرماتے ہیں

جس طرح پہلی صدی ہجری میں سادانیوں کا غیر سادات سے عقد آل محمد علیہم الصلوات والسلام کے حق میں توہین وتحقیر تھا اسی طرح قیامت تک سادانیوں سے غیر سادات کا عقد باعث توہین وتحقیر حق محمد وآل محمد علیہم الصلوات والسلام ہے (انوار زہرا صلوات اللہ علیہا)

8......ابن جنید اسکافی علیہ رحمۃ کا فتویٰ ہے کہ غیر سید کا کسی سادانی سے عقد کرنا حرام ہے ...... (حاشیہ شرح لمعہ، کتاب النکاح، اصول الاعتقاد علامہ سید باقر عراقی)

www.khrooj.com

9......سید حسن ابطحی فرماتے ہیں

تمام اہل بیت کا مثل آیاتِ قرآن احترام واجب ہے، قرآن میں اچھے اور برے الفاظ موجود ہیں، انبیاء علیہم السلام کے ساتھ شیطان اور دیگر کفار کے نام بھی موجود ہیں آیات ناسخ ومنسوخ بھی موجود ہیں مگر جملہ الفاظ قرآن اور آیات کلام الٰہی واجب الاحترام ہیں اسی طرح سادات میں سے ہر صالح وغیر صالح کا احترام واجب ہے (انوار زہرا صلوات اللہ علیہا ص 71 تا 73 مطبوعہ ایران)

یہ چند حوالے صرف اسی لئے تحریر کئے گئے ہیں تاکہ ثابت ہو جائے کہ یہ مسئلہ احترام اعتقادی مسئلہ ہے اس میں فقہی احکام کو مدخلیت نہیں ہے، جب اس معاملے میں فقہ کی مدخلیت ہی نہیں ہے تو اس پر فقہی استدلال کرنا اور فقہی نکتہ نظر سے دیکھنا جائز ہی نہیں ہے، یہ خالصتاً اعتقادی مسئلہ ہے جسے کثیر تعداد میں احادیث وفرامین آئمہ اطہار علیہم الصلوات والسلام کی تائید حاصل ہے اور اس موضوع پر اس تواتر سے احادیث موجود ہیں کہ اہل سنت کے علماء کرام سے لے کر اہل تشیع کے علماء تک کسی کو اختلاف نہیں ہاں صرف سادات دشمن گروہ اس احترام وامتیاز کو مٹانے کیلئے ہر طریقہ استعمال کرتا ہے

حالانکہ جملہ مسالک کے علماء جانتے ہیں کہ تفضیل مفضول علیٰ الفاضل عقلاً ونقلاً حرام ہے کسی ادنیٰ کو اعلیٰ کا حاکم بنا دینا عقل کے حساب سے بھی حرام ہے اور قرآن کا فیصلہ

☆الرِّجَالُ قَوَّامُونَ عَلَى النِّسَاء............ کہ مرد اپنی عورتوں کے حاکم ہیں

اور ایک فاضل مستور کا محکوم مفضول سے عقد کرنا عقلاً بھی حرام ہے یہ تو صرف سادات دشمنوں کی کارستانی ہے کہ جنہوں نے اس مسئلے کو فقہی مسئلہ قرار دے کر احکام خمس میں بھی غیر سید کی سادانی سے اولاد کے بارے میں مسائل تحریر کر دیئے ہیں حالانکہ انہی حضرات کی فقہی بے نیازیاں دیکھیں تو حیران ہو جائیں کہ ایک طرف یہ کہتے ہیں کہ مومن مومن کا

کفو ہے یعنی ایمان شرط ہے اگر یہ دونوں میں موجود ہوتو عقد جائز ہے پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ اصول قرآنی نقطہ نظر سے غلط ہے مثلاً انبیاء علیہم السلام جیسے صاحبان ایمان کے عقد میں غیر مومنہ عورتیں رہی ہیں جیسا کہ جناب نوح علیہ السلام اور جناب لوط علیہ السلام کا تذکرہ ہے اس طرح فرعون کی بیوی کا تذکرہ بھی موجود ہے لہٰذا یہ کلیہ غلط ہے پھر دائرۂ اسلام میں بھی اس کے ثبوت موجود ہیں مثلاً جعدہ بنت اشعث اور ام الفضل وغیرہ جیسی اور بھی ہستیاں ہیں جو آئمہ اطہار علیہم الصلوات والسلام کی زوجیت میں رہی ہیں ثابت ہوا کہ یہ کلیہ غلط ہے کہ عورت اور مرد میں ایمان کی شرط موجود ہوتو عقد جائز ہے

اس تصویر کا دوسرا رخ یہ ہے کہ اکثر مسائل فقہ میں دیکھیں تو پتہ چلتا ہے کہ بعض صورتیں ایسی بھی ہیں کہ مرد اور عورت دونوں میں ایمان بھی موجود ہوتا ہے مگر فقہی احکام کے رو سے عقد بھی حرام ہوتا ہے مثلاً

1 ...... بہن بھائی اگرچہ دونوں صاحب ایمان ہوں مگر عقد حرام ہے اسی طرح دوسرے محترم رشتوں کے بارے میں خود سوچتے جائیں

2 ...... اگر مرد کسی شادی شدہ عورت سے ہم بستری کر لے تو وہ عورت اس پر دائمی حرام ہے اگرچہ دونوں صاحب ایمان ہی کیوں نہ ہوں

3 ...... اگر مرد نے کسی لڑکے سے کسی بھی عمر میں بدفعلی کی ہوتو اس لڑکے کی بہن اس مرد پر دائماً حرام ہے یہاں بھی ایمان کی شرط نہیں

4 ...... اگر دومیاں بیوی برسوں ساتھ رہیں اور پھر ان کا بچہ اپنی نانی کا دودھ پی لے تو مرد پر اپنی بیوی حرام ہے یہاں بھی ایمان کی موجودگی نفع بخش نہیں

5 ...... ایک مرد کے عقد میں ایک بہن موجود ہوتو اس کی دوسری بہن سے عقد حرام ہے آخر کیوں؟

ایسے سینکڑوں مسئلے فقہی کتب میں موجود ہیں جن سے کوئی شخص انکار نہیں کرسکتا کہ جو جسمانی مناسبت کے باوجود حرام ہیں، جو دین و مذہب کی یگانگت کے باوجود حرام ہیں جو ہمہ پہلو مساوات وتساوی فی الکل کے باوجود حرام ہیں تو ہمارے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ یہ مسئلہ فقہی ہے ہی نہیں اور اس مسئلہ میں جس فقہی دلیل کا سہارا لیا جاتا ہے وہ دلیل ہی باطل اور ناقص ہے اور اس کے علاوہ اگر کوئی کہتا ہے کہ فقہ ایک آفاقی قانون ہے جس میں سادات کیلئے بوجہ نسل وخاندانیت کوئی علیحدہ خانہ موجود ہی نہیں ہے یا علیحدہ احکام نہیں ہیں جس طرح ایک عام امتی فقہ کے ماتحت ہوتا ہے اسی طرح ایک سید بھی احکام فقہ کے ماتحت ہوتا ہے لہذا جب فقہ نے امتیازات نہیں دیئے تو ہم کیوں دیں جب امتیازات ہی باقی نہ رہیں گے تو عقد کیسے حرام ہوگا؟

اس کا جواب خود فقہ میں موجود ہے اور احادیث شارع علیہ الصلوات والسلام سے بھی ثابت ہے اگر ہر مومن اور کلمہ گو ایک جیسا ہے تو پھر خمس اور زکواۃ کے مسائل میں سادات کے ساتھ فقہ میں امتیازی سلوک کیوں برتا گیا ہے کیونکہ یہ امتی چاہے مرجع الناس ہی کیوں نہ ہو اس پر خمس سہم سادات کا استعمال حرام ہے یہ خالصتاً سادات کا حق ہے اور سید چاہے جتنا گناہگار ہی کیوں نہ ہو اس پر صدقہ وزکواۃ حرام ہے

جملہ کتب فقہ دیکھیں تو سادات کے امتیازات واضح نظر آئیں گے

احکام خمس وزکواۃ پڑھ کر دیکھ لیں سادات پر صدقات وزکواۃ کو حرام کر کے شارع علیہ الصلوات والسلام نے اپنی اولاد کو بتا دیا ہے کہ تم غیر سادات جیسے نہیں ہو تم میرا خون ہو پھر اپنے فرمان میں صدقہ وزکواۃ کے حرام ہونے کی وجہ بیان فرمائی ہے حدیث ہے

☆ ان صدقة الله علینا محرمة لا نها اوساخ ایدی الناس

فرمایا ہم سادات پر صدقہ وغیرہ حرام ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ عام لوگوں کے ہاتھوں کی

میل ہے

یہ حدیث متعدد مرتبہ ارشاد ہوئی ہے کبھی پاک حسنین علیہ الصلوات والسلام سے فرمایا گیا ہے تو کبھی دیگر اولاد سے، خاندان پاک کی مستورات نے یہی حدیث بازار کوفہ میں اس وقت بیان فرمائی جب اہل کوفہ نے سادات کے بھوکے پیاسے بچوں پر صدقے کی کھجوریں گرائیں جب جناب عبداللہ بن جعفر طیار علیہا الصلوات والسلام اپنے والد علیہ الصلوات والسلام کے ساتھ حبشہ سے واپس ہوئے تو ان کا بچپن تھا اس وقت فتح خیبر کا جشن بپا تھا تو کسی نے صدقے کی کھجوریں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پیش کیں تو ایک دانہ کھجور جناب عبداللہ بن جعفر علیہا السلام نے اٹھالیا کھانے کا ارادہ کیا تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہی فرمان دیا کہ ہم پر صدقہ وغیرہ حرام ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ لوگوں کے ہاتھوں کی میل ہے

ثابت ہوا کہ عام لوگ تو ہاتھوں کی میل کھا سکتے ہیں کیونکہ یہ کم مرتبہ چیز کھانے والے بھی کم مرتبہ ہیں مگر کسی اعلیٰ کیلئے ان کے مرتبہ کی مناسبت سے کم مرتبہ چیز کھانا حرام ہے ثابت ہوا کہ اسلام نے سادات کے امتیازات کو تسلیم کیا ہے جسے کسی بھی فقہ نے رد نہیں کیا، اولاد بھی صدقہ جاریہ کا مقام رکھتی ہے تو غیر سید کی اولاد سادانی کو دینا حرام ہے تو عقد کیسے جائز ہے

اسی لئے آغا محمد باقر الصدر نے مقدمہ اصول فقہ میں ابن جنید اسکافی معاصر کلینی علیہ الرحمۃ کا فتویٰ نقل کیا ہے کہ ''کسی سادانی سے غیر سید کا عقد حرام ہے'' اور اس کی تائید یہ حدیث بھی کرتی ہے کہ ہر نسبت قیامت کے دن قطع ہو جائے گا مگر میرا نسب باقی رہے گا اسی کی تفسیر میں صاحب انوار زہرا صلوات اللہ علیہا نے فرمایا ہے

صدرِ اول (سلسلۂ نسلِ اول) میں جس طرح نبی زادیاں نبی کی بیٹیاں تھیں اسی طرح سادات کی بیٹیاں قیامت تک نبی زادیاں ہیں، یعنی جس طرح کسی امتی کا روزِ اول

سادات سے عقد حرام تھا اسی طرح تا قیامت حرام ہے

مامون رشید عباسی نے جو سوالات امام علی رضا علیہ الصلوات والسلام سے کئے تھے ان میں سے ایک یہ بھی تھا کہ ہمارے اور آپ کے مابین فرق کیا ہے؟ تو امام علیہ الصلوات والسلام نے سادہ سا جواب عطا فرمایا کہ اگر آج حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائیں اور تم سے بیٹی کی خواستگاری کریں تو جائز ہے؟

اس نے کہا جائز ہی نہیں ہمارے لئے باعث افتخار بھی ہے، فرمایا کیا وہ ہم سے بھی خواستگاری کر سکتے ہیں؟ مامون نے کہا ناممکن ہے کیونکہ آپ ان کی اولاد ہیں اور اولاد سے نکاح حرام ہے، فرمایا تمہارے اور ہمارے مابین یہی فرق ہے

امام صادق علیہ الصلوات والسلام نے بھی یہی فرمایا تھا کہ جن سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نکاح حرام ہے وہ آل محمد علیہم الصلوات والسلام ہیں، وہ خمس کے مالک ہیں، ان پر صدقہ وزکواۃ حرام ہے، ان پر دورانِ نماز صلوات نہ پڑھنے والے کی نماز ہی باطل ہے

اب بھی کوئی شخص کہتا ہے کہ یہ فقہی مسئلہ ہے تو یہ اس کی غلط فہمی ہے یہ مسئلہ ہے ہی اعتقادی اور اعتقادی مسئلے میں تقلید واجب نہیں ہے اس لئے کسی بھی (مجتہد) کا فتویٰ ماننے کا کوئی بھی پابند نہیں ہے بالخصوص جن مسائل پر معصومین علیہم الصلوات والسلام کے فرامین واضح اور متواتر ہوں

فتاویٰ علماء کی حیثیت

جن علماء نے ''لایجوز ذالك'' کہا ہے انہیں اشتباہ ہوا ہے انہوں نے سادات اور غیر سادات کو لفظ مومن کے ماتحت سمجھ کر باقی امتیازات کو نہیں دیکھا اور فتویٰ دیا ہے پھر اس معاملہ میں خود علماء میں اختلاف ہے کثیر تعداد میں علماء اس کے خلاف ہیں اور جنہوں نے جائز قرار دیا ہے ان کی تحقیق نامکمل ہے پھر اس کے جواز میں کسی امام معصوم کا قول موجود

نہیں کہ جس میں فرمایا گیا ہو کہ یہ عقد جائز ہے
ان علماء کی تحقیق اس حد تک نامکمل ہے کہ ان کو یہ بھی معلوم نہیں کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چار بیٹیاں ہیں یا صرف ایک دختر پاک ہے جو یقیناً ایک ہے اور وہی با فرمان حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہی کا حصہ ہیں، جس نے انہیں ناراض کیا اس نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ناراض کیا اور جس نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ناراض کیا اس نے اللہ کو غضبناک کیا، جس کے احترام میں حضور ہمیشہ کھڑے ہو جاتے تھے کہ جب بھی پاک معصومہ صلواۃ اللہ علیہا تشریف لاتیں اپنی جگہ بٹھاتے تھے، حدیث کساء میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اسی معظّمہ صلواۃ اللہ علیہا کو مرکز تعارف بنایا اور یہی جنت کے سرداروں کی مادر گرامی اور ساقی کوثر کی زوجہ محترمہ وخاتونِ روزِ قیامت ہیں، یہی واحد معصومہ صلواۃ اللہ علیہا آیت مباہلہ اور آیت تطہیر وآیت اجر رسالت کی مصداق ہے جس کی سچائی اور پاکیزگی کی اللہ گواہی دے یہی واحد دختر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاک بی بی سیدۃ النساء العالمین صلواۃ اللہ علیہا ہیں
اس مسئلہ پر بہت سے جید محقق تحقیق کر چکے ہیں اور بہت سی کتب مکمل دلائل کے ساتھ شائع ہو چکی ہیں جس سے یہ واضح ہو چکا ہے کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صرف اور صرف یہی پاک سیدہ صلواۃ اللہ علیہا ہی واحد دختر ہیں، اگر کوئی اور بیٹیاں ہوتیں تو ان کے بھی مراتب اسی طرح ہوتے اور اس حقیقت سے بھی کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ کوئی بھی عالم معصوم نہیں ہے انہوں نے انساب کے کتب دیکھے اور اس میں جو مواد بنی عباس اور بنی امیہ وغیرہ نے شامل کروایا اس کی مصلحتوں اور مقاصد کو نہ سمجھتے ہوئے اس کو بالکل درست مان لیا ہے اور اس پر فتوے دیئے ہیں کہ فلاں کا عقد ہوا ہے فلاں کا ہوا ہے وغیرہ وغیرہ
اس غلط مواد کی بنیاد پر دیا جانے والا فتویٰ گمراہی پر مبنی ہے اور سادات دشمنی پر مبنی ہے اس لئے نا قابل عمل اور نا قابل اعتنا ہے کیونکہ فرامین معصوم اس کے خلاف ہیں

www.khrooj.com

یا مولا کریمؑ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عقد سادات کی انفرادیت کے استدلال

پہلا استدلال

مناسب رہے گا کہ میں چند استدلال پیش کرتا چلوں تاکہ معلوم ہو سکے کہ قرآن کریم میں سیدزادی کے عقد کا غیر سید پر حرام ہونا وارد ہے، یعنی دین اسلام میں نسبتوں کے احترام کو اہمیت دی گئی ہے اور اسے عین تقویٰ قرار دیا گیا ہے یعنی اللہ جل جلالہ اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آئمہ اطہار علیہم الصلوات والسلام سے منسوب بات کا احترام واجب قرار دیا گیا ہے مثلاً ارشاد قدرت ہے

☆یَا أَیُّهَا الَّذِیْنَ آمَنُواْ لاَ تُحِلُّواْ شَعَآئِرَ اللّهِ وَلاَ الشَّهْرَ الْحَرَامَ وَلاَ الْهَدْیَ وَلاَ الْقَلآئِدَ ......

اے ایمان والو تم پر شعائر اللہ کی بے حرمتی جائز نہیں اور نہ ہی محترم مہینوں کی اور نہ قربانی کے جانوروں کی بے حرمتی جائز ہے بلکہ ان جانوروں کے گلے میں جو پٹے ہوتے ہیں ان کا احترام بھی واجب ہے

اللہ تعالیٰ نے نسبت کے احترام کو اتنی دور تک بھی واجب قرار دیا ہے کہ جو جانور اللہ سے منسوب ہو جائیں ان کے پٹوں اور رسیوں کا بھی احترام واجب قرار دیا ہے کیونکہ

www.khrooj.com

انہیں ایک اعلیٰ ذات سے نسبت ہے، جب جانور اور ان کے پٹوں کی عزت واحترام کرنا واجب ہے تو کیا جن کا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خون کا رشتہ ہے ان کا احترام واجب نہیں ہے؟ کیونکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سادات کی عزت کو نسبت دی ہے کہ نیکوں کا احترام اللہ کی نسبت سے کرو اور گنہگاروں کا احترام میری نسبت سے کرو

قربانی کے جانوروں میں تو صرف ایک نسبت موجود ہے، سادات عظام میں تین نسبتیں موجود ہیں، ایک اللہ سے نسبت ہے، دوسری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نسبت ہے، تیسری اہم ترین نسبت وہ خون کا رشتہ ہے جو سادات کا اجداد طاہرین سے جڑا ہوا ہے تاریخ وحدیث کے کتب کا معمولی سا طالب علم بھی جانتا ہے کہ بنی امیہ اور بنی عباس کے خلفاء بغض وعداوت کے پیش نظر سادات کے فضائل ومناقب سے انکار کرتے تھے اور آئمہ ہدیٰ علیہم الصلوات والسلام انہیں عقلی وعلمی وقرآنی دلائل سے شکست دیتے تھے اور سادات کے فضائل کے منکرین کو مستحق لعنت قرار دیتے تھے اور انہیں خارج از اسلام قرار دیتے تھے یہ ایک ایسی حقیقت تھی کہ جس سے انکار کسی بڑے سے بڑے دشمن سادات نے بھی نہیں کیا

یزید ملعون جیسا دشمن کون ہوسکتا ہے مگر اس کا واقعہ جو جملہ کتب مقاتل میں لکھا ہے اس کے ثبوت کیلئے کافی ہے میں اختصار کے ساتھ لکھتا ہوں کہ جب قافلہ تسلیم ورضا دربار میں پہنچا تو دربار میں ایک شامی نے ایک شہزادی کے بارے میں یزید سے کہا کہ یہ شہزادی مجھے دے دیں تو شریکتہ الحسین صلواۃ اللہ علیہا کو جلال آیا اور فرمایا اے دشمن خدا ایسا ہرگز نہیں ہوسکتا اور نہ ہی یزید ملعون یہ کام کرسکتا ہے کہ اولاد پیغمبر انام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو غیروں کے سپرد کرے، یزید ملعون نے کہا کہ مجھے اس کام سے کون روک سکتا ہے؟ تو شریکتہ الحسین صلواۃ اللہ علیہا نے جلال آمیز لہجے میں فرمایا تو ایسا کام اس وقت تک نہیں کرسکتا

جب تک اسلام سے خارج ہونے کا اعلان نہ کرے صاحب سعادت دارین نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں

☆ كلا والله ما جعل الله لك ذالك الا ان تخرج عن ملتنا و تدين

ہرگز نہیں، خدا کی قسم خدا نے ہرگز تمہیں یہ حق نہیں دیا سوائے اس کے کہ تو کھلم کھلا ہماری ملت ابراہیمی سے نکل جائے اور ہمارے دین اسلام کے علاوہ کسی دین کا اعلان کرے تمام شیعہ اور اہل سنت علماء نے اس واقعہ کو درج کیا ہے ملاحظہ فرمائیں

(1) امالی صدوق ص ۱۴۶ مجلس ۳۱ (2) ارشاد مفید ص ۲۴۶ (3) روضہ الواعظین ص ۱۹۲ (4) وسیلہ الدارین فی انصار الحسینؑ ص ۳۹۷ (5) نفس المھموم ص ۴۴۷ (6) زینت الکبریٰ ص ۱۱۵ (7) تاریخ کامل جلد چہارم ص ۸۶

یعنی یزید جو ہر قسمی ظلم سادات پر جائز سمجھتا تھا اور اسلام کا صرف لیبل لگا رکھا تھا اسے بھی معلوم تھا کہ خاندان سادات کے مستورات پر غیر کو حق تصرف دینا کفر ہے اسلام میں بھی یہ جائز نہیں اور ملت ابراہیمی میں بھی یہ بات حرام ہے، جو شخص اس دور میں سادات پر غیر کے تصرف کو جائز سمجھتا ہے گویا وہ یزید سے بھی بدتر عقیدے کا حامل ہے کیونکہ یزید ملعون اپنی جملہ سرکشیوں کے باوجود یہ کام نہ کر سکا اور دوبارہ خواہش کرنے پر اس ملعون شامی کو ڈانٹ کر کہا کہ خدا تجھے ہلاک کرے کیا تو یہ سب کچھ نہیں سن رہا جو پھر اپنا مطالبہ دہرا رہا ہے

یہ واقعہ جملہ معتبر کتب میں موجود ہے اور جملہ کتب مقاتل میں دیکھا جا سکتا ہے کچھ کتب میں یہ الفاظ ہیں کہ اس شامی ملعون نے اپنی خدمت کیلئے شہزادی کو طلب کیا تھا اگر برائے خدمت ہی مان لیا جائے تو بات اور زیادہ عظیم ہو جاتی ہے کہ جو غیر سید سادانی سے خدمت کروائے وہ خارج از اسلام ثابت ہو جاتا ہے جس سادانی سے خدمت لینا کفر ہے اسے عقد جیسی ذلت میں لانا کہاں کا اسلام ہے

دوسرا استدلال

☆وَجَعَلُوا لَهُ مِنْ عِبَادِهِ جُزْءاً .... انہوں نے مخلوق کو اللہ کی جزو قرار دیا

اس آیت کی تفسیر میں امام محمدؑ باقر علیہ الصلوات والسلام نے فرمایا کہ اولاد اپنے والدین کا ٹکڑا ہوتی ہے، نہج البلاغہ میں جناب امیر المومنین علیہ الصلوات والسلام نے امام حسن علیہ الصلوات والسلام کے نام وصیت میں ارشاد فرمایا کہ ''اولاد والدین کا جزو بلکہ کل ہے'' جن لوگوں نے ملکوت کو اللہ کی اولاد بتایا تھا گویا انہوں نے ملکوت کو اللہ کا جزو قرار دیا تھا، اس ارشاد سے ثابت ہوا کہ اولاد اپنے والدین کی جزو (ٹکڑا یا حصہ) ہوتی ہے تو منطقی طریقے سے دیکھیں تو سادات عظام آئمہ اطہار علیہ الصلوات والسلام کے اجزاء یا ٹکڑے ثابت ہوں گے

جب حدودِ کعبۃ اللہ کے کسی حصے یا جزو کو نجس کرنا جائز نہیں، مسجد نبوی کے کسی حصے یا جزو کو نجس کرنا جائز نہیں اور آئمہ ہدیٰ علیہم الصلوات والسلام کے کسی جزوِ بدن کو نجس کرنا کفر ہے تو پھر ان کی اولاد جو انہی کا ایک حصہ ہے اسے نجس کرنا ان پر نجس نظر کرنا کس طرح جائز ہے، مزاراتِ اقدس پر ہل چلانے والا تو لعنتی ہے، ان کی لاش پامال کرنے والا لعنتی ہے اور اس کیلئے ابدی جہنم ہے تو ان کی عزت وحرمت کو پامال کرنے والا کس طرح اس لعنت سے بچ سکتا ہے

تیسرا استدلال

☆يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَن يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَى طَعَامٍ غَيْرَ نَاظِرِينَ إِنَاهُ ......

اے ایمان والو تمہیں نبی علیہ الصلوات والسلام کے گھروں میں داخل نہیں ہونا چاہیے ہاں اگر

تمہیں طعام کیلئے بلایا جائے تو جا سکتے ہو مگر شرط یہ ہے کہ تمہیں اس گھر کے برتنوں پر بھی نگاہ نہیں کرنا چاہیے (یعنی ان کے استعمال کے سامان کو بھی مت دیکھو) جب بلایا جائے تو جاؤ اور کھانا کھانے کے فوراً بعد وہاں سے منتشر ہو جاؤ اور وہاں گپیں ہانکنے نہ بیٹھ جاؤ، یہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے باعث اذیت ہے کیونکہ وہ گپیں ہانکنے کا مقام نہیں ہے

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو یہ بات کہنے سے شرماتے ہیں مگر اللہ کو کسی بات کی جھجک نہیں ہے ہاں اگر تمہیں ان گھروں سے یا گھر والوں سے کچھ طلب کرنا ہو تو پردے کے پیچھے سے طلب کرو، اسی میں تمہارے ہی دلوں کیلئے طہارت ہے اور ان گھر والوں کیلئے بھی باعث تقدس ہے، اس کے خلاف عمل کر کے تم رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اذیت نہ دو اسی سورۃ میں ایک اور آیت ہے

☆إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَاباً مُّهِيناً............ (سورۃ احزاب-۵۷)

کہ جس نے اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اذیت دی اللہ کی اس پر اس دنیا اور آخرت میں لعنت ہے اور ان کیلئے ذلت آمیز عذاب تیار ہے

اب خود سوچیئے ''بیوت النبی'' کون سے گھر ہیں؟ سرکار آیت اللہ ابطحی فرماتے ہیں ''ہر سید کا گھر پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گھر ہے'' انوار زہرا صلوات اللہ علیہا ص ۲۰۲

جتنے بھی آل محمد علیہم الصلوات والسلام کے گھر ہیں سبھی بیوت النبی ہیں اور سادات آل رسول ہیں ان کے گھروں کے احترام کا حکم دیا گیا ہے اس لئے کہ یہ سب رسول اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر ہیں اور یہاں تک حکم ہے کہ ان کے گھروں کے برتنوں پر بھی غیر کو نظر کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ یہ باعث ایذا ہے تو کیا جس گھر کے برتنوں پر غیر کی نظر حرام ہے کیا اسی

گھر کی بہو بیٹیوں پر نظر کرنا جائز ہے؟

جن گھروں میں گپیں ہانکنے والا بوجہ ایذائے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جہنمی ہے اور لعنتی ہے ان گھروں کی عزتوں سے کھیلنے والا لعنتی نہیں تو کیا ہے؟

چوتھا استدلال

☆فِی بُیُوتٍ أَذِنَ اللَّهُ أَن تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ يُسَبِّحُ لَهُ فِيهَا بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ............ (سورۃ النور، ۳۶)

نورِ الٰہی ان گھروں میں ہے جن کے متعلق اللہ نے حکم دیا ہے کہ ان کی تعظیم کرو اور ان میں اس کے نام کا ذکر کرو اور اس کی صبح و شام تسبیح کرو

اس آیت سے مراد وہ گھر ہیں جن میں انبیاء علیہم السلام رہائش پذیر تھے یا خاندان تطہیر علیہم الصلوات والسلام رہائش پذیر تھے، بعض کے نزدیک ان گھروں سے مراد مساجد ہیں، یہ آیت اہلبیت علیہم الصلوات والسلام کی فضیلت میں وارد ہوئی ہے، حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ الصلوات والسلام نے فرمایا اس سے بیوت آل محمد علیہم الصلوات والسلام مراد ہیں یعنی حضرت امیر المومنین علیہم الصلوات والسلام، سیدہ پاک، حسنؑ، حسینؑ صلوات اللہ علیہم اجمعین کے گھر مراد ہیں ملاحظہ فرمائیں

(تفسیر البرہان جلد سوم ص ۱۳۹ مطبوعہ قم مقدسہ)

سرکار سید المفسرین علامہ السید ہاشم بحرانی موسوی اعلیٰ اللہ مقامہ نے پندرہ احادیث درج فرمائی ہیں، امام اہلسنت حافظ حاکم حکانی فرماتے ہیں کہ ایک صحابی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا کہ بیت سے کن کے گھر مراد ہیں آپ نے فرمایا انبیاء کے گھر، حضرت ابوبکر نے کھڑے ہو کر پوچھا یا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا حضرت علی علیہ الصلوات والسلام و سیدہ صلوات اللہ علیہا کا گھر بھی شامل ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہاں وہ افضل ترین گھر ہے...... (ملاحظہ فرمائیں شواہد التنزیل ص ۴۱۰ مصبوعہ بیروت)

www.khrooj.com

اس سے پہلی آیت میں ☆ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ ...... کے الفاظ خدا نے فرمائے ہیں کہ اس نور سے آگ مس نہیں کرتی، اس کا باطنی معنی یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اس خانوادہ نور کی مقدسات (خواتین) جو زجاجہ قندیل یعنی پردے کے اندر ہیں ان سے غیر خاندان کا مرد نکاح نہیں کرسکتا ان کے قریب بھی نہیں جا سکتا

اسی طرح احکام تقریباً سبھی کے ایک ہیں یعنی مساجد میں مجرم شرعی کو قتل کرنا، وہاں ذکر خدا کے علاوہ باتیں کرنا، حالت جنب میں وہاں جانا، وہاں نجاست پھیلانا یہ سب چیزیں حرام ہیں، اب عقد سادانی کو فقہی نظر سے دیکھنے والا یہ کہہ سکتا ہے کہ عقد تو فعل شرعی ہے یہ باعث تحقیر وتوہین کیسے ہوسکتا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ مباشرت اگرچہ فعل شرعی ہے مگر دونوں کیلئے باعث نجاست ہے تبھی تو غسل جنابت واجب ہے اور مساجد میں اس حالت میں جانا، قرآن کو اس حالت میں چھونا حرام ہے، ہر وہ چیز جو عبادت کا حصہ ہے اسے حالت جنب میں استعمال کرنا حرام ہے، مساجد میں مباشرت حرام کیوں ہے کہ اگرچہ یہ فعل شرعی حیثیت کا حامل ہے مگر مقام عبادت کی توہین وتحقیر ہے کیونکہ یہ باعث نجاست ہے، جب مقام عبادت کو نجس کرنا حرام ہے تو جن کا ذکر اصل عبادت ہے یعنی جن پر دورانِ نماز وعبادات صلواۃ نہ پڑھنے والے کی عبادت ہی نہیں ہے تو کیا انہیں نجس کرنا جائز ہوسکتا ہے؟؟؟

اسی لئے تو گنہگار سید کے بارے میں سید مرتضیٰ علم الہدیٰ علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ جب تم صلواۃ پڑھتے ہو تو وہ سید جملہ معصیت کے باوجود تمہاری صلواۃ میں شامل ہوتا ہے کیونکہ سادات جزوِ عبادت ہیں اس لئے انہیں نجس حالت میں چھونا بھی جائز نہیں ہے ان پر بری نگاہ کرنا انہیں نجس کرنا بھی محمدؐ وآل محمدؐ علیہم الصلوات والسلام کے حق کو حقیر سمجھنے کے برابر ہے اور توہین ہے

www.khrooj.com

پانچواں استدلال

☆وَلَا أَن تَنكِحُوا أَزْوَاجَهُ مِن بَعْدِهِ أَبَداً إِنَّ ذَلِكُمْ كَانَ عِندَ اللَّهِ عَظِيماً

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں اللہ فرماتا ہے کہ ان کی ازواج (بیویوں) سے ان کے بعد ہرگز نکاح نہ کرنا کیوں کہ اللہ کے نزدیک یہ بہت بڑی بات ہے

اسی آیت کے ضمن میں یہ عقیدہ وضع ہوا ہے کہ ازواج نبی علیہ الصلوات والسلام امہات المومنین ہیں یعنی مومنین کی مائیں ہیں اب اس پر تو کسی دلیل کی ضرورت نہیں ہے کہ جو بھی عقد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں آئی وہ ام المومنین ہوگی، جس نے اپنا نفس ہبہ کیا وہ بھی ام المومنین ہے یہ بات جملہ مکاتب فکر کیلئے قابل انکار نہیں ہے کیونکہ یہ تسلیم شدہ امر ہے

مسلک اہل بیت علیہم الصلوات والسلام کے مطابق جملہ آئمہ اطہار علیہم الصلوات والسلام کے ازواج مطاہرات بھی امہات المومنین صلوات اللہ علیہن ہیں جیسا کہ بحار الانوار جلد نہم میں یہ بات امام جعفر صادق علیہ الصلوات والسلام سے منقول ہے کہ جناب امیر المومنین علیہ الصلوات والسلام کے بعد ان کی کسی زوجہ نے دوسرا عقد نہ کیا کیونکہ یہ ان کیلئے حرام تھا اور وہ بھی اسی آیت کے حکم میں آتی ہیں کہ ان سے بھی کسی کا عقد کرنا حرام ہے، جن لوگوں نے ایسے خرافات لکھے ہیں انہوں نے اموی وعباسی فریب کاریوں سے دھوکہ کھایا ہے، ورنہ تحقیق عمیق کے بعد وہ باتیں غلط ثابت ہوئی ہیں، ثبوت کیلئے صرف ایک روایت کافی ہے

شہزادہ علی اصغر علیہ الصلوات والسلام کی والدہ پاک صلوات اللہ علیہا جب کربلا سے واپس تشریف لائیں تو اکابر قریش نے ان سے خواستگاری کی تب انہوں نے فرمایا

☆ما کنت لا تخذ بعد رسول اللہ صھرا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد ہمیں کسی اور کو خسر بنانا جائز نہیں (تاریخ کامل جلد 4 ص 88 بیروت)

www.khrooj.com

لٰہذا ثابت ہوا کہ جملہ انبیاء علیہم السلام اور آئمہ ہدی علیہم الصلوات والسلام کی ازواجِ گرامی القدر امہات المومنین صلوات اللہ علیہن ہیں، ازواجِ مطہرات اگر مائیں ہیں تو کیا ان کی دختران اخوات المومنین نہیں ہیں، کیا نبی زادیاں مومنین کی بہنیں نہیں ہیں؟ اگر بہنیں ہیں تو بہن سے عقد کرنا کہاں جائز ہے؟، نبی کی بیویاں امت کی مائیں ہیں تو نبی کی بیٹیاں امت کی بہنیں نہیں تو کیا ہیں؟

پھر بہنوں سے عقد کرنے کا جواز کوئی مجوسی ہی تلاش کرسکتا ہے کوئی مسلمان تو یہ جرأت نہیں کرسکتا، اسی لئے سید حسن ابطحی اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کہ سادات کا احترام ومحبت ضروریات دینیہ میں سے ہے اورضروریات دینیہ سے انکار کفر ہوتا ہے...... صفحہ ۱۳۷ لفظ احترام بھی حرمت سے ہے جس کے معنی ہیں کہ ہرقسمی توہین وتحقیر حرام ہوتی ہے یعنی سادات کی ہرقسمی تذلیل وتحقیر حرام ہے اوراسے حرام سمجھنا ہی احترام ہے

چھٹا استدلال

جولوگ اسلام میں مکمل مساوات کا پرچار کرتے ہیں اور عقد وغیرہ میں صرف مناسبت جسمانی اور ایمان واسلام کو شرط سمجھتے ہیں انہیں کلام الٰہی میں اس مفروضے کے خلاف جوآیات موجود ہیں انہیں دیکھنا چاہیے کیونکہ قرآن کریم میں ان شرائط کے مکمل ہونے کے باوجود بعض لوگوں سے عقد کو منع فرمایا ہے

ارشاد قدرت ہے کہ زانی مرد زانیہ عورتوں کیلئے اور زانیہ عورتیں زانی مردوں کیلئے ہیں، اس کے خلاف کرنے سے روکا ہے، زانی مرد اور پاکدامن عورت میں اسلام وایمان کی شرط اگرچہ پوری ہو اور مناسبت جسمانی بھی موجود ہو تب بھی اس عقد کو اللہ نے مستحسن قرار نہیں دیا کیونکہ ان شرائط کی بنیاد فطری واخلاقی ہے، بعض لوگ انبیاء علیہم

www.khrooj.com

السلام کی کچھ بیویوں کا حوالہ دے سکتے ہیں کہ جن سے وہ ہمارے استدلال کو کمزور کرنے کی کوشش کر سکتے ہیں تو ان کے جواب میں عرض کروں گا کہ جناب نوح علیہ السلام اور جناب لوط علیہ السلام وغیرہ کی بیویاں غیر صالح تھیں، دشمن خدا اور رسول تھیں، ان کے مقصد ومشن کی دشمن تھیں، ان میں جملہ برائیں تھیں مگر وہ زنا کار نہ تھیں وہ اس جرم میں ملوث نہ تھیں

جب شرائط ایمان واسلام اور مناسبت جسمانی ہی کافی نہیں تو پھر سادات کو انہی شرائط کی بنیاد پر غیر سادات کے برابر کیسے کھڑا کیا جا سکتا ہے؟

جس طرح پاک دامن مستور کا عقد زانی مرد سے کرنا اس مستور کی توہین وتحقیر ہے اسی طرح غیر سید سے عقد کرنا بھی حق آل محمد علیہم الصلوات والسلام کی تحقیر وتوہین ہے

ساتواں استدلال

☆وَاعْلَمُواْ أَنَّمَا غَنِمْتُم مِّن شَيْءٍ فَأَنَّ لِلّهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ إِن كُنتُمْ آمَنتُمْ بِاللّهِ ......(۴۱) الانفال

تفسیر صافی میں امیر المومنین علیہ الصلوات والسلام سے منقول ہے کہ ذوالقربیٰ ہم ہیں کہ جن کو اللہ نے اپنی ذات اور ذاتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مقرون فرمایا ہے......(صفحہ 198)

پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اکرام فرمایا ہے اور ہمارا اکرام فرمایا ہے کہ ہمیں لوگوں کے ہاتھوں کی میل کچیل کھانے سے بچا لیا ہے، جو لوگ اسلامی مساوات کا پرچار کرتے ہیں اور جسمانی مناسبت کی بات کرتے ہیں اور رفقہ کی آڑ میں تساوی فی الکل کے دعوے کرتے ہیں انہیں اس آیت پر غور کرنا چاہیے کہ اللہ نے عام ایمان والوں سے کس طرح خطاب فرمایا ہے

اگر تم ایمان باللہ رکھتے ہو تو پھر اللہ کے حقوق سے متصل تمہیں سادات کا حق ماننا پڑے گا

یعنی اللہ نے غیر سادات کو علیحدہ رکھا ہے اور سادات کو اپنی ذات اور اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات کے حکم میں داخل فرمایا ہے، سادات اور غیر سادات میں کوئی فرق نہیں ہے تو قرآن نے اس فرق کو کیوں بیان کیا ہے؟ جناب امیر المومنین علیہ الصلوات والسلام نے سادات کے اکرام کو کیوں بیان فرمایا ہے اور فخر یہ فرمایا ہے کہ اللہ نے سادات کو میل کچیل کھانے سے بچایا ہے

امتی جتنا بڑا صاحب علم ہو جائے اس پر صدقہ یعنی میل کچیل حرام نہیں ہے، سید جتنا بدکردار ہو اس پر صدقہ حرام ہے آخر کیوں؟ اگر یہ فاضل ومفضول کا فرق نہیں ہے تو کیا ہے؟ پھر مفضول کو فاضل پر فضیلت دینا علم وعقل وفقہ کی رو سے حرام ہے

سادات نسلی اعتبار سے اعلیٰ نسل سے تعلق رکھتے ہیں، ان کی پوری نسل میں کوئی کافر اور بت پرست نہیں ہے، ان پر دورانِ نماز صلواۃ پڑھنا واجب ہے، ان کو گھٹیا چیز کھلانا حرام ہے، اس نسل کے گنہگاروں کا بھی احترام واجب ہے

آٹھواں استدلال

☆وَالَّذِينَ آمَنُوا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُم بِإِيمَانٍ أَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ

جو لوگ ایمان لائے اور ان کی اولاد نے ایمان کے ساتھ ان کی پیروی کی ہم نے ان کی اولاد کو ان کے ساتھ ملا دیا

اس آیت کی تفسیر میں پیغمبر انام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ اگر کوئی مومن درجات اخروی میں بڑھ جائے گا اور اس کی صاحب ایمان اولاد پست درجات کی حامل ہو گی یعنی اس کے مقام کو نہ پہنچ سکے گی تو اللہ اس کی اولاد کے درجات کو بلند فرمائے گا، انہیں ایک درجے میں جمع فرما دے گا، تاکہ اس سے مومنین کی آنکھیں ٹھنڈی رہیں (ص ۴۸۷ تفسیر صافی)

www.khrooj.com

یعنی جن ایمان والوں کی ذریت نے ایمان میں ان کی اتباع کی تو اللہ اس کی ذریت کو ان سے ملحق فرمائے گا، اب یہ آیت ایک قانون مان لیا جائے تو یہ ماننا ضروری ہوگا کہ جو سادات صاحبانِ ایمان ہوں گے وہ ذریت رسول ہونے کی وجہ سے ان سے ملحق ہوں گے، خاندانِ تطہیر علیہم الصلوات والسلام کے ساتھ ان کے درجات میں ہوں گے، کوئی امتی جتنی بلندی حاصل کرلے درجات آئمہ ہدیٰ علیہم الصلوات والسلام تک پہنچنا اس کے بس کا روگ نہیں ہے جو نسلی اعتبار سے دنیا میں بھی پست ہیں اور آخرت میں بھی پست ہیں ان کے مابین مساوات ثابت کرنا کہاں کا انصاف ہے جن کے احکام فقھیہ جدا جدا ہیں، درجات جدا جدا ہیں، غذا جدا جدا ہے، انہیں صرف ایمان کی شرط کے ماتحت لاکر ایک ثابت کرنا صرف اور صرف سادات دشمنی ہے

☆وَإِن مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ ...... (سورۃ نساء 159)

اور اہل کتاب میں سے کوئی شخص ایسا نہ ہوگا جو ان پر مرنے سے پہلے ایمان نہ لائے

ثقہ جلیل جناب مفضل بن عمر رضی اللہ عنہ نے کشاف الحقائق حضرت امام جعفر صادق علیہ الصلوات والسلام کی خدمت میں اس آیت کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ یہ آیت خصوصاً ہمارے بارے میں آئی ہے کہ اولاد حضرت سیدہ پاک صلواۃ اللہ علیہا میں کوئی ایسا نہیں مرتا اور دنیا سے کوچ نہیں کرتا جب تک وہ اپنے امام اور اس کی امامت کا اقرار نہ کرے یہ بالکل ایسے ہے جیسے حضرت یعقوب علیہ السلام کے بیٹوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کی عظمت کا اقرار کیا تھا اور کہا تھا☆تَاللّٰهِ لَقَدْ آثَرَكَ اللّٰهُ عَلَيْنَا

خدا کی قسم خدا نے تمہیں یقیناً ہم پر فضیلت دی ہے

(تفسیر البرہان جلد اول ص ۴۲۹ مطبوعہ ایران، تفسیر الصافی جلد اول ص ۴۱۲ مطبوعہ ایران)

☆وامر اهلك بالصلواة واصطبر عليها اپنے اہل بیت کو آپ صلواۃ کا حکم دیں

www.khrooj.com

کی تفسیر میں امام محمدؑ باقر علیہ الصلوات والسلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کو حکم دیا کہ اپنی ذریت کو اور اپنی ذات کو کل آدمیوں کے مقابلے میں مخصوص فرمائیں تا کہ سب لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ اہل بیت کی جو منزلت خدا کے سامنے ہے کسی غیر کی ہرگز نہیں ہے......(تفسیر صافی ص ۳۲۵)

قرآن اور احادیث فضیلت سادات بیان کرتے نہیں تھکتے مگر سادات کے دشمن ان کے جملہ امتیازات کو مٹانے کے درپے ہیں جن کا مقصد تبلیغ کسی دینی غرض سے وابستہ نہیں ہے بلکہ سقیفے کا مشن جاری رکھا جا رہا ہے تا کہ خاندان تطہیر علیہم الصلوات والسلام کو اپنے جیسا ثابت کیا جائے، دورِ بنی عباس و دور یزید میں سادات کی جانیں خطرے میں تھیں مگر عزتیں محفوظ تھیں اس دور میں سادات کی عزت فتووں کی زد میں ہے

نواں استدلال

☆ ثُمَّ أَوۡرَثۡنَا الۡكِتَابَ الَّذِيۡنَ اصۡطَفَيۡنَا مِنۡ عِبَادِنَا فَمِنۡهُمۡ ظَالِمٌ لِّنَفۡسِهِ......الخ

پھر ہم نے کتاب اللہ کے وارث منتخب فرمائے ان میں سے کچھ نیکیوں میں سبقت لے جانے والے ہیں اور کچھ میانہ رو ہیں اور کچھ اپنے نفس پر ظلم کرنے والے ہیں (یعنی گناہ گار ہیں)

سورۃ فاطر کی اس آیت کی تفسیر امام باقر علیہ الصلوات والسلام سے منقول ہے کہ یہ پوری آیت سادات عظام کی شان میں ہے☆ ومنهم سابق بالخيرات سے مراد تو آئمہ اطہار علیہم الصلوات والسلام ہیں، ☆ومنهم مقتصد سے مراد میانہ رو سادات ہیں جو معرفت امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف رکھتے ہیں اور ☆ظالم لنفسه سے وہ سادات مراد ہیں جو معرفت امام علیہ الصلوات والسلام سے بے بہرہ ہیں، احتجاج طبرسی میں ہے کہ امام صادق علیہ الصلوات والسلام نے فرمایا

www.khrooj.com

یہ آیت سادات کے فضائل کیلئے کافی ہے مگر اس میں صرف وہ سادات شامل نہیں جنہوں نے اپنے امام زمانہ علیہ الصلوات والسلام کے خلاف تلوار بلند کی یا خود دعوائے امامت کیا اور لوگوں کو گمراہ کیا یعنی چاہے کتنا ہی پست کردار کا مالک سید ہو وہ وارثِ کتاب اِلٰہی ضرور ہے، وراثت قرآن میں کوئی چیز مانع نہیں ہے اور امتی چاہے علم کی آخری ڈگری حاصل کر کے تقویٰ اور پاکیزگی کی انتہا کو پہنچ جائے وہ وارث قرآن نہیں بن سکتا

قرآن ورثہ ہے اور سادات وارث ہیں غیر کا اس میں حصہ نہیں ہے چاہے وہ کتنا ہی زاہد کیوں نہ ہو جائے، اسی لئے سید ابطحی لکھتے ہیں کہ تمام اہل بیت (سادات) کا احترام مثل قرآن واجب ہے یعنی یہ بھی آیاتِ کلام اِلٰہی کی طرح واجب الاحترام ہیں

☆ان الذریته الفاطمیه صلواۃ اللہ علیہا عندی کلهم کالکتاب العزیز یحب احترامهم فالصالح منهم کا لایه الحکمة یعمل بها ویفتدی بها والذی لا یکون صالحا منهم کالایه المنسوخه بکرم ولا یتبع ولا یفتدی به

ذریت سیدہ پاک صلواۃ اللہ علیہا قرآن مجید کی مثل ہے، جس کا احترام واجب ہے، ان میں سے صالحین آیات محکمہ کی طرح ہیں ان کی پیروی کی جائے، اور جو غیر صالح ہیں آیات منسوخہ کی طرح ان کا بھی احترام واکرام تو واجب ہے مگر ان کی اقتداء نہ ہوگی (القطرہ من بحار، المناقب النبی العترۃ جلد ا ص ۳۲۵ مطبوعہ نجف اشرف)

حقائق

اس حدیث شریف سے مندرجہ ذیل حقائق سامنے آتے ہیں

ا......تمام سادات عظام کا اکرام واحترام مثل قرآن واجب ہے

ب......صالح سادات کی پیروی ہوگی اور احترام بھی

ج......غیر صالح سادات کا احترام واجب ہے مگر پیروی نہیں ہوگی

www.khrooj.com

د......آیت منسوخ اگر ہو تو قرآن کا حصہ ہے کوئی دیگر کتاب سماوی کی آیت اس کا ناسخ نہیں ہوسکتی اسی طرح سادات کا کفو غیر سید نہیں ہوسکتا کہ یہ بھی مثل قرآن ہیں

قرآن میں بھی کچھ آیات کتے اور خنزیر کے ذکر پر مبنی ہیں، کچھ اقوالِ کفار پر مبنی ہیں، کچھ آیات قول ابلیس پر مبنی ہیں، جیسے اس نے کہا☆انا خیر منه یہ ابلیس کا قول ہے مگر پھر بھی واجب الاحترام ہے کیونکہ داخل قرآن مجید ہے، اس فقرے کو بھی بغیر وضو کے چھونا جائز نہیں ہے، قرآن میں ابلیس و فرعون و نمرود کے نام موجود ہیں مگر انہیں بھی بغیر وضو کے مس کرنا حرام ہے کیونکہ یہ نام کفار کے ہیں مگر ہیں تو کلام پاک میں، اسی طرح سادات عظام میں کچھ صالح اور نیک سادات ہیں، کچھ غیر صالح اور غیر عارف ہیں، کیونکہ ہیں سبھی وارثِ کلام اِلٰہی اس لئے واجب الاحترام ہیں، جو شخص قرآن کو واجب الاحترام سمجھتا ہے اس سے ہم سوال کرتے ہیں کیا اللہ کی کتاب پر (نعوذ باللہ) رفع حاجت کرنا جائز ہے؟ کیا ذکر اللہ والی آیات کو چھوڑ کر ابلیس والی آیات ہی سہی ان کی بے حرمتی کرنا (نعوذ باللہ) جائز ہے؟ قرآن مجید میں جہاں ابلیس فرعون و نمرود وغیرہ کا ذکر ہے ان آیات کو نجس کرنا جائز ہے؟ جو شخص ذرہ بھر ایمان رکھتا ہو وہ کہے گا کہ یہ سراسر کفر ہے، اب فرمایئے کہ امت کا رویہ ورثے کے ساتھ تو یہ ہے اور وارثانِ کتاب کے ساتھ کیا ہے؟

ورثہ پر پیشاب کرنا کفر ہے اور وارث پر پیشاب کرنا ایمان کیسے بن گیا ہے؟ مادہ منویہ تو پیشاب سے بھی زیادہ نجس ہے کیونکہ پیشاب کرنے کے بعد غسل واجب نہیں ہے

نیک تو نیک ہیں جو فاسق و فاجر سادانیاں ہیں ان سے عقد کرنا بھی ایسا ہی ہے جیسے (نعوذ باللہ) کلام اِلٰہی پر رفع حاجت کرنا ہے

دسواں استدلال

☆ قل لا اسئلکم علیه اجراً الا المودة فی القربی

خاندان پاک علیہم الصلوات والسلام سے مؤدت رکھنا ہی اجر رسالت ہے

شیخ صدوق علیہ رحمۃ کے اعتقادات کا حوالہ دہرا رہا ہوں کہ انہوں نے فرمایا سادات کے بارے میں ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ یہ افراد تا قیامت آل پیغمبر انام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور ان سے محبت رکھنا اور ان کا احترام کرنا واجب ہے کیونکہ یہ ''اجر رسالت'' ہے اجر کے بارے میں مشہور حدیث ہے

جو آجر اجیر کو اجرت نہ دے اس پر اللہ اور ملکوت کی لعنت ہے اور لوگوں کی بھی تا قیامت اس پر لعنت ہے، اس کی توبہ بھی قبول نہیں ہے، اور وہ راہ خدا میں جتنا خرچ کرے وہ باطل ہے، اس حقیقت سے کوئی انکار نہیں کرسکتا کہ آجر اجیر کو اجرت دینے کا پابند ہے اگر اجیر فوت ہو جائے تو اس کی اولاد کو اجرت دینے کا پابند ہے، چاہے اس کی اولاد نیک ہو یا بری اور بدکردار ہو، اجرت کردار سے مشروط نہیں، جب عام مزدور کی اجرت غیر صالح اولاد کو بھی ملتی ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو مؤدت کو اجرت رسالت قرار دیا ہے اس سے ان کی اولاد کے کسی فرد کو محروم کیسے رکھا جا سکتا ہے؟ یہاں بھی نیک اور غیر صالح سب کا احترام واجب ہے اور ان سے محبت کرنا واجب ہے، ان کا احترام کرنا لازم ہے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اور آئمہ طاہرین علیہم الصلوات والسلام کا امت مسلمہ پر احسان عظیم ہے اور اس احسان کو خالق نے خود بیان فرمایا ہے کہ

☆كُنتُمْ عَلَىٰ شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَأَنقَذَكُم...... (آل عمران)

اے لوگو تم جہنم کے کنارے کھڑے تھے تو انہوں نے تمہیں نجات دی ہے

www.khrooj.com

اس محنت کا اجر طلب کیا جا رہا ہے جو مؤدت ذریت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے
اب جو بھی اجرت نہ دے گا اس پر اللہ کی لعنت ہوگی، صاحب انوار نے اپنے مشہد کے ایک دوست کا واقعہ لکھا ہے جو احسان کے ضمن میں لکھنا مناسب لگتا ہے

ان کا دوست مشہد کا مشہور تاجر تھا، اس نے بتایا کہ بچپن میں وہ ایک انتہائی مفلس گھر میں پیدا ہوا، اس کی غربت پر ترس کھا کر مشہد کے ایک دولت مند تاجر نے انہیں اپنا لیا، اس نے پالا پوسا جوان کیا اور بزنس میں لگا دیا، سارا پیسہ خود دیا تا آنکہ وہ غریب سے امیر ترین شخص بن گیا، اس نے اس کا عقد وغیرہ کروایا، مکان سامان سب کچھ اسی تاجر نے دیا

کچھ عرصہ بعد وہ فوت ہوگیا، اس کا ایک بیٹا تھا جو بہت عیاش تھا، اس نے باپ کی ساری دولت تباہ کر دی، نوبت دست سوال دراز کرنے تک جا پہنچی، وہ لڑکا بھیک مانگ کر پیٹ پال رہا تھا، ایک دن اس شخص نے اپنے محسن کے بیٹے کو بھیک مانگتے دیکھ لیا، اس نے بھی اسے دیکھ لیا، وہ نظر چرا کر بھاگنا چاہتا تھا، اس تاجر نے اسے پکڑ لیا اور گھر لے آیا اور اس کی جی جان سے خدمت کرنے لگا، اور چھوٹے بیٹے کو اس نے اس کے باپ کے احسانات کا تذکرہ کیا اور پوچھا کہ اب اس کے ساتھ کیا سلوک کرنا چاہیے؟ اس بچے نے کہا کہ جس طرح اس کے باپ نے آپ کے ساتھ کیا ہے وہی سلوک کریں، انہوں نے فوراً سوال کیا کہ بیٹا مجھے جو کچھ دیا ہے اس کے باپ نے دیا ہے اس کا تو کوئی احسان نہیں، اس نے تو کچھ نہیں دیا، تو اس کے جواب میں چھوٹے سے بچے نے کہا کہ آج جو کچھ ہمارے پاس ہے وہ اس کے باپ کا دیا ہوا ہے اگر اس کا احسان اتارنا ہو تو ہمیں اس کی اولاد کے ساتھ احسان کرنا ہوگا، اس کے باپ کا شکریہ اس طرح ادا ہوسکتا ہے کہ ہم اس کی اولاد کی غربت دور کریں، اس کے بعد تاجر نے

www.khrooj.com

اپنے محسن کے بیٹے کو بلایا اور کہا کہ یہ گھر، یہ سامان، یہ دولت، یہ بزنس سب تمہارا ہے کیونکہ یہ تمہارے باپ کا ہے...... (یہ واقعہ بہت مختصر کر کے لکھا گیا ہے)

مقصد یہ ہے کہ اگر والدین پر احسان کرنا ہو تو اس کی اولاد پر احسان کرو

جس ذات مقدس نے ہم جیسے بے راہ رو اور راہِ انسانیت سے بھٹکے ہوئے لوگوں کو جہنم کی گہرائیوں سے کھینچ کر جنت کی بلندی پر بٹھایا ہے، جملہ عالم انسان کی گردنیں جن کی رحمت کی زر خرید ہیں، انسان کی جملہ سانسیں انہی کی عطا کردہ ہیں، کیا ایسے محسن اعظم کی اولاد کی بے حرمتی کرنا، ان کے فضائل کو مٹانا، ان کے نسلی امتیازات کو ختم کرنا، ان کی عزت وحرمت کو پامال کرنا کہاں کا انصاف ہے؟ حالانکہ مسلمات مذہب شیعہ میں سے ہے کہ تبرکات انبیاء علیہم السلام کا استعمال غیر کیلئے حرام ہے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ناقہ اور گھوڑے پر سوار ہونا، ان کی زرہ ذوالفصول کو استعمال کرنا، ان کے عمامہ سحاب کو استعمال کرنا، ان کی تلوار اور بستر کو استعمال کرنا سب حرام ہے، امت کے کسی شخص کو اجازت نہیں کہ ان کے تبرکات استعمال کرے

ام المومنین ام حبیبہ جو ابوسفیان کی بیٹی تھیں ان کا واقعہ مشہور ہے کہ ایک دن ابوسفیان ان سے ملنے ان کے گھر آیا، وہاں بستر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آراستہ تھا اور وہاں اس کی بیٹی موجود نہ تھی، وہ بستر پر بیٹھ گیا، جب بی بی ام المومنین تشریف لائیں تو انہوں نے فوراً باپ کو یہ کہہ کر بستر سے اٹھا دیا کہ ''تمہیں معلوم نہیں کہ یہ کس کا بستر ہے؟ اس پر کسی غیر کا بیٹھنا ہرگز جائز نہیں ہے'' یعنی ان کے استعمال کی اشیاء کے استعمال کی کسی کو اجازت نہیں ہے، اب خود سوچیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ناقہ وتلوار و بستر جتنا بھی تعلق ان کی اولاد کا ان سے نہیں؟ کیا اولاد کی عزت اشیائے استعمال کے برابر بھی نہیں؟ کیا اولاد کا رشتہ ناقہ وفرس کے برابر بھی نہیں ہے کہ ان پر تو تصرف کرنا حرام

ہے اور اولاد پر تصرف جائز ہے

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعلین پہننا تو حرام ہے مگر ان کی اولاد کی ہتک حرمت کرنا، انہیں تصرف میں لانا یا خدمت کروانا سب جائز ہے یہ منطق ہماری سمجھ سے باہر ہے

خلفائے ثلاثہ نے بھی یہ احترام باقی رکھا ہے کہ منبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بھی اس مقام پر نہیں بیٹھے جہاں آپ تشریف رکھتے تھے انہوں نے بھی سیڑھیوں پر بیٹھنا پسند کیا مگر آج کے امتی ان کے بہو بیٹیوں کی بے حرمتی کو جائز سمجھتے ہیں یہ سادات دشمنی نہیں تو کیا ہے؟

حالانکہ علماء متقدمین کا یہ فیصلہ ہے کہ جس طرح صدر اول میں نبی زادیوں سے غیر کا عقد حرام تھا اسی طرح تا قیامت سادانیوں سے غیر کا عقد حرام ہے (انوار زہرا صلوات اللہ علیہا)

علماء فرماتے ہیں کہ

1 ......کوئی غیر سید چاہے مرجع الناس ہی کیوں نہ ہو سادات کے آگے نہیں چل سکتا

2 ......قربت اِلٰہی کا بہترین ذریعہ احترام سادات ہے

3 ......سادات کے فضائل تلاش کر کے انہیں نشر کرنا ولایت کا ایک حصہ ہے

4 ...... ہر نماز میں سادات کیلئے طلب رحمت کرنا واجب ہے

5 ......غیر سید کو سید کے مقابلے میں بلند مقام پر نہیں بیٹھنا چاہے

گیارہواں استدلال

دوران گفتگو آیت اللہ سید محمدؒ شیرازی سے کسی نے عقد سادانی کے جواز کا مسئلہ پوچھا تو انہوں نے ایک بہت خوبصورت دلیل دی، فرمایا کہ کیا سجدہ گاہ جو خاک کربلا سے ہو اس پر نجاست پھیلانا جائز ہے سائل نے کہا نہیں

فرمایا اس خاک پر گستاخی کرنا جائز نہیں جس کی نسبت سید الشہداء علیہ الصلوات والسلام سے ہے تو کیا سادات کو اس خاک کے برابر بھی ان سے نسبت نہیں ہے

اگر خاک کربلا امام معصوم کی نسبت کی وجہ سے باقی خاکوں سے محترم و مقدس ہے تو خود امام معصوم کی دختران گرامی کا مقام عام دختران کے برابر کیسے ہوسکتا ہے؟ جوکہ امام عالی مقام کی صلبی اولاد میں سے ہیں

بات نسبت کی بھی واضح ہے اور ایک اور احتمال بھی ہے کہ شاید اس خاک میں شہداء کربلا علیہم الصلوات والسلام میں سے کسی شہید کے خون کا قطرہ موجود ہو لہٰذا اسے نجس کرنا کفر و ظلم ہے، خود سوچئے کہ خاک کربلا میں ایک ذرہ خونِ امام علیہ الصلوات والسلام کا امکان ہے تو اس کو نجس کرنا حرام ہے، کیا سادات عظام میں امام علیہ الصلوات والسلام کے خون کا کوئی قطرہ موجود نہیں ہے؟ کیا اولاد میں اجداد کا خون نہیں ہوتا تو کس کا ہوتا ہے؟ کیا اولاد کا مقام خاک تربت کے برابر بھی نہیں ہے؟

بارہواں استدلال

ہم ایک منطقی استدلال پیش کر کے اپنے دلائل کو ختم کرتے ہیں وہ یہ ہے کہ بعض کے خیال میں سادانی کا غیر سید سے عقد جائز ہے، بعض کے خیال میں حرام ہے، فرض کرو جائز ہو (نعوذ باللہ) تو ہمیں اس کام کی افادیت دیکھنا ہوگی، کیا اس عقد سے غیر سید کیلئے کوئی دینی، مذہبی، عقلی و دنیاوی فائدہ بھی حاصل ہوتا ہے یا نہیں یعنی ایسا فائدہ جو کسی غیر سادانی سے عقد کرنے میں حاصل نہ ہوسکتا ہو، لازماً جواب ملے گا کہ نہیں، کیونکہ کوئی منفرد فائدہ نہیں ہے تو اس کی افادیت بالکل نہ رہی، اگر دوسرے فریق کا خیال درست ہے تو غیر سید اس عقد کی وجہ سے توہین آل محمد علیہم الصلوات والسلام کا ارتکاب کرتا

ہے جس کا نتیجہ لازماً جہنم ہے (جو یقیناً ہے)

اب عقل کا تقاضا یہ ہے کہ کسی غیر مفید کام کیلئے خود کو جہنم جیسے خطرے میں ڈالنا حرام ہے لہٰذا عقلی طور پر ثابت ہوتا ہے کہ سادانی کا غیر سید کے ساتھ عقد حرام ہے

پھر کسی چیز کا جائز ہونا واجب ہونے کے برابر نہیں ہے مثلاً ٹڈی (ٹڈی دل) کو کھانا جائز ہے مگر کوئی شخص بوجہ کراہت نہ کھائے تو گناہ گار نہیں ہے کیونکہ اس کا کھانا جائز ہے واجب نہیں، اب اگر کسی چیز کے بارے میں دو احتمال موجود ہوں ایک میں فائدہ کم ہے مگر نہ ہونے کے برابر، ایک میں نقصان ہے جو نا قابل تلافی ہے تو عقل تقاضہ کرتی ہے کہ عظیم نقصان سے بچنے کیلئے معمولی فائدے کو ترک کر دو

ایک مثال دیتا ہوں، حکم ہے کہ کھانے کے بعد نمک کھانا بہتر ہے اب احتمال پیدا ہو جائے کہ نمک میں سنکھیا (جو زہر ہے) ملا ہوا ہے اگر اسے کھایا تو موت واقع ہو جائے گی، اب عقل کہتی ہے کہ نمک کی بہتری سے سنکھیا کا نقصان زیادہ ہے اس لئے نمک کا ترک کرنا عقلاً واجب ہے اسی طرح عقد سادانی کے بھی دو احتمال ہیں

پہلا احتمال ہے کہ شاید جائز ہو مگر فائدہ نہ ہونے کے برابر ہے، دوسرا احتمال ہے کہ شاید حرام ہو اور نقصان نا قابل تلافی ہے تو عقلاً اس عقد کو ترک کرنا واجب ہے اور یہ عقد کرنا حرام ہے

......☆......

www.khrooj.com

یا مولا کریمؑ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

افعال واقوالِ معصومینؑ

علیہم الصلوات والسلام

اگر ہمارے ان دلائل پر بھی تسلی نہ ہوئی ہو تو پھر چند روایات معصومین علیہم الصلوات والسلام کی پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے کس طرح اپنے کردار اور گفتار سے اس چیز سے روکا ہے جملہ کتب تواریخ و مقاتل میں تقریباً یہ واقعہ منقول ہے جو میں پیش کر رہا ہوں

پہلی روایت

مروان جب معاویہ کی طرف سے مدینہ کا گورنر تھا تو معاویہ نے مروان سے کہا کہ بنی ہاشم سے یزید ملعون کیلئے خواستگاری کرے، اس ملعون نے اس بات کا تذکرہ عبداللہ بن جعفر طیار علیہما الصلوات والسلام سے کیا، انہوں نے اس ملعون سے کہا کہ یہ ہرگز نہیں ہوسکتا اس نے عرض کی کہ مجھے جناب امام حسین علیہ الصلوات والسلام سے اس کا جواب سننا ہے تا کہ میں معاویہ سے کہہ سکوں کہ میں بات کر چکا ہوں، مروان جب جناب عبداللہ علیہ الصلوات والسلام کے ساتھ وہاں گیا تو دیکھا کہ شہر کے معززین کے درمیان امام علیہ الصلوات والسلام مسجد نبوی میں تشریف فرما ہیں، مروان نے حاضر ہوکر سلام کیا اور بیٹھ گیا اور گفتگو کا آغاز کیا اور یزید ملعون کیلئے خواستگاری کا اعادہ کیا اور عرض کی کہ آپ جس قدر چاہیں حق مہر

www.khrooj.com

مقرر فرمائیں منظور ہو گا، وظیفے بھی جاری کر دیئے جائیں گے اور قرضے معاف ہوں گے وغیرہ وغیرہ

پھر نبی امیہ اور بنی ہاشم علیہم الصلوات والسلام کے مابین عداوت بھی ختم ہو جائے گی اور آپ یہ بھی جانتے ہیں کہ آج کل بنی ہاشم علیہم الصلوات والسلام سے رشک کرنے والے تھوڑے ہیں اور بنی امیہ سے رشک کرنے والے زیادہ ہیں، آپ یہ تو جانتے ہی ہیں کہ یزید ملعون ان افراد میں سے ہے کہ جن سے مہر مانگنا بھی عیب ہے، آپ یہ بھی جانتے ہیں کہ یزید ملعون جیسا ''کفو'' ملنا مشکل ہے، آپ کو یہ بھی معلوم ہے کہ یزید ملعون کا واسطہ دے کر بادلوں سے بارش بھی مانگی جاسکتی ہے

جب مروان نے بات یہاں تک پہنچائی تو امام علیہ الصلوات والسلام نے ٹوک دیا اور فرمایا کہ تو نے بہت سی باتیں کر لی ہیں اب ہم کلام فرماتے ہیں اور تم سنو فرمایا تو نے حق مہر کے بارے میں کہا ہے کہ جتنا مانگو ملے گا تجھے یقین رکھنا چاہیے کہ ہماری بیٹیاں حق مہر سنت نبوی سے ایک درہم بھی زیادہ نہیں لیتیں اور وہ چار سو اسی درہم ہے، تیرا یہ کہنا کہ معاویہ بنی ہاشم علیہم الصلوات والسلام کے قرضے معاف کرے گا اور وظیفے جاری کرے گا بھلا آج تک تو نے کبھی دیکھا کہ ہماری بیٹیوں نے ہمارے قرضے ادا کئے ہوں یا ہم نے اپنی بیٹیوں کو اپنے قرضوں کے عوض فروخت کیا ہو یا وظیفوں کے لالچ میں قربان کیا ہو، وہ اور لوگ ہیں جو بیٹیاں قرضوں میں دیتے ہیں اگر بعض بنی ہاشم تمہارے مقروض ہیں تو بعض کے تم بھی مقروض ہو (یہ اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ معاویہ ایک لاکھ دینار کا جناب عبداللہ بن جعفر طیار علیہا الصلوات والسلام کا مقروض تھا)

جہاں تک تیرا یہ کہنا ہے کہ ہمارے مابین عداوت ختم ہو جائے گی تو یہ بات اس لئے درست نہیں کہ ہماری اور تمہاری باہمی جنگ دنیا کیلئے نہیں ہے بلکہ ہماری تم سے جنگ

اور عداوت صرف دین کیلئے ہے اور دین کی جنگ میں تو نسبی رشتے بھی کام نہیں آتے تو یہ عارضی رشتے کیسے فائدہ مند ثابت ہو سکتے ہیں، تیرا یہ کہنا بھی درست نہیں ہے کہ یزید ملعون ان افراد میں سے ہے جن سے حق مہر مانگنا عیب ہے، یہ بھی تجھے معلوم ہے کہ مہر کا مطالبہ تو اس ہستی نے بھی کیا تھا جو یزید ملعون اور یزید ملعون کے باپ اور اس کے دادا سے بدرجہا اشرف واعلیٰ تھی، تیرا یہ کہنا کہ یزید ملعون جیسا کفو ملنا مشکل ہے، شاید تو یہ بات بھول گیا ہے کہ یزید ملعون کا کفو آج بھی وہی ہے جو پہلے تھا دولت اور حکومت ملنے سے کفو نہیں بدلتے، تیرا یہ کہنا کہ یزید ملعون کا واسطہ دے کر بارش مانگی جاتی ہے یہ بات سراسر بے ہودگی ہے کیونکہ جس چہرے کا واسطہ دے کر بارش مانگی جاتی ہے وہ صرف اور صرف ایک چہرہ تھا جو ہمارے نانا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تھا، تیرا یہ کہنا کہ آج کل اہل بیت سے رشک کرنے والے کم ہیں اور بنی امیہ سے رشک کرنے والے زیادہ ہیں تو خود دیکھ بنی امیہ سے رشک کرنے والے جاہل اور بے دین لوگ ہیں جب کہ بنی ہاشم علیہم الصلوات والسلام سے رشک کرنے والے ہمیشہ عقل مند اور صاحبانِ علم رہے ہیں

اور ہماری آخری بات یہ ہے کہ **''ہماری بیٹیاں صرف ہمارے بیٹوں کیلئے ہیں اور صرف ہمارے بیٹے ہی ہماری بیٹیوں کیلئے ہیں''**

یہ فرمان ہی سادات کیلئے قانون رہا ہے کہ سادانیاں ہمیشہ سادات کیلئے مخصوص رہی ہیں اور سادات ہی سادانیوں کیلئے مخصوص رہے ہیں جب امام حسین علیہ الصلوات والسلام نے یہ قانون ہمیں عطا فرمایا ہے تو اسے توڑنا کبھی بھی جائز نہیں ہے

یہ روایت تھوڑے الفاظ کے اختلاف کے ساتھ سینکڑوں کتب میں موجود ہے اور اس روایت سے ثابت ہے کہ سادانیوں کا عقد غیر سادات سے جائز ہی نہیں ہے

اوراس قانون پر بعد والے جملہ بنی ہاشم نے بھی عمل کرتے ہوئے اس عقد کو جائز قرار نہیں دیا جوشخص بھی اس قانون کوتوڑتا ہے وہ دین آل محمدؐ علیہم الصلوات والسلام سے بے بہرہ ہے نیز یہ بات مروان بھی جانتا تھا کہ نہ ماضی میں بنی ہاشم علیہم الصلوات والسلام سے ان کی رشتہ داری ہوئی تھی اور نہ ہوسکتی تھی ورنہ وہ کہہ دیتا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تو خلیفہ عثمان جواموی تھا اس کے ساتھ ناطہ جوڑا تھا آپ یہ کیوں فرما رہے ہیں کیونکہ ایسا نہیں تھا اس لئے وہ نہ کہہ سکا اور وہ یہ بھی جانتا تھا کہ پہلے یہ بات نہیں ہوئی ہے اور نہ پھر ہوگی

دوسری روایت

جناب امیر المومنین علیہ الصلوات والسلام کا دستورالعمل

سرکار امیر المومنین علیہ الصلوات والسلام نے اپنی کسی دختر کا عقد خاندان سے باہر نہیں کیا، مصر کے معروف مؤرخ سید عبدالعزیز سید الاہل نے کتاب السیدۃ زینب صلواۃ اللہ علیہا ص ۲۱ طبع مصر میں لکھا ہے کہ

''ایک شخص اشعث بن قیس (جو غیر سید تھا) نے حضرت علی علیہ الصلوات والسلام سے جناب پاک مخدومہ معظّمہ عالیہ بی بی صلواۃ اللہ علیہا کا رشتہ طلب کیا تو انہوں نے غضبناک ہوکر فرمایا کہ دور ہوجا، اگر تو نے پھر اس بات کا اعادہ کیا تو میں تجھ سے سخت برا پیش آؤں گا، یہی اشعث بن قیس بعد میں اولاد علی علیہ الصلوات والسلام کا سخت دشمن بنا اور ظلم وستم توڑے''

تیسری روایت

صاحب منتہی الامال نے لکھا ہے کہ امام موسیٰ ابن جعفر علیہما الصلوات والسلام کی اکیس دختر ان صلوات اللہ علیہن تھیں اور انہوں نے ایک بھی شہزادی کا عقد نہیں فرمایا تھا اس کی وجہ کیا تھی؟

کسے راکه همسر وهم کفو ایشاں جود نمی یافتد

یعنی انہیں ان شہزادیوں کا کفو میسر نہ تھا یعنی سادات کے شہزادے میسر نہ تھے ورنہ مومنین تو موجود تھے مگران سے عقد حرام تھا اس کے بعد شیخ عباس قمی لکھتے ہیں کہ

ایں مطلب درمیان در دختران ایشاں عادت شده

یہ بات تو پاک گھر کی بیٹیوں کا دستور تھا کہ غیر سے عقد جائز نہ سمجھتی تھیں اسی لئے امام محمد تقی علیہ الصلوات والسلام نے مدینے کے دس دیہات ان مستورات کے نام وقف کروادیئے تھے کہ جن مستورات نے عقد نہیں فرمایا تھا، ان مستورات میں ان کی اپنی دختران اور ان کی ہمشیرگان اور دیگر مستورات سادات صلوات اللہ علیہن تھیں اوران دیہات کی آمدنی مدینے سے لے کرقم پہنچائی جاتی تھی کیونکہ کچھ مستورات صلوات اللہ علیہم قم میں قیام پذیر تھیں بلکہ امام موسیٰ کاظم علیہ الصلوات والسلام کی اپنی اولاد کے نام لکھی گئی وصیت میں یہ آیا ہے کہ میرے بعد میری کسی بچی کا عقد میرے وصی امام علی رضا علیہ الصلوات والسلام کی اجازت اوران کے امر کے بغیر نہ کیا جائے اگر میری وصیت کی کوئی مخالفت کرے گا تو ملعون ہوگا‘‘

(بحارالانوار جلد ۴۸ ص ۲۷۹/۲۸۰)

نیز اسی طرح وصیت میں وارد ہے کہ میرے فرزند امام علی الرضا بن موسیٰ کاظم علیہما الصلوات والسلام اپنی قوم کے رشتوں سے بخوبی واقف ہیں اگر وہ چاہیں تو حسب منشاء اپنی بہنوں کا عقد کر سکتے ہیں اور اگر ترک کرنا چاہیں تو ترک کر سکتے ہیں میں نے اپنی بیٹیوں کو بھی یہ وصیت کر دی ہے...... (بحار جلد ۴۸ ص ۲۸۰)

مگر علم انساب وتاریخ کی کتب شاہد ہیں کہ امام رضا علیہ الصلوات والسلام نے سادات میں کفو نہ ہونے کی وجہ سے اپنی اکیس یا بروایت دیگر اٹھارہ ہمشیرگان کا کہیں عقد نہ کیا حتیٰ کہ معصومہ قم حضرت سیدہ فاطمہ بنت موسیٰ علیہا السلام بھی سولہ سال کی عمر میں کنواری وفات

پا گئیں مگر خاندانی عظمت و جاہت پر حرف نہ آنے دیا

دیکھئے ان مستورات کے بارے میں نہ تو کسی شخص نے یہ اعتراض کیا ہے کہ ان کے عقد کیوں نہیں ہوئے ، اگر سادات کے رشتے نہ تھے غیر سادات میں رشتوں کی کیا کمی تھی امام کے ماننے والے غیر سادات موجود تھے مگر امام نے ان کو رشتہ دینے کا تصور ہی نہ کیا اور نہ ہی کسی نے فقہ کی موشگافیاں کی ہیں ، سبھی جانتے تھے کہ جب کفو موجود ہی نہیں تو غیر سے عقد کیسا ؟ تو امام علیہ الصلوات والسلام کے فعل پر کیسے تنقید کی جا سکتی ہے

چوتھی روایت

علامہ شیخ عباس قمی مرحوم نے منتہی الامال میں اور صاحب عمدۃ الطالب نے اس روایت کو لکھا ہے یہ ایک طویل روایت ہے اس لئے اختصار کے ساتھ لکھ رہا ہوں تفصیل کیلئے مندرجہ بالا کتب کی طرف رجوع کریں

جناب زید بن امام زین العابدین علیہما الصلوات والسلام کے ایک صاحبزادے تھے جن کا نام تھا جناب عیسیٰ بن زید علیہما الصلوات والسلام ...... جناب زید شہید علیہ الصلوات والسلام کی شہادت کے بعد حسنی سادات کا خروج ہے ، اس میں جناب عبداللہ بن حسن علیہما الصلوات والسلام کے فرزندان جناب محمد و ابراہیم علیہما الصلوات والسلام شہید ہوئے ، جب انہیں شہید کیا گیا تو جناب عیسیٰ بن زید شہید علیہ الصلوات والسلام بھی وہاں موجود تھے ، ان کی شہادت کے بعد یہ روپوش ہو گئے اور گمنامی کی زندگی گزارنا شروع کر دی

اپنا نسب چھپا کر کوفہ میں سقائی کا پیشہ اختیار کیا ، کرائے کا اونٹ لے کر اس پر پانی کی مشکیں بھر کر لاتے تھے اور اس کی اجرت سے گزر بسر کرتے تھے اور اسی عالم میں عقد فرمایا اور اپنی زوجہ اطہر کو بھی نہ بتایا کہ وہ کون ہیں اور سسرال والوں سے بھی نسب مخفی

رکھا، وہاں سے ان کی دختر ہوئیں جب وہ حد بلوغت کو پہنچیں تو سسرال والوں نے خواہش عقد کی اور ان کی زوجہ کو اپنا وکیل بنایا اس واقعہ کو کتب میں خود انہیں کی زبانی اس طرح بیان کیا گیا ہے فرمایا

زوجہ ام اصرار بلیغ کرد ومن جواب ساکت بودم وجرأت نمیکردم کہ نسب خود را بہ او بگویم وا و را خبر دہم کہ دختر من فرزند پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم است وکفوا وہم شان او غیر نیست

میری زوجہ نے اس عقد پر بہت اصرار کیا اور میں اس کے جواب میں خاموش رہا اور یہ جرأت نہ کرسکا کہ انہیں اپنے نسب سے آگاہ کرسکوں اور انہیں بتاؤں کہ میری دختر اولاد پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہے اور اس کا کفو اور ہمسر کوئی غیر نہیں ہوسکتا (جلد۲ص۲۳)

فرمایا کیونکہ ہماری زوجہ کو حقیقت معلوم نہیں تھی اس لئے انہوں نے بہت اصرار کیا اور میں تدبیر کار سے عاجز آ گیا کہ اب کیا کروں اور پھر میں نے اس مسئلے کو حل کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ یہ دختر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے، غیر سے اس کا عقد جائز نہیں لہٰذا میری اس دختر کو دنیا سے اٹھالے، پھر خالق نے میری دعا مستجاب فرمائی اور میری دختر صلوات اللہ علیہا فوت ہوگئیں لیکن مجھے آج بھی یہ افسوس ہے کہ میں اپنی دختر کو زندگی بھر نہیں بتا سکا کہ تم نبی زادی ہو

مقاتل الطالبین کی عبارت ہے کہ حضرت عیسیٰ بن زید شہید نے فرمایا

☆لم اقدر علی اخبارها بان ذالك غير جائز ولا هو يكفو لها

اس بچی کا نکاح غیر سید سقا زادہ سے جائز نہیں ہے اور وہ اس کا کفو بھی نہیں ہے

(زید الشہید صفحہ۷۷ طبع نجف)

یہ عیسیٰ بن زید امام جعفر صادق علیہ الصلوات والسلام کے شاگرد رشید اور راوی احادیث اہل بیت تھے، تمام علماء رجال نے ان کو اصحاب امام جعفرؑ صادق علیہ الصلوات والسلام میں شمار کیا ہے

علامہ عبدالرزاق موسی مقرم نجفی فرماتے تھے کہ سادات عظام میں سے یہ بڑے زاہد اور متقی تھے اور اکثر یاد الٰہی میں مصروف رہتے تھے......(زیدالشہید ص۱۷۱)

اس روایت سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ سادات عظام کا ہمیشہ سے یہی دستور تھا کہ اپنی بچیوں کا غیروں سے عقد جائز نہ سمجھتے تھے بلکہ بیٹیوں کی موت کو اس عقد پر ترجیح دیتے تھے

ہر وہ چیز جو حرام ہے دراصل اس میں ایک احترام مخفی ہے مثلاً جملہ برائیاں اور غیر طیب وطاہر اغذیہ صرف احترام انسانیت کے پیش نظر ہیں کہ اللہ نے انسان کو اکرام واعزاز انسانیت سے نوازا ہے، اس اعزاز واکرام کا تقاضہ یہ ہے کہ گھٹیا چیزوں سے اجتناب کرے، ماں، بہن، بیٹی سے عقد کو حرام قرار دیا ہے تو صرف اس لئے کہ یہ نازک رشتے محترم ہیں اور مباشرت شرعی بھی توہین کے مترادف ہے اس لئے ان رشتوں کی بے حرمتی انسان کو اسلام سے خارج کر دیتی ہے، جن نومسلموں کے باپ دادا مجوسی تھے ان کی اولین خواہش تھی کہ ان کی بیٹیاں بہنیں ان کیلئے حلال قرار دی جائیں مگر اسلام نے جو پاکیزہ اقدار متعین فرمائی تھیں وہ بے لچک تھیں کہ اس میں ہر نسبت کا احترام لازم تھا، قربانی کے جانوروں سے لے کر ان کے گلے کے پٹوں اور زنجیروں تک کے احترام کا حکم دیا گیا تھا، ان مجوسی النسل لوگوں نے دائرہ اسلام میں آکر اپنی بہنوں بیٹیوں کو تو چھوڑ دیا مگر نبی کی بیٹیوں کو حلال قرار دے دیا یہ ظلم نہیں تو کیا ہے؟

جن علماء سو نے اس عقد کو جائز قرار دیا ہے انہی نے کتب مسائل میں باب خمس میں لکھا ہے کہ اگر کسی سادانی کا شوہر غیر سید ہو اور اس مستور کو سہم سادات میں سے کچھ دیا جائے تو اس کا غیر سید شوہر سہم سادات (مال) کو ہاتھ نہیں لگا سکتا، اس پر تصرف حرام ہے، اب خود سوچئے کہ امتی سادات کے مال کو تو ہاتھ نہیں لگا سکتا خود سادانی کی عزت

سے کھیل سکتا ہے یہ کیسی منطق ہے؟

اب کوئی شخص کہہ سکتا ہے کہ صدقات وزکواۃ وغیرہ سادات پر حرام ہے جس طرح غیر سید پر خمس حرام ہے، لہٰذا عقد بھی دونوں طرف سے حرام ہونا چاہیے جواباً عرض کروں گا کہ احکام خمس وصدقات میں دونوں طرف سے احترام سادات ہی کو ملحوظ رکھا گیا ہے صدقہ سادات پر حرام ہے تو اس میں بھی عظمت سادات کو ملحوظ رکھا گیا ہے اگر خمس غیر سادات پر حرام ہے تو اس میں بھی عظمت سادات کو ملحوظ رکھا گیا ہے لہٰذا فاضل بحیثیت فاضل کے قابل قبول ہے ورنہ نہیں اور شوہر ہمیشہ فاضل ہی ہوتا ہے لہٰذا مفضول کو فاضل پر برتری دینا جائز نہیں ہے اس لئے غیر سید کا سادانی کو عقد میں لانا حرام ہے

سید مرتضٰی علم الہدیٰ اعلی اللہ مقامہ اور حضرت شیخ جنید رحمۃ اللہ علیہ نے اس عقد کی حرمت پر بہترین دلیل دی ہے فرماتے ہیں سادانی پر نصوص متواترہ سے صدقہ حرام ہے جب وہ غیر سید کے حبالہ عقد میں آجائے گی تو اس کا نان ونفقہ شوہر پر واجب ہوگا حالانکہ اس پر صدقہ شرعاً حلال ہوگا، صاف ظاہر ہے کہ وہ اپنی زوجہ کی مونت صدقہ سے کرے گا جو اس عورت پر حرام ہوگا گویا اللہ کے حرام کردہ صدقہ کو اس نے عورت پر حلال کردیا اس طرح یہ باعث تغیر احکام اِلٰہیہ ہوگا جو یقیناً جائز نہیں ہے

اس کے جواز میں کہنے والوں نے کہا کہ جب صدقہ کسی کو مل جاتا ہے تو اس کی ملکیت ہوجاتا ہے اس کی صدقے والی حیثیت ختم ہو جاتی ہے اس کا جواب یہ ہے کہ یہ تاویل علیل کافی نہیں علت حرمت صدقہ اس سے ختم نہیں ہوسکتی

صدقہ سادات پر حرام اس لئے کیا گیا تھا کہ اس کے کھانے سے محرم علیہ پر غلط آثار مرتب ہوں گے، اور اللہ کے حرام وحلال کردہ چیزوں کے کچھ اسباب ومقاصد ہیں ہر

حلال میں ایک مفاد ہے اور ہر حرام میں ایک ضرر

ظاہراً ساداتی وہ صدقہ کھا بھی لے تو مضرات سے کوئی مانع نہ ہوگا صدقہ میں ''صدقیت'' ہر حال میں قائم رہے گی لہٰذا یہ تاویل غلط ہے

علمائے اعلام کا یہ فتویٰ ہے کہ سیدہ کا غیر سید سے نکاح قطعاً ناروا اصلاً ناجائز ہے اور مذضیاً باطل اور حرام ہے اور اس فعل کا ارتکاب خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نعوذ باللہ گالی دینے کہ مترادف ہے ...... (ناموس سادات صفحہ نمبر ۸)

کتاب الخراج از امام ابو یوسف سنی حنفی میں لکھا ہے'' جو مسلمان حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گالی دے (نعوذ باللہ) یا حضور کی طرف جھوٹ کی نسبت دے

☆فقد کفروا باللہ تعالیٰ وبانت منه امر ائة

یقیناً وہ کافر باللہ ہے اور اس کی بیوی اس کے نکاح سے نکل جاتی ہے''

☆ان شاتم محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کافر ومن شك فی عذابه وکفره کفر

(شفاء شریف بزازیہ فتاویٰ خبریہ)

شاتم یقیناً کافر ہے اور جو اس کے عذاب اور کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے

بلکہ اہل بیت علیہم الصلوات والسلام جس میں سادات بھی شامل ہیں پر سب وشتم کرنے والے کے بارے میں حدیث ہے

☆من سب اهل بیتی فانما یرتد عن اللہ والاسلام (صواعق محرقہ) ......جس نے میرے اہل بیت کے خلاف زبان درازی کی تو وہ اللہ اور اسلام سے مرتد ہو گیا

شتم کی تعریف یہ کہ'' ہر وہ قول وفعل جس سے مسبوب لہ (گالی دیئے جانے والے) کی ہتک واہانت ہو

www.khrooj.com

پانچویں روایت

اولادرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو غلام بنانے والا کافر ہے

جیسا کہ دربار یزید میں ایک شامی نے ملعون شام سے کہا تھا کہ ایک بچی بطور کنیز مجھے دے دو تو معظّمہ کائنات صلوات اللہ علیہا نے فرمایا اے یزید تو ایسا نہیں کرسکتا جب تک تو واضح کفر کا اعلان نہ کرے یعنی جو شخص اولاد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو غلام یا کنیز قرار دے گا یقیناً کافر ہوگا، اس بات سے یزید ملعون بھی انکار نہ کرسکا احیاء العلوم وکشف الاضمہ میں اسما بنت ابی بکر سے روایت ہے کہ

☆ان نکاح رق فلینظر احدکم این برق عتیقه

یقیناً نکاح بھی ایک غلامی ہے تمہیں پہلے یہ دیکھنا چاہیے کہ اپنی بیٹی کو کس کی غلامی میں دے رہے ہو...... منطقی نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ ''سادات کو غلام بنانے والا کافر ہے''

اور نکاح کرنے والا گویا غلام بنانے والا ہے، لہٰذا نکاح کرنے والا کافر ہے

چھٹی روایت

ہر ذی شعور اسلامی تاریخ دان کو یہ واقعہ ازبریاد ہے کہ جناب سیدۃ نساء العالمین خاتون جنت صلوات اللہ علیہا کے عرب کے نامور خاندانوں سے رشتے آنے لگے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سختی سے سب لوگوں کو منع فرمایا اور کہا کہ میری لخت جگر کا فیصلہ خود پاک پروردگار فرمائے گا اور جب یہ روحانی واقعہ ہو چکا کہ جناب سیدہ پاک صلواۃ اللہ علیہا اور امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ الصلوات والسلام رشتہ ازدواج میں منسلک اللہ کے حکم سے ہو گئے تو سادات کے جدامجد پاک سرورکونین رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

☆ لو لم یخلق علیؑ علیہ الصلوات والسلام لما کان سیدہؑ صلواۃ اللہ علیہا کفوا فی الدنیا

اگر حضرت علی علیہ الصلوات والسلام خلق نہ ہوتے تو خاتون جنت صلواۃ اللہ علیہا کا مساوی دنیا میں کوئی کفو نہ ہوتا

بحوالہ کشف الغمہ، جلد اول ص ۴۷۳ ...... بحار الانوار، جلد ۴۳، ص ۱۴۳ ...... امالی طوسی جلد اول، ص ۴۲ ...... مناقب ابن شہر آشوب، جلد دوم، ص ۲۹ ...... عیون اخبار الرضا جلد اول ص ۱۷۷ ...... عوام العلوم والمعارف، جلد ششم ص ۱۳۶ تا ۱۴۲)

ساتویں روایت

فرمان رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے

☆ ونظر النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اولاد علی علیہ الصلوات والسلام وجعفر علیہ الصلوات والسلام فقال بناتنا لبنینا وبنونا لبناتنا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اولاد جعفر و علی علیہما الصلوات والسلام کو دیکھ کر فرمایا کہ ہماری بیٹیاں ہمارے بیٹوں کیلئے ہیں اور ہمارے بیٹے ہی ہماری بیٹیوں کیلئے ہیں

(من لایحضرہ الفقیہ جلد سوم ص ۲۴۹ مطبوعہ ایران)

اب حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس فرمان کے بعد جو کہ آپ نے جملہ سادات کیلئے ایک قانون بنا دیا ہے کوئی ناعاقبت اندیش اور گستاخ رسول ہی اس فرمان یا قانون کو توڑے گا اور یہی فرمان رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت امام حسین علیہ الصلوات والسلام نے مروان کے آگے دہرایا تھا (جس کا ذکر پہلی روایت میں ہو چکا ہے)

...... ☆ ......

www.khrooj.com

از حجتہ الاسلام الحاج علامہ السید نجم الحسن صاحب قبلہ کراروی قدس سرہ العزیز

نسل رسولؐ میں سے ہونے کی وجہ سے سادات کی عظمت مسلم ہے

لفظ ''سید'' کا استعمال اور اس کا اختصاص

حدیث نور مسلّم بین الفریقین ہے جس میں پیغمبر اسلام باعث خلقت عوالم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ خداوند عالم نے خلقت آدم سے ہزاروں سال پہلے میرے نورِ وجود کو پیدا کیا، پھر اسے اصلاب طاہرہ اور ارحام مطہرہ کے ذریعہ سے صلب حضرت عبدالمطلب علیہ الصلوات والسلام تک پہنچایا، صلب جناب عبدالمطلب علیہ الصلوات والسلام میں پہنچنے کے بعد یہ نور دو حصوں میں منقسم کر دیا گیا، جس کا ایک حصہ حضرت عبداللہ علیہ الصلوات والسلام کے صلب میں اور دوسرا حصہ حضرت ابوطالب علیہ الصلوات والسلام کے صلب میں پہنچا صلب عبداللہ (یعنی پدر بزرگوار) سے ہم اور صلب جناب ابوطالب علیہ الصلوات والسلام سے ہمارے بھائی سرکار علی ابن ابوطالب علیہا الصلوات والسلام پیدا ہوئے (ریاض النضرہ و بحارالانوار)

اس حدیث سے ظاہر ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت علیؑ الحکیم علیہ الصلوات والسلام کے نقطۂ وجود کی بنیاد حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے ہزاروں اور بروایت دیگر

لا تعداد سال پہلے پڑی تھی اور انبیاء و مرسلین علیہم السلام کے دنیا میں آنے کے بعد ان کا ظہور ظاہری ہوا

میرے نزدیک یہ نوری بنیاد ہی شرف سیادت کی اصل و اساس ہے اور اسی پر سادات کی شرافت نسلی کی بنیاد قائم کی گئی ہے ہمارے نبی کے علاوہ کوئی نبی اول پیدا نہیں ہوا اور کسی کی اولاد کو شرف سیادت نصیب نہیں ہوا، قدرت نے اس شرف سیادت کو امتیاز دینے کیلئے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صلب مطہر سے ملکہ دو جہاں سیدۃ النساء العالمین صلواۃ اللہ علیہا کو پیدا کر کے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد نرینہ کو دنیا سے اٹھا لیا اور نور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور نور علیؑ المرتضیٰ علیہ الصلوات والسلام کو ملانے کیلئے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حکم دیا کہ اپنی دختر کی تزویج سرکار امیر المومنین علیہ الصلوات والسلام سے کر دی جائے۔ چنانچہ مناکحت و مزاوجت ہوگئی اور امام حسنؑ علیہ الصلوات والسلام اور امام حسینؑ علیہ الصلوات والسلام پیدا ہوئے ...... (نور الابصار)

یہ سچ ہے کہ نسلوں کا سلسلہ اولاد نرینہ سے قائم ہوتا ہے لیکن اس امتیازی خصوصیت کو کیا کیا جائے کہ خداوند عالم نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسل کے سلسلہ کو خاتون جنت و حضرت علی علیہما الصلوات والسلام کے ذریعے سے قائم کیا ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں

☆ان الله جعل ذرية كل نبي في صلبه وجعل ذريتي في صلب علي بن ابي طالب علیہما الصلوات والسلام

خداوند عالم نے تمام انبیاء کی ذریت انہیں کے صلب میں رکھی ہے لیکن میری ذریت صلب علی علیہ الصلوات والسلام میں قرار دی ہے (صواعق محرقہ، ص ۷۴، ۹۳)

پھر فرماتے ہیں کہ علی علیہ الصلوات والسلام و خاتون جنت صلواۃ اللہ علیہا کی جو اولاد ہے

☆انا ابوهم وعصبتهم ...... میں ہی ان کا باپ اور ان کی بنیاد ہوں (صواعق محرقہ ص ۹۳)

www.khrooj.com

غالباً اسی کی طرف آیہ مباہلہ اشارہ کررہی ہے جس میں حضرات حسنین علیہما الصلوات والسلام کو فرزندانِ رسول بتایا گیا ہے اس حدیث سے مخالفوں کا یہ کہنا مندفع ہوگیا کہ خاتون جنت اور علی علیہ الصلوات والسلام کی اولاد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد کیونکر ہوسکتی ہے

اس سے بھی باخبر رہنا چاہیے کہ ہمارے نزدیک وہ اولاد علی علیہ الصلوات والسلام جو بطن خاتون جنت سے نہیں ہیں وہ سید شرفی ہیں کیونکہ شرافت نوریہ اور وجودیہ میں حضرت علی علیہ الصلوات والسلام حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے برابر کے شریک وسہیم ہیں (مطالب السؤل)

اسی لئے ہم حضرت عباس علمدار علیہ الصلوات والسلام اور محمد حنفیہ علیہ الصلوات والسلام کو سید سمجھتے ہیں، یہ اور بات ہے کہ شرف سیادت میں ان کے برابر نہیں قرار دیتے جو حضرت علی علیہ الصلوات والسلام و خاتون جنت صلواۃ اللہ علیہا دونوں سے پیدا ہوئے ہیں جیسے حضرت امام حسن علیہ الصلوات والسلام وحضرت امام حسین علیہ الصلوات والسلام کتاب لوامع التنزیل ج ۳ ص ۱۴۱ میں ہے کہ ہم حضرت علی علیہ الصلوات والسلام کی جملہ اولاد کو سید جانتے ہیں لیکن درجے میں فرق کے قائل ہیں اسی لئے علماء انساب نے علوی اور فاطمی میں تفریق کی ہے

بہرحال یہ واضح ہوجانے کے بعد کہ اولاد علی علیہ الصلوات والسلام و جناب سیدہ صلواۃ اللہ علیہا اولاد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور یہ مسلم ہونے کے بعد کہ شیخ کی اولاد کو شیخ، برہمن کی اولاد کو برہمن کہا جانا قدیم الایام سے چلا آتا ہے اولاد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سید کہنے میں قطعاً کوئی قباحت نہیں قرار دی جاسکتی

تبادرِ ذہنی دلیل حقیقت ہے

علم اصول کا یہ اٹل قانون ہے کہ لفظ کے بولنے کے بعد اس کے مختلف معانی میں سے جس معنی کی طرف تبادر ذہنی ہو وہی حقیقت معنی ہوتا ہے مثال کیلئے عرض ہے کہ لفظ صلواۃ

جس کے معنی دعا کے ہیں جب یہ لفظ بولا جاتا ہے تو تبادر ذہنی اس کے لغوی معنی دعا کی طرف نہیں ہوتا بلکہ لفظ کی حقیقت شرعیہ کی طرف ہوتا ہے یعنی لفظ صلواۃ (نماز) سے دعا نہیں، ارکان مخصوصہ کے ساتھ عبادتِ نماز سمجھ میں آتی ہے...... اسی طرح جب بھی لفظ سید بولا جاتا ہے تو تبادر ذہنی اولادرسول ہونے کی طرف ہوتا ہے یہ منقول شرعی ہے جو حقیقت ثانیہ ہے

نسلی الحاق وانتساب کی پائیداری

نسل کا الحاق اس کا انتساب کسی صورت سے ختم نہیں کیا جا سکتا کیونکہ یہ چیز قدرتی نظام کے تحت چل رہی ہے قرآن کریم پ ۲۷ سورۃ طور رکوع ۳ میں ہے

☆وَالَّذِينَ آمَنُوا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُم بِإِيمَانٍ أَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَمَا أَلَتْنَاهُم مِّنْ عَمَلِهِم مِّن شَيْءٍ

(ترجمہ) اور جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور ان کی اولاد نے بھی ایمان میں ان کا ساتھ ملحق کردیا اور ہم ان کی کارگزاریوں میں سے کچھ بھی کم نہ کریں گے

علامہ شبیر احمد عثمانی شیخ الہند دیوبندی ترجمہ قرآن کریم کے حاشیہ ص ۶۸۰ پر لکھتے ہیں کہ کاملوں کی اولاد اور متعلقین اگر ایمان پر قائم ہوں اور ان ہی کاملوں کی راہ پر چلیں جو خدمات ان کے بزرگوں نے انجام دی تھیں یہ بھی ان کی تکمیل میں ساعی ہوں تو اللہ تعالٰی اپنے فضل سے ان کو جنت میں ان ہی کے ساتھ ملحق کردے گا گو ان کے اعمال و احوال سے کماً و کیفاً فروتر ہوں تاہم ان بزرگوں کے اکرام وعزت افزائی کیلئے ان تابعین کو ان متبوعین کے جوار میں رکھا جائے گا اور ممکن ہے کہ بعض کو بالکل انہیں کے مقام اور درجے پر پہنچا دیا جائے یہی کچھ صحیح بخاری اور تفسیر صافی ص ۱۳۱۴ پر بھی ہے

شبیر احمد عثمانی اور شیخ الہند کی عبارت میں جو راہ پر چلنے کا حوالہ دیا گیا ہے اس سے واضح ہوتا ہے کہ جو لوگ اپنے آباؤ اجداد کی راہ پر چلیں گے وہی آخرت میں کامیاب وکامگار ہوں گے اور جو ان کی راہ کو چھوڑیں گے وہ خائب وخاسر رہیں گے اس سے یہ بات کھل جاتی ہے کہ جو سید بارہ اماموں کی راہ پر نہیں چلتا اور ان کے مذہب ومسلک پر قائم نہیں ہے وہ اس الحاق نسلی سے فائدہ نہ اٹھا سکے گا

غرض اس آیات اور اس کی تفسیر سے صرف یہ پتہ نہیں چلا کہ نسل کا الحاق اور سلسلہ ختم نہ ہوگا بلکہ یہ بھی معلوم ہو گیا کہ الحاق نسلی دنیا تو درکنار آخرت میں بھی رہے گا اور اس کا بھی پتہ چل گیا کہ الحاق نسلی کو خداوند عالم نے عزت کی نگاہ سے دیکھا ہے، اب ظاہر ہے کہ جو جس قسم کے اعمال کا مالک ہوگا اس کی اولاد بھی اسی کے ساتھ ملحق ہوگی، اسی لئے حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی نسل کی بلندی اور اس سلسلہ کی پائیداری کا بار بار ذکر فرمایا ہے یہاں تک کہ یہ فرما دیا کہ میری نسل دنیا تو درکنار آخرت اور قیامت میں بھی منقطع نہ ہوگی وہ فرماتے ہیں

☆کل سبب و نسب ینقطع یوم القیامه ما خلا سببی ونسبی (صواعق محرقہ ص ۹۳)

کہ قیامت کے دن میرے سبب اور نسب کے علاوہ تمام سلسلے منقطع ہو جائیں گے، آپ نے یہ بھی فرمایا کہ میری اولاد قابل عزت ہے اور اس کی تعظیم کیا کرو اچھوں کی تعظیم مرضی معبود کیلئے اور بروں کی تعظیم میری خاطر سے (اسعاف الراغبین)

علامہ حسین واعظ کاشفی لکھتے ہیں کہ تمام انبیاء کی اولاد ہمیشہ قابل تعظیم سمجھی جاتی رہی ہے اور اولاد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس سلسلہ میں سب سے زیادہ حقدار ہیں ......
(روضہ الشہدا ص ۴۰۴)

www.khrooj.com

لفظ ''سید'' کا اولادِ رسول کیلئے اختصاص

کہا جاتا ہے کہ (۱) لفظ سید کے کئی معنی ہیں اسے کسی مخصوص معنی کیلئے معین کر دینا درست نہیں ہے...... (۲) لفظ سید اولادعلیؑ و جناب سیدہؑ علیہم الصلوات والسلام کیلئے مخصوص نہیں ہے

میں کہتا ہوں کہ بے شک لفظ سید جس کی جمع سادۃ اور سادات ہے کئی معنوں میں استعمال ہوا ہے اور اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ ایسے بہت سے الفاظ ہیں جو مختلف مقامات پر مستعمل ہوئے ہیں اور ہوتے رہتے ہیں لیکن دیکھنا یہ ہے کہ کون سا محل استعمال ہے جہاں اسے حقیقت کا درجہ مل سکے، مطلب یہ ہے کہ ایسے کثیر الفاظ ہیں جن کے کئی معانی ہیں اور قرآئن کے سہارے سے وہ مستعمل بھی ہوتے رہتے ہیں ان کا حقیقی محل استعمال وہی ہوتا ہے جس کی طرف '' تبادر ذہنی'' ہو جیسا میں اوپر لکھ چکا ہوں مثلاً لفظ '' عین'' کو لے لیجئے اس کے تقریباً ستر معانی ہیں عین کے معنی آنکھ، گھنٹہ، آفتاب، روشن آفتاب، گھر والے، اہل شر، جاسوس، دیدبان، جماعت، چشمہ وغیرہ وغیرہ ہیں (المنجد ص ۵۶۸) لیکن جب لفظ عین بولا جاتا ہے تو اس سے عام طور پر نہ آفتاب سمجھ میں آتا ہے نہ گھنٹہ نہ کوئی اور معنی بلکہ لفظ عین سے تبادر ذہنی صرف آنکھ کے معنی کی طرف ہوتا ہے اور یہی حقیقت معنی کی دلیل ہے، بالکل اسی طرح لفظ '' سید'' کا معاملہ ہے اس کے بھی کثیر معانی ہیں اور اس کا استعمال بھی بہت سے مواقع پر مختلف قرائن سے ہوا ہے لغات میں اس کے معنی اور استعمال کے متعلق ملتا ہے سردار، شریف، فاضل، رئیسِ قوم، بزرگ، خاندان، سخی، کریم، حلیم، مصائب برداشت کرنے والا، دوست، رب، زوج وغیرہ (مجمع البحرین، مفردات راغب) مگر اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ جب لفظ سید بولا جاتا ہے تو ان معانی میں سے کسی ایک کی طرف بھی تبادر ذہنی نہیں ہوتا یعنی ان

www.khrooj.com

مذکورہ معانی میں سے کوئی ایک معنی بھی سمجھ میں نہیں آتا بلکہ صرف ''فرزند رسول'' ہونے کا تصور ہوتا ہے اس مقام پر یہ خیال نہ کیا جائے کہ تبادر ذہنی کسی قوم یا فرقے سے متعلق ہے کیونکہ جمہور مسلمین کا یہی مسلک ہے اور چند متعصب قسم کے افراد کے علاوہ تمام لوگ لفظ ''سید'' سے فرزند رسول ہی سمجھتے ہیں المنجد ص۳۷۲ طبع بیروت میں ہے کہ ''سید'' صاحب سیادت کو کہتے ہیں وہ

☆عند المسلمین من کان سلالہ نبیھم............ الخ

مسلمانوں کے نزدیک سید وہ ہے جو ان کے نبی کی اولاد اورنسل میں سے ہو اسی کتاب کے ص۳۰۴ میں لفظ ''سلالہ'' کے معنی خلاصہ، نسل، فرزند کے تحریر ہیں اب رہ گیا یہ فرمانا کہ لفظ ''سید'' اولاد علیؑ وسیدہؑ علیہم الصلوات والسلام کیلئے مخصوص نہیں اور مختلف محل پر مستعمل ہوا ہے جیسا کہ پہلے عرض کیا گیا ہے لیکن اسلام کے قرون اولیٰ ہی سے یہ لفظ اولاد رسول اور فرزندان علیؑ و جناب سیدہؑ علیہم الصلوات والسلام کیلئے مخصوص ہو گیا ہے اور قیامت تک صرف انہیں کیلئے استعمال ہوتا رہے گا اسی کو حقیقت مستعملہ کہتے ہیں جو حقیقت وضعیت پر غالب ہے

اب وہ حضرات خصوصیت سے متوجہ ہوں جو یہ کہتے ہیں کہ لفظ سید نہ اولاد علیؑ و جناب سیدہ پاک علیہم الصلوات والسلام کیلئے مخصوص ہے اور نہ اس کا سلسلہ ہمیشہ قائم رہ سکتا ہے کتاب رشفتہ الصاوی من بحر فضائل النبی الہادی، طبع مصر ۱۳۰۳ھ کے ص ۵ سطر ۱۶ میں ہے

فھم الا والی جبلت مناقبھم

ورثو السیادۃ کابراً عن کابر

(ترجمہ) اولاد رسول اور فرزندان علیؑ و جناب سیدہ پاک علیہم الصلوات والسلام جملہ مخلوقات سے بہتر ہیں ان کے فضائل ومناقب پیدائشی وتخلیقی ہیں جو نسلاً بعد نسل سیادت کے مالک ہیں اسی کتاب کے صفحہ ۱۷ سطر ۲ میں ہے

www.khrooj.com

☆قال العلماء ولا يمنع هذا الحصر دخول اولادهم وذريتاتهم الی آخر الابد

علماء کا ارشاد ہے کہ فضیلت اور سیادت کا جو شرف اولا رِ رسولؐ میں منحصر ہے یہ رہتی دنیا تک رہے گا اس کے علاوہ کتاب صحاح الابیار فی نسب السادۃ الفاطمیہؑ الاخبار طبع بمبئی کے صفحہ ۱۲۰ سطر ۲ میں ہے کہ

☆ خصص بیت النبوۃ لا سیادۃ......فکل من یثبت له بنوۃ النبوت سید

خداوند عالم نے نبی کے گھرانے کو سیادت کیلئے مخصوص کر دیا ہے لہٰذا جس فرد بشر کیلئے یہ ثابت ہو جائے کہ یہ نبی کی اولاد ہے وہ ''سید'' ہوگا...... اس سے معلوم ہوا کہ لفظ ''سید'' حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی علیؑ حکیم علیہ الصلوات والسلام اور ان کی اولاد کے سوا کسی اور کیلئے استعمال نہیں ہوسکتا

سید کی تعظیم واجب ہے

یہ نہیں بھولنا چاہیے کہ نسل رسول میں ہونے کی وجہ سے سادات قابل تعظیم اور واجب الاحترام ہیں، ان کو خدا نے قیامت تک کیلئے باعزت بنایا ہے اور ہر وہ عمل جس سے توہین ہوتی ہو ان کے خلاف ناجائز اور حرام ہے، امام المسلمین حضرت علامہ جلال الدین سیوطی حضرت خاتون جنت صلواۃ اللہ علیہا اور ان کے فرزندان امام حسن علیہ الصلوات والسلام اور امام حسین علیہ الصلوات والسلام کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں

☆فتخصیص السیادۃ لهم وتزید الشرافة لا جل الاباء والام فمن ولد منهما ذکراً او انثیٰ فهو سید الی یوم القیامة ویحب علی اجمع الخلق تعظیم ابدا

یعنی حضرات حسنین علیہا الصلوات والسلام اور ان کی اولاد کیلئے سیادت مخصوص ہے، مرد ہو یا عورت جو بھی ان کی نسل سے ہے وہ قیامت تک سید رہے گا اور ساری کائنات پر یہ

www.khrooj.com

واجب ہے کہ ان کی ہمیشہ ہمیشہ تعظیم کرتی رہے......(لوامع التنزیل، ج۳، ص۳۴۳)

علامہ شیخ محمد صبان اپنی مشہور کتاب اسعاف الراغبین فی سیرۃ المصطفیٰ وفضائل اہل بیت الطاہرین مطبوعہ، برحاشیہ کتاب نورالابصار امام شبلنجی طبع مصر ۱۳۲۲ء، کے صفحہ ۱۱۴ پر تحریر فرماتے ہیں

☆"وقد صرح العلماء بانه ينبغى اكرام سكان بلده وان تحقق منهم ابتداء او نحوه برعاية حرمة جواره فما بالك بذرية الذين هم بضعة منهم ولو كان بينهم وبينه وسالط"

یعنی علماء نے اس کی صراحت کر دی ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حرمتِ جوار کی رعایت سے یہ ضروری ہے کہ ان کے شہر کے رہنے والوں کی تعظیم وتکریم کی جائے اور ان کی توقیر اور ان کا اکرام کیا جائے، چاہے ان کا گناہ گار اور بدعتی ہونا ثابت ہی کیوں نہ ہو؟ تو جب یہ بات طے ہو چکی ہے تو پھر ان کی ذریت اور اولاد کے بارے میں کیا عذر ہو سکتا ہے کہ ہم ان کی تعظیم وتکریم میں پس وپیش کریں وہ تو ان کے جگر کے ٹکڑے ہیں، دیکھو ان کی تعظیم ضروری ہے چاہے کتنا ہی سلسلہ طویل کیوں نہ ہو گیا ہو، پھر اسی کتاب کے ص ۱۱۵ پر تحریر فرماتے ہیں کہ فرزندان رسول چونکہ سید ہیں لہٰذا چاہے ان کے اعمال اچھے ہوں یا نہ ہوں لیکن

☆يحب ويحترم من حيث قرابته ...... آنحضرت کی ذریت اور اولاد ہونے کی وجہ سے ان سے محبت کرنا اور ان کا احترام کرنا ضروری ہے آگے چل کر لکھتے ہیں کہ آنحضرت نے ایک دن برسر منبر خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ میرا سلسلہ نسب قیامت میں کوئی فائدہ نہ پہنچا سکے گا یہ بالکل غلط ہے

☆ان رحمى موصلة فى الدنيا والاخرة......

باور کرنا چاہیئے کہ میری نسل دنیا اور آخرت دونوں میں متصل ہے جدا نہ ہوگی

www.khrooj.com

بہر حال علمائے اسلام کا فیصلہ یہ ہے کہ لفظ ''سید'' محمد وآل محمدؐ علیہم الصلوات والسلام اوران کی اولاد کیلئے مخصوص ہے اور اولاد رسول قیامت تک قابل احترام ہے اور کسی غیر کیلئے جائز نہیں کہ اس لفظ مخصوص کو اولاد رسول اور فرزندان علیؑ و بتولؑ علیہم الصلوات والسلام کے علاوہ کسی کیلئے استعمال کرے

اس سلسلہ میں دو باتیں بھی پیش نگاہ رہنا چاہییں ایک بات تو یہ ہے کہ جو شخص سید ہے وہ اپنی سیادت کو نہ چھپائے اور جو سید نہیں ہے وہ اپنے کو سید کہنے کی جرأت نہ کرے کیونکہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس قسم کے دونوں حضرات پر لعنت فرمائی ہے

آیت اللہ علامہ السید محمد اشرف بنیرہ امام المحققین حضرت آقا السید محمدؒ باقر داماد اپنی کتاب ''فضائل السادات'' کے ص ۴۷۷ پر لکھتے ہیں

☆قال رسول الله من انتسب الى غير ابيه او تولى غير مواليه فعليه لعنت الله وان من دخل الينا بلا سبب ظاهر وخرج بلا سبب موجب فهو ملعون

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ جو شخص اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کی نسبت دے اور اپنے آقاؤں کے غیر سے محبت کرے اس پر خدا کی لعنت ہے اور جو شخص بلا سبب ظاہری نسل میں داخل ہونے کا دعویٰ کرے یا بلا کسی مجبوری کے ہماری نسل سے خارج ہونے کا اظہار کرے وہ ملعون ہے یہی کچھ صحیح بخاری اور دیگر کتب فریقین میں ہے

دوسری بات یہ ہے کہ جو شخص سید زادی سے عقد نکاح کرتا ہے۔ وہ توہین خدا اور رسول کا ارتکاب کرتا ہے اور ایسا شخص مسلمان نہیں بلکہ کافر ہے جیسا کہ آئندہ بیانات وارشادات وتحقیقات سے واضح ہوگا...... والسلام

سید نجم الحسن کراروی ۵ ستمبر ۱۹۸۱ء

(ملاحظہ فرمائیں عظمت سادات، مطبوعہ راولپنڈی)

www.khrooj.com

حجت الاسلام والمسلمین حضرت علامہ سید محمد عارف صاحب قبلہ

رضوان اللہ تعالیٰ علیہ

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله العلى الاعلىٰ الذى خلق الارضين والسموات العلى الذى جعل السيادة علماء لمن اصطفىٰ والصلواة والسلام على سيد الانبياء والمرسلين وخاتم النبيين ابى قاسم محمدﷺ المصطفىٰ الذى دنىٰ فتدلىٰ فكان قاب قوسين او ادنىٰ واله الطيبين الطاهرين السادات المصطفين الشرفاء النجبا ولعنة الله على من ترك نسبه وادعىٰ السيادة التى خصت فى ال النبى المجتبىٰ الى يوم الجزاء اما بعد

حسب فرمائش السید فضل عباس صاحب ہمدانی والسید طاہر حسین شاہ صاحب ہمدانی یہ حقیر پر تقصیر چند سطور تحریر کر رہا ہے تاکہ ہر خاص و عام پر یہ بات روشن ہو جائے کہ سید کون ہیں؟ ان کے شرائط ولوازم اور حقوق وخصوصیات کیا ہیں؟ تاکہ حق و باطل اور صحیح و غلط میں تمیز ہو جائے اور کوئی شخص غلط فہمی کا شکار نہ ہو

لفظ سید

ساد قومه فيسودهم سيادة فهو سيدهم سے ماخوذ ہے

اس کی جمع سادۃ، سیائد اور سادات استعمال ہوتی ہے...... بصریین اور کوفیین اور خلیل اور دیگر متکلمین سب کا اس پر اتفاق ہے کہ لفظ سید قابلِ عزت، مستحق اطاعت، سردار اور مالک کو کہتے ہیں اضافت کے ساتھ بھی استعمال ہوتا ہے جیسے سید القوم، سید العرب وغیرہ اور بلا اضافت بھی جیسے جاء سید، سید آیا، سید امامنا، سید ہمارا امام ہے

www.khrooj.com

سید کے لغوی معنی

لغا یہ میں ہے کہ سید رب ، ما لک ،شریف ، فاضل ،کریم ،حلیم ، ز وج اور رئیس کیلئے بولا جا تا ہے اور اگر یہ کہا جائے کہ سید وہ ہے جو خیر میں سب سے بلند ہوتو اس میں یہ تمام لغوی معانی جمع ہو جاتے ہیں سموئل نے اپنے قصیدہ میں کہا ہے

اذا مات منا سید قام سید

یقول بما قال الکرام مقول

جب ہمارا ایک سردار مر جا تا ہے تو اس کی جگہ دوسرا سردار کھڑا ہو جا تا ہے وہ وہی کہتا ہے جو بزرگ کہتے رہے اور وہی کرتا ہے جو بزرگ کرتے رہے

سادات کے شرعی معنی

اسلام میں سید کائنات ، باعث ایجاد ممکنات ، فائض البرکات اور ان کی آل کا علم ''نام'' ہوگیا ہے بعض نے شرعی معنی یوں تحریر کئے ہیں کہ وہ نور پاک جو جامع جمیع خیرات و برکات وصفات کمالیہ وجلالیہ اور تمام ظاہری اور باطنی نقائص سے پاک ومنزہ ہے یعنی سید موجودات فخر کائنات محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور علی ابن ابی طالب علیہا الصلوات والسلام ہیں جو سارے جہاں کا مرجع و ماویٰ ہیں ان کا نور جن اصلاب طاہرہ وارحام مطہرہ میں منقلب ہوتا ہوا گزرتا رہا ہے وہ بھی سردار تھے اس لئے کہ ظرف مظروف کے مطابق ہوتا ہے چنانچہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس نسل سے ہمارا نور گزرا ہے سب پاک تھے ، ہمارے بزرگوں میں سے کوئی ولد سفاح نہیں ہے سب ولد نکاح تھے یعنی مسلمان تھے

چونکہ مظروف سے ظرف کی مطابقت ضروری ہے لہٰذا حضرت عبد اللہ علیہ الصلوات والسلام اور

www.khrooj.com

حضرت ابو طالب علیہ الصلوات والسلام بھی سردار تھے اور ان کے وہ بزرگ بھی جن کے اصلاب سے ان کا نور گزرا ہے، اس شرافت اور نجابت کا اثر ہے کہ اب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد قیامت تک سید قرار پا گئی، بے شک اولاد عبدالمطلب علیہ الصلوات والسلام میں جو بھی مومن ہوئے وہ سردار ہیں خاص کر حضرت ابو طالب علیہ الصلوات والسلام کی اولاد اور بالخصوص حضرت علیؑ علیہ الصلوات والسلام کی اولاد مگر حضرت خاتون جنت صلواۃ اللہ علیہا سے جو نسل چلی ان کا علم ''نام'' ہی سید قرار پا گیا، اس لئے کہ یہ نسل اس گھر سے چلی جہاں نانا، ماں، باپ اور خود شہزادے نور اور جوانان جنت کے سردار ہیں

سوال

اگر یہ کہا جائے کہ لفظ ''سید'' ایک حقیقت کو ظاہر کرتا ہے یہ صفت ہے اسم ذاتی نہیں ہے جیسے انسان، جن، ملک وغیرہ اسم ذاتی ہیں، مگر قائم کھڑا ہونے والا، نائم سونے والا، یہ نام نہیں بلکہ صفات ہیں اس طرح سید بھی صفت ہے جیسے اللہ تعالیٰ نے یحییٰ کیلئے فرمایا

☆ أَنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيَى مُصَدِّقاً بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَسَيِّداً وَحَصُوراً وَنَبِيّاً مِّنَ الصَّالِحِيْن ...... (آلِ عمران)

حضرت زکریا علیہ السلام کو ملائکہ آواز دیتے ہیں کہ خداوند عالم آپ کو حضرت یحییٰ کی بشارت دیتا ہے جو ''کلمۃ اللہ عیسیٰ'' کی تصدیق کرے گا، سید و سردار ہوگا، عورتوں کی طرف رغبت نہ کرے گا اور صالح نبی ہوگا

اس آیت میں نبی کا نام یحییٰ بتایا گیا ہے تصدیق کرنا، سید ہونا، حصور ہونا، صالحین میں سے نبی ہونا، یہ سب ان کی صفات ہیں ان میں سے سید بھی ان کی ایک صفت ہے نام نہیں تو پھر سرور کائنات اور ان کی آل علیہم الصلوات والسلام کیلئے لفظ سید علم ''نام'' کیونکر ہوسکتا ہے؟؟؟

جواب:-

یہ درست ہے کہ یہ لفظ جہاں جہاں استعمال ہوا ہے بطور صفت استعمال ہوا ہے مگر ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کی آل کی صرف صفت نہیں بلکہ علم ''نام'' قرار پا گیا ہے نقل کے ذریعے جیسا کہ نقل کی مثالیں عرف اور شرع دونوں میں موجود ہیں جیسے دابہ کے معنی زمین پر چلنے والا، لہٰذا اس کے لغوی معنی میں ہر چلنے والا شامل ہے مگر عرف میں صرف چوپائے کیلئے بولا جاتا ہے اور جب یہ لفظ بولا جاتا ہے تو چوپایا ہی فہم میں آتا ہے

اس طرح لفظ صلواۃ کے معنی لغت میں دعا کے ہیں مگر اسلام نے ان ارکان مخصوصہ کا نام صلواۃ رکھا جسے نماز کہتے ہیں اب جب بھی لفظ صلواۃ بولا جاتا ہے تو اس سے نماز ہی فہم و ادراک میں آتی ہے

اسی طرح لفظ اسم وسم سے ہے جس کے معنی نشان ہیں لیکن اب مستقل طور پر کسی کے نام کیلئے بولا جاتا ہے اور فن نحو وصرف میں اس لفظ کو کہتے ہیں جو اپنے معانی خود دے سکے اور اس میں کوئی زمانہ نہ ہو اس طرح اسود کا معنی بہت سیاہ مگر اصطلاح میں کالے سانپ کیلئے بولا جاتا ہے اور لفظ ارقم چتکبرا کیلئے وضع کیا گیا مگر اب کوڑیالے سانپ کیلئے بولا جاتا ہے اور اسی طرح لفظ سید سردار کیلئے وضع کیا گیا جیسا کہ اس کی تفصیل گزر چکی ہے مگر اب سردارِ دو جہاں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کی آل کیلئے مخصوص کر دیا گیا ہے جنہیں اب بھی شرفِ سرداری حاصل ہے آپ خود سید الانبیاء، آپ کے عم زاد داماد حضرت علی سید الاوصیاء علیہ الصلوات والسلام اور آپ کی دختر نیک اختر سیدۃ نساء العالمین صلواۃ اللہ علیہا اور نواسے سید شباب اہل الجنتہ ہیں، لفظ سادان کی اولاد کیلئے اس

طرح مخصوص ہو گیا کہ جب بھی لفظ سید بولا جائے تو خاتونِ جنت کی اولاد سمجھ میں آتی ہے......اسی کو منقول کہتے ہیں جو حقیقت بن جاتا ہے

اس میں کوئی شک نہیں کہ اولاد عبدالمطلب علیہ الصلوات والسلام میں جو بھی مومن ہے وہ سردار ہے اور مستحق خمس بھی، ان پر زکواۃ حرام ہے مگر سید ہونا ان کی صفت ہے جیسے حضرت یحییٰ علیہ السلام کیلئے صفت ہے مگر ہمارے نبی اور آپ کی آل کا نام قرار پا گیا ہے

سادات کے اثرات

یہی وجہ ہے کہ جو لوگ اسلام اور رسول اسلام سے محبت رکھتے ہیں خواہ علماء ہوں یا امراء یا سلاطین وشاہان وقت جب ان کے سامنے سید زادہ آجائے اور انہیں علم ہو جائے کہ یہ سید ہے تو وہ اسے ضرور امتیازی نظر سے دیکھتا ہے اگر ظاہر میں نہیں بھی تو دل میں اس کا احترام کرتا ہے

یہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قائم مقام اعجاز ہے کہ قیامت تک ان کی ذریت کو عرفاً شرعاً، قولاً، عملاً جو عزت ووقار، اکرام واحترام حاصل ہے وہ کسی دوسرے خاندان کو حاصل نہیں ہے، بے شک دولت وثروت، امارت وسلطنت ہر قوم کو حاصل ہوسکتی ہے مگر مبداء فیاض نے یہ انتہائی مرتبہ سیادت اول موجود، علت غائی ممکنات، سید کائنات، نورِ ارض وسماوات، حضور خاتم الانبیاء اور سید واصیین، یعسوب الدین امیر المومنین علیہ الصلوات والسلام کی ذات مقدسہ میں ودیعت فرمایا ہے یہ سیادت ذریت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وعلی علیہ الصلوات والسلام و بتول صلواۃ اللہ علیہا میں تا حشر جاری وساری رہے گی

☆واللہ متم نورہ ولو کرہ المشرکون

پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

سادات کی عظمت اور اس کا سبب

سطور بالا سے انداز ہو گیا ہو گا کہ ہر خورد و بزرگ ، ہر پست و بلند، ہر غریب و امیر، ہر شاہ و گدا اپنے آپ کو نسب کے اعتبار سے سید سے کمتر کیوں سمجھتا ہے بلکہ ان کی تعظیم و احترام پر مجبور ہو جاتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ لوگ مختلف شجروں یعنی نسلوں سے ہیں، میں ان میں سے بہترین نسل سے ہوں، یہ بھی فرمایا کہ میں اس درخت کی جڑ ہوں، علیؑ علیہ الصلوات والسلام و ملکہ عالمین خاتون جنت صلواۃ اللہ علیہا ، اس کے تنا ہیں اور حسن علیہ الصلوات والسلام و حسینؑ علیہ الصلوات والسلام اس کی شاخیں ہیں ایک روایت میں ہے کہ حسن علیہ الصلوات والسلام و حسین علیہ الصلوات والسلام اس کے پھل اور ہمارے شیعہ اس کے پتے ہیں اور یہ بھی فرمایا ہے کہ آدم سے لے کر اب تک ہمارا نور جن صلبوں اور رحموں سے گزرا ہے وہ سب پاک تھے ان میں کوئی بھی ولد سفاح یعنی بے نکاح کی اولاد نہ تھا بلکہ ہر ایک ولد نکاح یعنی مسلمان تھا تو گویا حضور کا ہی خاندان ہے جو آدم سے اب تک کفر و شرک سے پاک رہا، سب مسلمان تھے، سب نکاح سے پیدا ہوئے، آدم سے آنخضرت تک اس نسل کی مادی پاکیزگی اس ارشاد سے ظاہر ہوگئی، اس کے بعد آپ کی نسل علیؑ علیہ الصلوات والسلام و ملکہ عالمین خاتون جنت صلواۃ اللہ علیہا جیسی پاکیزہ ہستیوں سے چلی، ایک سید کہہ سکتا ہے کہ آدم سے لے کر اس کی ذات تک اس کی نسل پر کفر و شرک کا داغ کبھی نہیں لگ سکا، یہ خصوصیت سوائے سادات کے کسی کو حاصل نہیں ہے

آیت مباہلہ شاہد ہے کہ حضرت علیؑ مرتضیٰ علیہ الصلوات والسلام نفس رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں جیسے رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ویسے علیؑ علیہ الصلوات والسلام پاک ، حضرت خاتون جنت صلواۃ اللہ علیہا دختر رسول ہیں لہٰذا جیسے رسول ویسی ان کی دختر نیک اختر صلواۃ اللہ علیہا پاک ، حضرت امام

حسن علیہ الصلوات والسلام اور حضرت امام حسین علیہ الصلوات والسلام فرزندانِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں جیسے رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ویسے یہ فرزند پاک اور یہ سب آیت مباہلہ وتطہیر کا مرکز ہیں پھر ان پاک ہستیوں سے جو نسل چلی وہ کیوں نہ سید کہلائے اور ان کی تعظیم واحترام کیوں نہ کیا جائے جبکہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے کہ

☆کل نسب مقطوع یوم القیامة الانسبی

سوائے میرے نسب کے بروز قیامت سب نسب کٹ جائیں گے اور یہ بھی فرمایا

☆من احسن واعان ذریتی فقد احسن الی واعاننی ومکافاته علیٰ ......

جس نے میری ذریت پر نیکی کی اور ان کی مدد کی اس نے مجھ پر نیکی کی اور میری مدد کی اس کا عوض میرے ذمہ ہے

ذریت رسولؐ وارثِ کتاب ہے

خداوند عالم نے اپنی مقدس کتاب میں وارث کتاب کا ان الفاظ میں ذکر فرمایا ہے

☆ثُمَّ أَوْرَثْنَا الْكِتَابَ الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهِ وَمِنْهُم مُّقْتَصِدٌ وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ بِإِذْنِ اللَّهِ ذَلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ() جَنَّاتُ عَدْنٍ يَدْخُلُونَهَا يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ أَسَاوِرَ مِن ذَهَبٍ وَلُؤْلُؤاً وَلِبَاسُهُمْ فِيْهَا حَرِيْرٌ () وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِیْ أَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ إِنَّ رَبَّنَا لَغَفُورٌ شَكُورٌ () الَّذِیْ أَحَلَّنَا دَارَ الْمُقَامَةِ مِن فَضْلِهِ لَا يَمَسُّنَا فِيْهَا نَصَبٌ وَلَا يَمَسُّنَا فِيْهَا لُغُوبٌ

(سورۃ فاطر، پارہ۲۲، آیت۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵)

پھر ہم نے اپنے بندوں میں سے جو کچھ تو اپنی جان پر ستم ڈھاتے ہیں اور کچھ نیکی اور بدی کے درمیان ہیں اور کچھ خدا کے اذن سے نیکیوں میں سبقت لے گئے ہیں ان کو چن

کر قرآن پاک کا وارث قرار دیا یہی تو خدا کا بڑا فضل ہے، جناتِ عدن سدا بہار باغات ہیں یہ لوگ داخل ہوں گے اور انہیں وہاں سونے کے کنگن اور موتی پہنائے جائیں گے اور وہاں ان کا لباس ریشمی ہوگا اور یہ لوگ خوشی کے لہجہ میں کہیں گے خدا کا شکر ہے جس نے ہم سے غم کو دور کر دیا بے شک ہمارا پروردگار بڑے بخشنے والا ہے جس نے ہم کو بہشت ہمیشگی کے گھر میں اتارا جہاں ہمیں کوئی تکلیف چھوئے گی ہی نہیں

ان آیات کے ذیل میں تفسیر مجمع البیان ج ۲، ص ۲۶۶ میں ہے

☆ان جميعهم ناج ويئويد ذالك ما ورد فى الحديث عن ابى الدردا قال سمعت رسول الله يقول فى الاية اما السابق فيه فيدخل واما المقتصد فيحاسب حسابا يسيرا، واما الظالم لنفسه فيحبس فى المقام ثم يدخل الجنة فهم الذى قالوا الحمدلله الذى اذهب عنا الحزن

ابو دردا کہتے ہیں کہ اس آیت کی تفسیر میں نے رسول مقبول کو فرماتے ہوئے سنا کہ سابق بغیر حساب جنت میں داخل ہوں گے اور مقتصد کا آسان حساب ہوگا اور ظالم لنفسہ کا حساب یہ ہے کہ تنگ مقام میں حبس کئے جانے کے بعد جنت میں داخل ہوں گے یہی لوگ ہیں جو کہیں گے کہ خدا کا شکر ہے جس نے ہم سے حزن و غم کو دور کیا

امام جعفر صادق علیہ الصلوات والسلام فرماتے ہیں کہ یہ آیت اولاد علیؑ علیہ الصلوات والسلام و جناب سیدہ پاک صلواۃ اللہ علیہا کی شان میں نازل ہوئی ہے، بصائر الدرجات میں ہے کہ امام موسیٰ کاظم علیہ الصلوات والسلام نے فرمایا کہ اس آیت سے مراد اولاد علی علیہ الصلوات والسلام و جناب سیدہ پاک صلواۃ اللہ علیہا ہیں، امام جعفر صادق علیہ الصلوات والسلام فرماتے ہیں کہ یہ حضرت خاتون جنت صلواۃ اللہ علیہا کی عظمت ہے کہ خداوند عالم نے ان کی اولاد پر آتش جہنم کو حرام کر دیا ہے، (کافی)

ازالہ اشتباہ

یہ شبہ نہ ہو کہ اولاد علی علیہ الصلوات والسلام و جناب سیدہ پاک صلواۃ اللہ علیہا میں جو ظالم لنفسہ ہوں ان پر آتش جہنم کا حرام ہونا عدل وانصاف کے خلاف ہے اس لئے کے متعدد احادیث میں وارد ہے کہ جو صحیح النسب اولاد حضرت سیدۃ النساء العالمین صلواۃ اللہ علیہا سے ہو وہ توبہ کر کے ہی دنیا سے رخصت ہوگا سرکار امیر المومنین علیہ الصلوات والسلام ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے رسول مقبول کو یہ دعا کرتے سنا ہے

☆الھم انھم عترة رسولك فھب مسیھم لمحسنھم وھب لی ففعل قلت ما فعل قال فعل ربکم بکم ویفعل بمن بعد کم (مدینۃ المعاجز)

خداوند یہ تیرے رسول کی عترت ہے ان کے برے اعمال کو نیک اعمال اور میری وجہ سے بخش دے پس خدا نے قبول کرلیا...... امیر المومنین علیہ الصلوات والسلام فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ کیا دیا؟ حضور نے فرمایا خدا نے تمہیں بھی معاف کر دیا اور تمہاری بتول کی اولاد کو بھی بخش دیا

سادات کے امتیازات

1 ......سید کے لغوی معنی ہیں السید یفوق الکل فی الخیر سید ہر امر خیر میں سب پر فائق ہے

2 ......لفظ ''سید'' شرعاً سید کائنات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام ہے

3 ......سید اولاد عبد المطلب علیہ الصلوات والسلام کا اسم وصفی اور اولاد بتولؑ کا اسم ذاتی ہے

4 ...... جب بھی سید یا سیدہ کا ذکر ہو بغیر اسباب خارجی مراد اولاد رسولؐ لی جاتی ہے

5 ......حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت رکھنے والے جتنے ہیں امیر و کبیر اور باعزت ہوں مگر سید و سیدہ کی توقیر فرض سمجھتے ہیں اگر چہ وہ سید یا سیدہ ظاہری طور پر کوئی مادی یا

علمی مرتبہ نہ رکھتا ہو

6......صحیح النسب سید کا سلسلہ نسب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک منتہی ہوتا ہے اور اس کی عزت واحترام کا یہی سبب ہے

7......اولادِ علی علیہ الصلوات والسلام وخاتون جنت سیدہ صلواۃ اللہ علیہا کا یہ شرف قیامت تک رہے گا

8...... بروز قیامت ہر نسب منقطع ہو جائے گا سوائے نسل رسول اسلام کے

9......صحیح النسب سیدزادہ اگر مجرم بھی ہوتو توبہ کر کے دنیا سے انتقال کرتا ہے

10......سیدزادہ پر جو بھی نیکی کرے یا اس کی اعانت کرے یا اس کے ساتھ حسن سلوک کرے تو وہ رسول پر نیکی اور رسول کی اعانت اور رسول کے ساتھ حسن سلوک شمار ہوگا اور اس کا اجر آپ ہی ادا کریں گے

11......صحیح النسب سید پر آتش جہنم حرام ہے

12......صحیح النسب سید اگر ظالم لنفسہ ہوتو اسے تنگ مقام پر رکھنے کی سزا دی جائے گی پھر داخل جنت ہوگا

13......حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی ذریت کی مغفرت کیلئے دعا فرمائی اور وہ منظور ومقبول ہوگئی

14......حسب فرمان معصوم اولاد رسول مغفور ہوگی

بنی سیدہ پاک صلواۃ اللہ علیہا اور بنی ہاشم میں فرق

حضرت خاتون جنت صلواۃ اللہ علیہا حضرت ہاشم علیہ الصلوات والسلام کی اولاد سے ہیں اس لئے جو بھی بنی سیدہ پاک صلواۃ اللہ علیہا ہے وہ بنی ہاشم ضرور ہوگا مگر یہ ضروری نہیں کہ جو بھی بنی ہاشم ہو وہ بنی سیدہ پاک صلوات اللہ علیہا بھی ہو

www.khrooj.com

حضرت ہاشم علیہ الصلوات والسلام کے تین فرزند ہیں (۱) شیبہ الحمد (عبدالمطلب علیہ الصلوات والسلام) (۲) واہب، (۳) اسد...... حضرت عبدالمطلب علیہ الصلوات والسلام کی انیس اولادیں ہیں جن میں حضرت عبداللہ علیہ الصلوات والسلام سے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ظہور ہوا حضرت عبدالمطلب علیہ الصلوات والسلام کے دوسرے فرزند بھی صاحب اولاد ہیں جو مومن ہوئے وہ سید ہیں اور مستحق خمس بھی مگر چونکہ ان کا سید علم ''نام'' نہیں صفت ہے اس لئے جو اسلام نہیں لائے وہ نہ سید ہیں اور نہ مستحق خمس ہیں

آل رسول کی افضلیت امت رسول پر

ارشاد رب العزت ہے

☆إِنَّ اللّٰهَ اصْطَفَى آدَمَ وَنُوحاً وَآلَ إِبْرَاهِيمَ وَآلَ عِمْرَانَ عَلَى الْعَالَمِينَ () ذُرِّيَّةً بَعْضُهَا مِن بَعْضٍ وَاللّٰهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ...... (سورہ آل عمران)

بے شک خدا نے آدم، نوح اور خاندان ابراہیم اور خاندان عمران کو سارے جہاں سے برگزیدہ کیا ہے بعض کی اولاد کو بعض سے، خداوند عالم سننے والا اور جاننے والا ہے مترجم قرآن مولانا فرمان علی حاشیہ نمبر۲ پر لکھتے ہیں کہ ابن عباس سے منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آل ابراہیم علیہ السلام سے ہیں (آل عمران آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں) لہٰذا اس سے ثابت ہوا کہ ہمارے نبی اوران کی آل علیہم الصلوات والسلام کو خداوند عالم نے سارے جہاں سے افضل قرار دیا بحوالہ درمنشور جلد نمبر۲ مطبوعہ مصر، مصحف ابن مسعود میں ہے کہ قرآن میں آل عمران کے بعد آل محمد علیہم الصلوات والسلام بھی تھا اہل بیت کی تفسیر میں آل عمران کے بعد وآل محمدؐ علیہم الصلوات والسلام علی العالمین ہے

(تفسیر مجمع البیان، جلد اول، صفحہ ۲۲۳، ۲۲۴)

www.khrooj.com

عترتِ رسولؐ اور امت میں فرق

تفسیر نورالثقلین محدث جلیل علامہ شیخ عبدالعلی، جلد نمبر ۱، صفحہ ۳۸۲

فی باب ذکر المجلس الرضاء مع المامون فی الفرق بین امة الرسول وعترته حدیث طویل فقال مامون هل فضل الله علی العترة علی سائر الناس فقال ابوالحسن علیہ الصلوات والسلام ان الله ابان فضل العترة علی الناس فی محکم کتابه قال المامون این ذالك من کتاب الله فقال الرضا علیہ الصلوات والسلام فی قوله تعالیٰ ان الله اصطفیٰ آدم ونوحا وآل ابراهیم وال عمران علی العالمین،ذریة بعضها من بعض والله سمیع علیم()

امام رضا علیہ الصلوات والسلام مامون کے ساتھ تشریف فرما تھے، عترۃ رسول اور باقی امت میں فرق کا ذکر آ گیا، بات کرتے کرتے مامون نے کہا کیا خدا نے سب انسانوں پر عترت رسول کو فضیلت دی ہے؟ امام رضا علیہ الصلوات والسلام نے فرمایا بے شک خداوند عالم نے اپنی کتاب میں سب انسانوں پر عترت رسول کی فضیلت ظاہر کر دی ہے، مامون نے عرض کیا کہ اللہ کی کتاب میں اس کا ذکر کہاں ہے فرمایا کہ خداوند پاک کے اس کلام میں اور پھر یہ آیت تلاوت فرمائی یعنی ☆ذریة بعضها من بعض سے یہ ظاہر ہے کہ ہر دوسری ذریت پہلی کی سردار ہے جیسے قریش آل ابراہیم کے سردار، اور بنی ہاشم قریش کے سردار اور آل عمران بنی ہاشم کے سردار آل رسول سب کے سید و سردار ہیں

آلِ رسولؐ

تفسیر صافی، صفحہ ۸۸ پر ہے

☆فی المعانی عن الصادق علیہ الصلوات والسلام انه سئل عن معنی آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ

www.khrooj.com

فقال آل محمد علیہم الصلوات والسلام من حرم الله عزوجل علی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نکاحه

حضرت امام جعفر صادق علیہ الصلوات والسلام سے سوال کیا گیا کہ آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علیہم الصلوات والسلام کون ہیں فرمایا کہ جن سے آنحضرت کو نکاح کرنا حرام ہے؟ یہی جواب معصوم نے اس عباسی بادشاہ کو دیا تھا جس نے کہا تھا کہ ہم دونوں بنی ہاشم ہیں لہٰذا ہم میں اور آپ میں کوئی فرق نہیں ہے، تب معصوم نے فرمایا تھا کہ فرق یہ ہے کہ آنحضرت ہمارے خاندان سے نکاح نہیں کر سکتے اور تمہارے خاندان سے کر سکتے ہیں

حرمتِ صدقہ خاندان رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر

اصولِ کافی، صفحہ۱۵۲ پر درج ہے کہ

☆قال الراوی سمعت امیر المومنین علیہ الصلوات والسلام یقول لم یجعل لنا منهما فی الصدقه واکرم الله نبیه واکرمنا ان یطعم او ساخ الناس ما فی اید ی الناس

راوی کہتا ہے کہ میں نے امیرالمومنین علیہ الصلوات والسلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے صدقہ میں ہمارا حصہ نہیں رکھا، اس نے اپنے نبی کا اور ہمارا اکرام کیا ہے کہ لوگوں کے ہاتھوں کی میل نہ کھائیں

☆جاء ت قصة الصدقة فنزه نفسه ورسوله ونزه اهل البیت فقال انما الصدقات للفقراء والمساکین ملین علیها والمولفة قلوبهم وفی الرقاب والغارمین وفی سبیل الله وابن السبیل فریضة فهل فی شئی من ذالك انه عزوجل سهما لنفسه او لرسوله او لذوی القربیٰ لانه لما نزه رسوله نزه اهل بیة لابل حرم علیهم لان الصدقة محرمة علیٰ محمدؐ وآله وهی او ساخ

الناس لا بل لهم لانهم طهر وامن كل دنس ووسخ فلما طهرهم الله عزوجل و اصطفیٰ هم رضی لهم ما رضی لنفسه وکره ما کره لنفسه (بحارالانوار جلد۱۰صفحہ۲۲۷)

یہ امام رضاعلیہ الصلوات والسلام کی طویل حدیث کا جزو ہے

خلاصہ یہ ہے کہ صدقہ کا ذکر آیا تو فرمایا کہ خدانے اپنی ذات کو اور رسول کو اور اس کے اہل بیت علیہم الصلوات والسلام کو اس سے پاک رکھا ہے، پھر فرمایا کہ یقیناً صدقہ فقراء مساکین، عاملین، مولفۃ القلوب، غلام آزاد کرانے، قرضے ادا کرنے اور خدا کی راہ میں اور مسافروں کیلئے ہے۔ یہ خداوند عالم کی طرف سے فرض ہے پس کیا تم نے دیکھا کہ اس میں کہیں خدا نے اپنے لئے یا اپنے رسول اور اس کی اہل بیت علیہم الصلوات والسلام کیلئے کوئی حصہ رکھا ہے؟ اس لئے کہ جب خدا نے اپنی ذات کو لوگوں کے ہاتھوں کی میل سے پاک و پاکیزہ رکھا ہے تو صدقہ سے اپنے رسولؐ اور اس کی آل کو بھی پاک رکھا ہے بلکہ ان پر صدقہ حرام کر دیا ہے۔ اس لئے محمدؐ اور آل محمد علیہم الصلوات والسلام پر صدقہ حرام ہے یہ لوگوں کے ہاتھوں کی میل ہے وہ نجاست اور میل سے پاک ہیں پس جب خدا نے انہیں پاک کیا اور چن لیا تو ان کیلئے اس چیز پر راضی ہوا جس پر اپنے لئے راضی ہے اور ان کیلئے اس چیز کو ناپسند کیا جو اپنے لئے مکروہ قرار دی

تہذیب، جلد اول، صفحہ ۳۵۴ میں ہے کہ

☆الذی لله فالرسول الله حق به فهو له خاصة والذی للرسول فهو لذوی القربی والحجة فی زمانه فالنصف له خاصة والنصف للیتمی والمساکین وابناء السبیل من آل محمدؐ الذی لا بل لهم والصدقة ولا الزکواة عوضهم فکان الخمس

یعنی جو حصہ خدا کا ہے وہ رسول خدا کا ہے اور جو حصہ رسول اللہ کا ہے وہ حصہ ذوی

www.khrooj.com

القربیٰ اور حجت اللہ کا حق ہے لہٰذا نصف خمس حجت اللہ کیلئے مخصوص ہے اور دوسرا نصف حصہ آل محمد علیہم الصلوات والسلام کے یتیموں، مسکینوں اور مسافروں کا حق ہے جن پر صدقہ حلال نہیں ہے اور نہ زکواۃ بلکہ اس کے عوض میں خدا نے ان کو خمس کا حقدار ٹھہرایا ہے

جب خداوند عالم نے محمدؐ وآل محمد علیہم الصلوات والسلام کو امت پر فضیلت دی ہے تو جو شے بھی فضیلت کے خلاف اور باعث توہین تھی وہ محمدؐ وآل محمد علیہم الصلوات والسلام کے احترام میں ان پر حرام کردی۔ زکواۃ اور ہر قسم کا صدقہ چونکہ لوگوں کے ہاتھوں کی میل ہے اور اس کیلئے (صدقہ لینے کیلئے) فاضل کا مفضول کے آگے سر تسلیم خم کرنا فاضل کی توہین ہے اس لئے ان پر حرام قرار دیا گیا اور خمس سرداری کا حق ہے اس لئے انہیں اس کا حقدار قرار دیا گیا

سید کا کفو غیر سید نہیں ہیں

مذکورہ بالا خصوصیات وامتیازات کے ملاحظہ کے بعد اندازہ ہوسکتا ہے کہ غیر سید جتنا بھی بلند وبالا مقام کیوں نہ رکھتے ہوں مگر نسلی خصوصیات میں وہ مساوات کی برابری نہیں کر سکتے اور نہ ان کے کفو ہو سکتے ہیں

☆لم یکن له کفوا احد قال امیر المومنین علیہ الصلوات والسلام لم یکن من خلقه کفوا احد ای عدیلا ونظیرایماثله قیل معناه ولم یکن له صاحبة وزوجة فیلد منه لان الولد من الزوجة فکفی عنها بالکفو لان الزوجة تکون کفوا لزوجها......

(مجمع البحرین، صفحہ ۷۶۵)

حضرت امیر المومنین علیہ الصلوات والسلام فرماتے ہیں کہ مخلوق میں سے کوئی بھی اللہ تعالیٰ کا کفو نہیں اور نہ اس کا عدیل ونظیر ہے جو اس کا مثل ہو سکے۔ بعض کہتے ہیں کہ اس کے یہ معنی ہیں کہ اس کی صاحبہ یعنی زوجہ نہیں کہ اس کا ولد (فرزند) ہو سکے کیونکہ ولد زوجہ سے ہوتا

ہے زوجہ نہ ہونے کا کنایہ کفو سے کیا گیا ہے اس لئے کہ زوجہ اپنے زوج کی کفو ہوتی ہے جب زوجہ اپنے زوج کی کفو ہوتی ہے تو یہ ضروری ہے کہ زوجہ اور زوج دونوں مماثل ہوں یعنی ہم وزن ومساوی ہوں، لہٰذا زوج اس سے رشتہ لے سکتا ہے جو اس کا مثل ہو اس سے نہ لے جو اس سے بلند و بالا ہو۔ مماثلت اور مساوات کا مطلب یہ نہیں کہ امارت وریاست اور شان وشوکت میں ہم وزن ہوں بلکہ ذاتی فضیلت اور اسلام وایمان میں ہم پلہ ہو جیسا کہ دلفا کا واقعہ اس پر شاہد ہے

فروع کافی جلد۲ صفحہ ۱۳۷، ۱۳۸ زیاد بن عبید انصاری (جو کہ امیر وکبیر تھا) کی ایک بیٹی دلفا نامی تھی، جویر ایک مرد مسکین بے سہارا جس کا کوئی ٹھکانہ نہ تھا غربت کے عالم میں رہتا تھا مگر خالص مومن وعبادت گزار تھا ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جویر کو بلا کر فرمایا کہ زیاد بن عبید انصاری کے پاس جا کر میرا یہ پیغام دو

☆زوج جویرا ابنتك الدلفا

یعنی اپنی دختر کا عقد جویر سے کر دو یہ سن کر جویر حیران ہو گیا ایک طرف اپنی فقیری و محتاجی، دوسری طرف زیاد بن عبید کی امارت وریاست، اسی فکر میں تھا کہ یہ کیونکر ہو سکتا ہے مگر حضور کا حکم تھا ہمت کر کے زیاد کے پاس پہنچا اور اسے پیغام پہنچایا، یہ سن کر زیاد بن عبید آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی

☆بابی انت وامی ان جویرا امانی برسالتك وقال ان رسول الله یقول زوج جویرا ابنتك الدلفا فلم اکن له فی القول ورایت التحاك ونحن لا نتزوج الا اکفائنا من الانصار فقال له رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا زیاد جویرا مومن والمومن کفوا للمومنة والمسلم کفوا للمسلمة فزوجه یا زیاد

میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں جویر آپ کا پیغام لے کر میرے پاس آیا ہے کہ

جویر سے اپنی دختر دلفا کا نکاح کر دوں، میں اس کے حق میں نہیں ہوں میں نے خیال کیا کہ میں خود حاضر ہو کر گزارش کروں عرض یہ ہے کہ ہم لوگ اپنے کفو میں تزویج کرتے ہیں جو انصار ہیں، آپ نے فرمایا کہ اے زیاد جویر مومن ہے اور مومن مومنہ کا کفو اور مسلم مسلمہ کا کفو ہوتا ہے، اے زیاد تزویج کر دو

چنانچہ حضور کے حکم کے مطابق زیاد بن عبید نے اپنی دختر دلفا کا عقد جویر سے کر دیا

اس روایت سے دو باتوں کا پتہ چلتا ہے (۱) حضور نے یہ نہیں فرمایا کہ اسلام میں کفو کا لحاظ نہیں ہے بلکہ یہ فرمایا کہ اسلام میں کفو کا لحاظ تو ضروری ہے مگر امارت، ریاست اور ظاہری جاہ وحشم کا کفو میں دخل نہیں ہے، البتہ اسلام وایمان کا کفو میں دخل ہے حالانکہ زیاد نے قومیت اور وطینت کا عذر پیش کیا تھا مگر حضور نے فیصلہ دیا کہ اسلام میں مہاجر و انصار مکی و مدنی کا فرق نہیں ہے کل مومن اخوۃ کے اصول پر سب ایک دوسرے کے بھائی ہیں

(۲) اس سے یہ بھی ظاہر ہو گیا کہ دلفا میں سوائے ایمان کے اور کوئی خصوصیت نہ تھی جو جویر کا کفو ہونے سے مانع ہوتی یعنی جویر دلفا کا کفو نہ بن سکتا چونکہ ان دونوں میں فرق صرف فقر و امارت میں تھا اور یہ فرق کفو ہونے پر اثر انداز نہیں ہوتا لہٰذا ان کے کفو ہونے کا فیصلہ سنا دیا گیا

افضل محکوم اور مفضول حاکم خلافِ عدل وانصاف ہے

خداوند عالم کا ارشاد ہے کہ

☆الرجال قوامون علی النساء ای قیمون مسلطون علیهن...... مجمع البحار

مرد عورتوں پر حاکم اور غالب ہیں یعنی مرد واجب الاطاعت ہیں

ظاہر ہے کہ مرد فطری طور پر قوی اور عورت ضعیف ہے ہر قسم کی خدمت میں مرد کو قوی

www.khrooj.com

حاکم اور عورت کو ضعیف و محکوم قرار دیا گیا ہے اب اگر عورت ذاتی طور پر مرد سے افضل ہو تو مفضول شوہر کی محکومہ کی حیثیت سے اس کی تابعداری اس پر فرض ہو گی

فاضل پر مفضول کی فوقیت اور اطاعت نہ عقلاً درست ہے اور نہ شرعاً

اگر سیدزادی زوجہ قرار پائے تو اس پر آتش دوزخ حرام مگر مرد پر لازم نہیں کہ حرام ہو زوجہ پر صدقہ حرام اور خمس کی حقدار، شوہر پر خمس حرام بلکہ زکواۃ کا محتاج، اسی طرح سید اور غیر سید کا فرق گزشتہ صفحات پر روز روشن کی طرح واضح و آشکار کر دیا گیا ہے

اصول کافی جلد اول صفحہ ۴۳ طبع تہران اور مودۃ القربیٰ میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ

☆لو لم یخلق علیؑ علیہ الصلوات والسلام لما کان سیدہؑ کفوا فی الدنیا

اگر علی علیہ الصلوات والسلام خلق نہ ہوتے تو خاتونِ جنت جناب سیدہ صلواۃ اللہ علیہا کا مساوی دنیا میں کوئی کفو نہ ہوتا...... اگر ذاتی افضلیت کو کفو ہونے میں دخل نہ ہوتا اور صرف ایمان واسلام میں ہر جگہ مماثلت کافی ہوتی تو حضور ہرگز یہ نہ فرماتے لہٰذا معلوم ہوا کہ سیدۃ نساء العالمین لخت جگر رسولؐ میں ایسی ذاتی فضیلتیں موجود تھیں جو بجز حضرت علی علیہ الصلوات والسلام کے کسی بشر میں نہیں پائی جاتی تھیں اس لئے حضور نے فرمایا کہ اگر علی علیہ الصلوات والسلام نہ خلق ہوتے تو ساری دنیا میں ایسا مرد ممکن نہ تھا کہ جو جناب سیدہ پاک صلواۃ اللہ علیہا کا ہم مثل قرار پاتا بلکہ بحیثیت شوہر ہونے کے اس کا حاکم ہو سکتا

خاتون جنت صلواۃ اللہ علیہا کی خصوصیات

1 ......سید المرسلین کی لخت جگر اور ان کے نور کا جزو ہیں

2 ......حسب ارشاد باری

☆ إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجسَ أَهلَ البَيتِ وَيُطَهِّرَكُم تَطهِيراً
کی مصداق اور آیت تطہیر کا ایک رکن ہیں

3 ...... ہر قبیح اور جرم سے صغیرہ ہو یا کبیرہ منزہ و پاک ہیں

4 ......حضرت مریم، آسیہ اور دوسری منتخب روزگار عورتوں کی سردار اور سیدۃ النساء اہل الجنتہ ہیں

5 ......ان کی بدولت ان کی اولاد پر آتش دوزخ حرام ہے

6 ...... جناب عبدالمطلبؑ سے لے کر قیامت تک آپ کے خاندان پر صدقہ حرام ہے

7 ......حضرت علی مرتضٰی علیہ الصلوات والسلام کے علاوہ کوئی ایسا مرد نہیں ساری دنیا میں جو ان تمام فضائل ومناقب سے متصف ہو جن سے آپ آراستہ و پیراستہ تھیں

اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر علی علیہ الصلوات والسلام نہ ہوتے تو ساری دنیا میں میری دختر کا کوئی کفو نہ تھا جس سے میں اس کا عقد کرتا

زید بن حارث کا عقد زینب سے

یہ سوال کیا جا سکتا ہے کہ زید بن حارث حضور کا آزاد کردہ غلام تھا آنحضرت نے خود اس کا عقد اپنی پھوپھی زاد بہن زینب سے کر دیا حالانکہ زینب ہاشمی تھیں، آپ کی پھوپھی امیمہ کی دختر تھیں، اس فضیلت کے باوجود آپ نے اپنے آزاد کردہ غلام سے اس کا عقد کر دیا جس سے فاضلہ کا عقد مفضول سے ہو گیا جو مذکورہ اصول کے خلاف ہے اگر اسلام اور ایمان میں کفو ہونے کے علاوہ کوئی اور شرط بھی ہوتی تو خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی پھوپھی زاد بہن کا نکاح ایک آزاد کردہ غلام سے نہ کرتے

www.khrooj.com

جواب

مولانا فرمان علی مرحوم ومغفور آیت ☆اذ یقول للذی انعم...... الخ

سورۃ احزاب کے حاشیہ نمبر ۱ میں لکھتے ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جناب ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا سے عقد کیا تو ان کے مال سے تجارت کرتے تھے ایک دن بازار عکاظ میں تشریف لائے تو دیکھا کہ ایک کمسن لڑکا فروخت ہورہا ہے آپ نے خرید لیا جب اس کے والد کو اطلاع ہوئی جو ایک سرمایہ دار آدمی تھا تو وہ حضرت ابو طالب علیہ السلام کو ساتھ لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ اسے میرے ہاتھوں فروخت کردیں یا فدیہ لے لیں یا آزاد فرمادیں

آپ نے اسے آزاد کردیا اور اجازت دی کہ وہ جہاں جانا چاہے چلا جائے حارث نے ہاتھ پکڑ کر ہر چند اصرار کیا کہ وہ ان کے ساتھ چلے مگر وہ کہنے لگا کہ میں حضور کو چھوڑ کر کہیں نہیں جاؤں گا، تب حارث نے جھلا کر کہا لوگو گواہ رہنا کہ یہ میرا بیٹا نہیں ہے یہ دیکھ کر آنحضرت نے فرمایا کہ زید میرا بیٹا ہے، اس دن سے لوگ زید کو ابن محمدؐ کہنے لگے اور جب آپ نے اعلان نبوت فرمایا تو حضرت علی علیہ الصلوات والسلام اور جناب ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا کے بعد سب سے پہلے زید نے قبولِ اسلام کا اعلان کیا

زید کے باپ کا نام بعض مؤرخین حارثہ تحریر کرتے ہیں اور بعض حارث، جو حارثہ لکھتے ہیں ان کا کہنا ہے کہ حارثہ بن شراحیل کلبی یعنی خاندان بنی کلاب سے ہے، ہم نے ریاض انساب مولفہ سید مقصود نقوی میں تلاش کیا ہے مگر کلاب کی اولاد میں حارثہ بن شراحیل کا کہیں پتہ نہیں ملتا جو ملا ہے وہ ہے حارثہ بن عدنان دوم، جو حضرت اسماعیل علیہ السلام کی نسل سے ہے، جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تین پشت پہلے ہے

اور جو لوگ زید بن حارث تحریر کرتے ہیں تو یہ حارث عبدالمطلب علیہ الصلوات والسلام کے فرزند اور حضرت عبداللہ علیہ الصلوات والسلام اور حضرت ابو طالب علیہ الصلوات والسلام کے بھائی ہیں حضرت عبدالمطلب علیہ الصلوات والسلام کی اولاد ذکور چودہ ہے

ابو لہب، زبیر، حارث، بہر، عبداللہ، عبدالعزیٰ، امیر حمزہ، عزی یا قشم، عباس، ابوالملن، عبدالحکیم، عمران (ابو طالب)، مغیرہ، عبدالمجیب اور دختران صفیہ، عاتکہ، امیمہ، اروی، عصمت

امیمہ کی شادی جحش اسدی سے ہوئی، زینب امیمہ کی بیٹی ہیں اور امیمہ حضرت عبداللہ علیہ الصلوات والسلام، حضرت ابو طالب علیہ الصلوات والسلام اور حارث کی بہن ہے جس طرح زینب آنحضرت کی پھوپھی زاد ہیں اسی طرح زید کی بھی پھوپھی زاد بہن ہوئیں دونوں ایک دوسرے کے مساوی، مماثل اور کفو ہیں اور اصول مذکور

☆الرِّجَالُ قَوَّامُونَ عَلَى النِّسَاء کے خلاف نہیں ہیں، رہا زید کا غلام ہو جانا تو یہ ایسا امر ہے جیسے حضرت سلمان فارسی غلام بنا لئے گئے اور ان سے پہلے حضرت یوسف غلام بنا لئے گئے تھے یہ مصلحت خداوندی تھی کہ زید کے ذریعے حقیقی اور منہ بولے بیٹے کے احکام میں فرق عملی صورت میں ظاہر ہو گیا اور غلط تصورات جو عرب میں رائج تھے ہمیشہ کیلئے ختم ہو گئے

اگر زید بن شراحیل کلبی تسلیم کیا جائے تو بھی کوئی فرق نہیں پڑتا کیونکہ حضرت ابراہیم کی اولاد میں حضرت ہاشم کے پڑدادا کلاب ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نور مبارک کلاب سے ہوتا ہوا حضرت ہاشم کی پیشانی مبارک تک پہنچا، یہ سب خدا کو سجدہ کرنے والے اور ملت ابراہیمی پر قائم تھے لہٰذا مسلمان تھے جیسا کہ ارشاد رب العزت ہے

☆وتقلبك فى الساجدين...... یہ کچھ بعید نہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا کے

مطابق حارثہ بن شراحیل کے بزرگ اگر کلاب تک ملت ابراہیم پر ہوں اور مسلمان ہوں اور آنے والی روایت بتلائے گی کہ آل رسول کے علاوہ بنی ہاشم سے قریش کا رشتہ جائز ہے، مزید براں یہ کہ اگر زینب حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پھوپھی زاد بہن تھیں تو حضرت زید آپ کے منہ بولے بیٹے تھے

امام جعفر صادق علیہ الصلوات والسلام کا ایک خارجی کو جواب

فروع کافی، جلد۲، صفحہ۱۴۰ مطبوعہ نولکشور میں علی بن بلال سے روایت ہے کہ ہشام بن حکم سے ایک خارجی کی ملاقات ہوئی اس نے سوال کیا

☆یا هشام ما تقول فی العجم یجواز ان یتزوجوا فی العرب قال نعم فالعرب تتزوجوا من قریش قال نعم قال فقریش یتزوجوا من بنی هاشم قال نعم عمن حدثت قال عن جعفر بن محمد سمعة یقول تتکا فادمائکم لا تتکافافرو جکم قال فخرج الخارجی حتیٰ انی ابا عبدالله علیہ الصلوات والسلام فقال انی لقیت هشاما فسالة عن کذا اخبرنی کذا وذکره انه سمعه منك قال نعم قدقلت فقال الخارجی فها انا ذا جئتك خاطبا فقال له ابو عبدالله علیہ الصلوات والسلام انك لکفوا فی ربك فی قومك ولکن عزوجل صائنا عن الصدقة وهی او ساخ ایدین الناس فنکره ان تشرك فیما فضلنا الله به من لم یجعل له مثل ما جعل الله لنا فقام الخارجی وهو یقول والله مارایت رجلا مثله قط ردنی والله قبح رد وما حرج من قول صاحبه

کہتے ہیں کہ خوارج میں سے ایک شخص ہشام بن حکم سے ملا اور اس سے پوچھا کہ اے ہشام اگر ایک عجمی عرب کی لڑکی سے نکاح کرنا چاہے تو اس کے جواز کیلئے کیا کہتے ہو؟

www.khrooj.com

ہشام نے کہا جائز ہے

اس نے کہا کہ اگر کوئی عرب کسی قریشی سے رشتہ طلب کرے تو؟ ہشام نے کہا جائز ہے

اس نے کہا کہ قریشی بنی ہاشم سے نکاح کرنا چاہے تو؟ ہشام نے کہا تب بھی جائز ہے

اس نے کہا کہ آپ کس کی حدیث بیان کر رہے ہیں تو ہشام نے کہا کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ الصلوات والسلام کی ۔ وہ کہنے لگا کہ تم لوگ اپنے خون میں مماثلت یعنی کفو کا خیال کرتے ہو مگر لڑکیوں کیلئے کفو کا خیال نہیں کرتے

راوی کہتا ہے کہ وہ خارجی وہاں سے روانہ ہو کر حضرت امام جعفر صادق علیہ الصلوات والسلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا کہ میں ہشام بن حکم سے ملا ہوں، ان سے اس طرح سوال وجواب ہوئے ہیں، ان کا کہنا ہے کہ جوابات آپ سے سن کر بیان کر رہا ہے۔ امام نے فرمایا ہاں میں نے ہی انہیں بتلائے ہیں، اس نے کہا اس وقت میں آپ سے رشتہ لینے آیا ہوں، امام نے فرمایا یقیناً تیرا کفو تیری قوم میں ہے، خداوند کریم نے ہم کو لوگوں کے ہاتھوں کی میل (صدقہ) سے محفوظ رکھا ہے، خدا نے جو فضیلت ہمیں دی ہے اس میں ہم تمہیں شریک کرنے سے کراہت کرتے ہیں، بھلا وہ شخص جسے خدا نے ہمارے جیسی فضیلت سے محروم رکھا ہے وہ ہم جیسا کیسے ہوسکتا ہے اور ہم میں کیسے شریک ہوسکتا ہے...... خارجی یہ کہتے ہوئے اٹھا کہ میں نے آج تک ایسا شخص نہیں دیکھا جس نے اپنے صاحب کی بات کو بھی باقی رکھا اور مجھے بھی بری طرح رد کر دیا ہے

اس حدیث کے دوررس نتائج

1 ...... اہل بیت رسول کے علاوہ عجم، عرب، قریش، بنی ہاشم ان سب میں قوم وقبیلہ اور وطن وملک کا فرق نہیں ہے اسلام وایمان میں کفو یعنی ہم وزن ہونا کافی ہے

2 ...... خارجی کا خیال تھا کہ علاقہ یا قوم وقبیلہ کا بھی کفو میں دخل ہے اس لئے اس نے ہشام سے یہ سوالات کئے تھے مگر ہشام کے جوابات اور معصوم کی تصدیق سے یہ عقدہ حل ہوگیا کہ صرف اسلام اور ایمان میں ہم وزن اور کفو ہونا ضروری ہے

3 ...... خارجی یہ سمجھتا تھا کہ بنی ہاشم سے اہل بیت رسول سمیت سب بنی ہاشم مراد ہیں جیسا کہ آج بھی بہت سے حضرات کو یہ شبہ رہتا ہے اور اسی لئے امام سے خارجی نے رشتہ کی پیش کش کی تھی، امام کے جواب نے یہ غلط فہمی دور کردی اور ظاہر کردیا کہ خاندانِ رسولؐ اس سے مستثنیٰ ہے

4 ...... امام علیہ الصلوات والسلام نے خارجی سے یہ فرما کر کہ تمہارا کفو تمہاری قوم میں ہے، ظاہر کردیا کہ تم خاندانِ رسالت کے کفو نہیں بن سکتے

5 ...... امام علیہ الصلوات والسلام نے یہ فرما کر کہ صدقہ سے رب العزت نے ہمیں محفوظ رکھا اور تمہیں نہیں، یہ واضح کردیا کہ جن پر صدقہ حرام نہیں خواہ وہ کسی قوم وقبیلہ سے متعلق ہوں اگر اسلام وایمان میں ہم وزن ہیں تو ایک دوسرے کے کفو اور مماثل ہو سکتے ہیں لیکن خاندان رسالت کے کفو نہیں بن سکتے

6 ...... امام علیہ الصلوات والسلام خارجی سے یہ فرما سکتے تھے کہ تو خارجی ہے لہٰذا ایمان میں ہمارا کفو نہیں ہے اور یقیناً خارج از ایمان ہونے کی وجہ سے وہ کسی مومن کا کفو نہیں ہوسکتا مگر یہ جواب دیا کہ تم اپنی قوم کے کفو ہو یعنی یہ واضح کیا کہ جن پر زکواۃ حلال ہے وہ الگ قوم ہے اور جن پر صدقہ حرام ہے وہ علیحدہ قوم ہے کیونکہ وہ خمس کے حقدار ہیں، ان کے ساتھ زکواۃ خور رشتہ نہیں کرسکتا اور خارجی بھی اس کو سمجھ کر خاموش ہوکر واپس چلا گیا اور اقرار کیا کہ امام عالی مقام نے ہشام بن حکم کی تصدیق کرتے ہوئے اس کے سوال کو بری طرح رد کیا ہے

www.khrooj.com

7......امام عالی مقام کے ارشاد

☆نـنکره ان نشرك فی ما فضل الله نے یہ بالکل واضح کردیا کہ آپ سادانی اور غیرسید کا نکاح گوارانہیں فرماتے (☆ماتشاء ون الا ان یشاء الله)

8......اور من لـم یجعل له مثلا ما جعل الله لنا...... فرما کر یہ ظاہر کردیا کہ ہم سید زادی غیرسید کو دے کر غیرسید کو اپنی مخصوص فضیلت میں شریک نہیں کر سکتے اور انتہائی شدید کراہت کرتے ہیں یعنی سخت برا سمجھتے ہیں

9......جس فعل سے امام علیہ الصلوات والسلام کراہت فرما دیں اس سے ان کے موالی اور عقیدت مند کیونکر محبت کرسکتے ہیں

10......اس جواب نے یہ فیصلہ کردیا کہ مستحقین زکواۃ کو مستحقین خمس سے رشتہ لینے کا حق نہیں ہے...... ☆تلك عشرة كاملة

اشعث کی جسارت اور امیرالمومنین کی ناراضگی

شرح نہج البلاغہ ابن ابی الحدید، جلد۴، صفحہ۸۳، سطر۲۹ پر ہے

☆ان اشعث خطب بنة فزجر فقال یابن الحافك

یعنی اشعث نے امیرالمومنین علیہ الصلوات والسلام کی بیٹی کا رشتہ طلب کیا تو آپ نے سختی سے اسے جھڑک دیا اور فرمایا ''او جولا ہے کے بیٹے ! تیری یہ جرأت'' زبان عرب میں ابن الحائک ذلیل ترین شخص کیلئے کہا جاتا ہے

کراہت کے معنی

امام عالی مقام علیہ الصلوات والسلام نے فرمایا کہ جو شخص ہماری فضیلتیں نہیں رکھتا اسے اپنا شریک کرنے سے ہم کراہت کرتے ہیں، کراہت کی دو قسمیں ہیں

۱......ایک وہ جو حرام ہو اس لئے وہ اسے گوارا نہیں کرتے
۲......وہ جو حرام تو نہیں مگر ذلیل اور خلافِ شان ہے اس لئے اس کا استعمال پسند نہیں کرتے ، دونوں میں فرق یہ ہے کہ پہلی صورت میں وہ ممنوع ہے اور حرام ہے اور اس کا ارتکاب جرم ہے، دوسری صورت میں اس کا ارتکاب نہیں مگر خلافِ ادب اور خلافِ شان ہے، جب امام کے کلام میں لفظ کراہت ہو تو قرینہ سے معلوم کیا جا سکتا ہے کہ مقصود کون سی کراہت ہے

اول کی مثال زنا، شراب وغیرہ ہیں جو شرعاً حرام اور ممنوع ہیں اور دوسرے کی مثال جیسے بدبودار پانی سے وضو جو کسی ناپاک چیز سے مس ہونے سے بدبودار نہ ہوا ہو اس لئے اسے مکروہ سمجھیں گے اب دیکھنا یہ ہے کہ لفظ مکروہ سے امام عالی مقام کا کیا مطلب و مقصد ہے اور کون سی کراہت مقصود ہے

ایک قرینہ عمل رسول مقبول اور عمل اہل بیت اطہار علیہم الصلوات والسلام ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو دختران ہالہ تھیں اور آپ کی ربیبہ تھیں ان کا رشتہ ابو العاص اور ابولہب کے بیٹوں سے کر دیا مگر اپنی صلبی دختر حضرت ملکہ عالمین سیدۃ النساء العالمین صلواۃ اللہ علیہا کا عقد ایسی ہستی سے کیا جو مادی، روحانی بلکہ نوری ہر لحاظ سے کفو تھے بلکہ یہ رشتہ حضرت علی علیہ الصلوات والسلام کے ساتھ خداوند کریم کی وحی سے عمل میں آیا اور حضور نے خود فرمایا

☆لو لا علیؑ لما کان لابنتی سیدہؑ کفو فی الناس

وہ ام کلثوم جن کا رشتہ حضرت عمر بن خطاب سے ہوا وہ حضرت ابوبکر کی صاحبزادی تھیں اور حضرت علی علیہ الصلوات والسلام کی ربیبہ تھیں، جب آپ نے اسماء بنت عمیس سے عقد کیا تو ان کے ساتھ حضرت کے گھر میں آئیں، بنات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی

مستحق زکواۃ کو اپنے شرف میں شریک کیا اور نہ امیر المومنین علیہ الصلوات والسلام نے ، بلکہ امیر علیہ الصلوات والسلام نے اشعث کو خواستگاری پر ڈانٹ دیا اور ابن الحائک کہہ کر اس کی زبان بندی کر دی اور امام جعفر صادق علیہ الصلوات والسلام نے مستحقین زکواۃ اور مستحقین خمس کا فرق ظاہر کر کے صاف فرما دیا کہ لوگوں کے ہاتھوں کی میل لینے والوں کو ہم اپنے شرف میں شامل کرنے سے کراہت کرتے ہیں

اس سے یہ عیاں ہو جاتا ہے کہ یہ کراہت تعزیمی یا تحریمی ہے بلکہ اشعث کے امیر المومنین کے جواب سے معلوم ہوتا ہے کہ اس خاندان سے کسی غیر خاندان کا رشتہ طلب کرنا رسول اور آل رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شدید توہین ہے اس کے بعد ناظرین کو اختیار ہے کہ اس کو کراہت تحریمی سمجھ کر سادانی کے رشتہ سے اجتناب کریں یا کراہت تعزیمی سمجھ کر ......

دختران امیر المومنین علیہ السلام کا عقد فرزندان جعفر طیار علیہ السلام سے

سوال یہ ہوتا ہے کہ جب سیدزادی کا عقد غیر سید سے ممنوع ہے اور خاتون جنت کی اولاد سید ہے تو پھر حضرت علی علیہ الصلوات والسلام نے اپنی دختر جناب بی بی سیدہ عالیہ صلواۃ اللہ علیہا کا نکاح جناب عبداللہ بن جعفر طیار علیہما الصلوات والسلام سے اور ان سے چھوٹی پاک دختر صلواۃ اللہ علیہا کا نکاح محمد بن جعفر طیار علیہما الصلوات والسلام سے کیوں کر دیا؟

آنحضرت نے جنگ موتہ کہ موقع پر اسماء کے گھر جا کر جناب جعفر علیہ الصلوات والسلام کی موت کی خبر سناتے ہوئے یہ وصیت فرمائی کہ دختران امیر المومنین کا نکاح جعفر طیار علیہ الصلوات والسلام کے فرزندان سے کیا جائے اگر یہ رشتہ ناجائز ہے تو امیر المومنین علیہ الصلوات والسلام نے کیوں کیا اور حضور نے وصیت کیوں فرمائی

جواب

ارشاد خداوندی ہے

☆إِنَّ اللّهَ اصْطَفَى آدَمَ وَنُوحاً وَآلَ إِبْرَاهِيمَ وَآلَ عِمْرَانَ عَلَى الْعَالَمِيْن

مولانا سید ابوالقاسم رضوی قمی اپنی تفسیر لوامع التنزیل میں لکھتے ہیں کہ اہل بیت کے ارشادات کی روشنی میں واضح ہوا ہے کہ جلیل القدر تین عمران گزرے ہیں

(۱) حضرت موسیٰ کے والد

(۲) حضرت عیسیٰ کے نانا (جنابِ مریم مادر عیسیٰ کے باپ) اور

(۳) تیسرے حضرت علی علیہ الصلوات والسلام کے والد بزرگوار حضرت ابوطالب علیہ الصلوات والسلام بالاتفاق آپ کا نام عمران علیہ الصلوات والسلام ہے اور کنیت ابوطالب علیہ الصلوات والسلام ہے کیونکہ آپ کے فرزند کا نام طالب علیہ الصلوات والسلام تھا

خاتم الانبیاء وسید الاوصیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سلسلہ نسب حضرت عبداللہ بن عبدالمطلب اور حضرت عمران بن عبدالمطلب علیہم الصلوات والسلام سے چلا جو قیامت تک جاری رہے گا اور اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ ''اِنَّا اَعطَینٰكَ الکَوثَر'' ہم نے آپ کو کثیر اولاد عطا کی

حضرت آدم سے لے کر جناب عبدالمطلب علیہ الصلوات والسلام تک انبیاء اور اوصیاء میں یہ سلسلہ رہا اور اس آیت آل ابراہیم سے مراد ہمارے رسول اور عمران سے مراد ابوطالب علیہ الصلوات والسلام کی اولاد ہے، حضرت ابوطالب علیہ الصلوات والسلام حضرت اسماعیل کے بارہویں وصی تھے

مجالس صدوق مجلس ۸۸ میں ہے کہ امام جعفر صادق علیہ الصلوات والسلام فرماتے ہیں کہ

☆نـزل جبرائيل فقال يا محمد صلی اللہ علیک وآلک وسلم ان الـلـه يقرء ك السلام ويقول

انی قد حرمت النار علی صلب انزلك وعلی بطن حملك وحجر كفلك فقال یا جبرائیل بین لی ذالك قال اما الصلب الذی انزلك فعبد الله بن عبدالمطلب واما البطن والذی حملك آمنة بنت وهب واما الحجر والذی كفلك فابوطالب بن عبدالمطلب فاطمة بنت اسد علیهم الصلوات والسلام

امام جعفر صادق علیہ الصلوات والسلام فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جبرائیل نازل ہوئے اور عرض کیا کہ خداوند عالم بعد تحفہ درود وسلام فرماتے ہیں کہ یقیناً میں نے اس صلب پر جس سے آپ تشریف لائے اور اس بطن پر جس نے آپ کا بوجھ اٹھایا اور اس آغوش پر جس نے آپ کی تربیت کر کے کفالت کی دوزخ کو حرام کر دیا ہے فرمایا جبرائیل اس کی تفصیل بیان کرو جبرائیل نے فرمایا جس صلب سے آپ تشریف لائے وہ عبداللہ بن عبدالمطلب علیہا الصلوات والسلام ہیں، جس بطن نے آپ کا بوجھ اٹھایا وہ آپ کی والدہ ماجدہ بنت وہب ہیں اور وہ گود جس نے آپ کی کفالت کی وہ حضرت ابوطالب اور مادرِ امیر المومنین علیہ الصلوات والسلام بنت اسد ہیں

امالی صدوق مجلس ۲۷ میں ہے کہ

☆قال رسول الله صلی الله علیه وآلهٖ وسلم نحن بنو عبدالمطلب علیه الصلوات والسلام سادة اهل الجنة رسول الله وحمزة علیه الصلوات والسلام سید الشهداء وجعفر علیه الصلوات والسلام ذوالجناحین وعلیؑ وسیدهؑ والحسنؑ والحسینؑ والمهدیؑ علیهم الصلوات والسلام

یعنی رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہم اولاد عبدالمطلب علیہ الصلوات والسلام جنت کے سردار ہیں، میں اور حمزہ سید الشہداء، جعفر ذوالجناحین، علیؑ، سیدہؑ، حسنؑ اور حسینؑ مہدیؑ علیہم الصلوات والسلام تک ...... اصول کافی، جلد اول صفحہ ۲۵۳ مطبوعہ نولکشور

☆انما جعل الله هذا الخمس خاصة لهم دون مساكين الناس وابناء سبيل هم وعوضاً لهم من صدقات الناس تنزيهم من الله لهم لقرابتهم برسول الله وكرامة من الله لهم من اوساخ الناس فجعل لهم خاصة من عنده من ان يصيرهم فی موضع الذل والمسكنة ولا باس بصدقات بعضهم على بعض وهولاء الذين جعل الله لهم الخمس قرابة التی ذكرهم الله فقال انذر عشيرك الاقربين وهم بنو عبدالمطلب علیہ الصلوات والسلام منهم والذكر والانثى بشرط الايمان وليس فيهم بيوتات قريش ولا من العرب ولا فيه ولا منهم فی هذا الخمس من مواليهم

خداوند کریم نے یہ خمس خاص کر سادات کیلئے مقرر کیا ہے، نہ کہ دوسرے مسکینوں اور مسافروں کیلئے، اس لئے کہ یہ لوگوں کے صدقہ کے عوض ہے، قرابت رسول کی وجہ سے خدا نے انہیں منزہ اور پاک رکھنا چاہا ہے کہ وہ لوگوں کے ہاتھوں کی میل سے بچے رہیں اس لئے خاص کر اپنی جانب سے اس نے دیا ہے کہ وہ غربت اور ذلت سے محفوظ رہیں البتہ ان میں سے بعض دوسرے کا صدقہ لے سکتے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جن کیلئے اللہ تعالیٰ نے خمس مقرر کیا ہے اور یہی وہ قرابت دار ہیں جن کا خدا نے ذکر کیا ہے اور ارشاد فرمایا ہے کہ اپنے قرابت داروں کو ڈراؤ، وہ اولاد عبدالمطلب علیہ الصلوات والسلام میں مرد ہو یا عورتیں بشرطیکہ صاحب ایمان ہوں، ان میں قریش کا کوئی گھر شامل نہیں ہے اور نہ کوئی عرب شامل ہے اور نہ ان کے غلاموں کا کوئی حق ہے

مندرجہ تفاسیر واحادیث کے نتائج

۱......تفسیر لوامع التنزیل کی روایت سے ثابت ہوا کہ آیت ان اللہ...... الخ میں آل

عمران سے مراد آل ابو طالب علیہ الصلوات والسلام ہے یعنی اولاد حضرت ابو طالب علیہ الصلوات والسلام

۲ ......حضرت امام جعفر صادق علیہ الصلوات والسلام کا ارشاد ہے کہ حدیث قدسی ہے کہ حضرت عبداللہ علیہ الصلوات والسلام حضرت آمنہ صلواۃ اللہ علیہا، حضرت ابو طالب علیہ الصلوات والسلام، اور حضرت بنت اسد صلواۃ اللہ علیہا پر دوزخ حرام ہے

۳ ......حضور ختمی المرتبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اولاد عبدالمطلب علیہ الصلوات والسلام میں سے میں ہوں، سید الشہداء حمزہ علیہ الصلوات والسلام، جعفر طیار علیہ الصلوات والسلام علی علیہ الصلوات والسلام، اور جناب سیدہ صلواۃ اللہ علیہا، اور حسن علیہ الصلوات والسلام، وحسین علیہ الصلوات والسلام، تا قائم آل محمد ؐ عجل اللہ فرجہ الشریف ہیں

۴ ......اولاد عبدالمطلب علیہ الصلوات والسلام خواہ مرد ہوں یا عورتیں ان پر صدقہ حرام ہے

۵ ......اولاد عبدالمطلب علیہ الصلوات والسلام میں جو مومن ہیں وہ خمس کے حقدار ہیں

۶ ......اولاد ابو طالب علیہ الصلوات والسلام سادات ہیں ان پر صدقہ حرام ہے اور بنی سیدہ پاک صلواۃ اللہ علیہا کی طرح خمس کے حقدار ہیں

۷ ......حضرت عبداللہ بن جعفر علیہ الصلوات والسلام اور محمد بن جعفر علیہ الصلوات والسلام حضرت ابو طالب علیہ الصلوات والسلام کے پوتے اور امیر المومنین علیہ الصلوات والسلام کے سگے بھتیجے ہیں لہٰذا وہ سرکار امیر المومنین امام المتقین علیہ السلام کی پاک دختران کے مماثل اور کفو ہیں اس لئے ان کو غیر سید سے رشتہ کے جواز میں پیش کرنا انتہائی جہالت اور بدنیتی پر مبنی ہے

سوال

جب یہ ثابت ہوگیا کہ سادانی کا عقد غیر سید سے ناجائز ہے تو پھر سادانی بجائے ماں کے ہوئی اور ماں محرم ہوتی ہے اور اس سے پردہ درست نہیں ہے

www.khrooj.com

جواب

ارشاد باری ہے ☆النَّبِيُّ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنفُسِهِمْ وَأَزْوَاجُهُ أُمَّهَاتُهُمْ
نبی مومنوں پر خود ان کی جانوں سے زیادہ حق رکھتے ہیں اور ان کی ازواج مومنوں کی مائیں ہیں اس کے بعد یہ ارشاد فرمایا
☆وَإِذَا سَأَلْتُمُوهُنَّ مَتَاعاً فَاسْأَلُوهُنَّ مِن وَرَاء حِجَابٍ ذَلِكُمْ أَطْهَرُ لِقُلُوبِكُمْ وَقُلُوبِهِنَّ
جب پیغمبر کی بیبیوں سے کچھ مانگنا ہوتو پردہ کے پیچھے سے مانگو یہی تمہارے دلوں اور ان کے دلوں کے واسطے بہت صفائی کی بات ہے
حالانکہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج مومنوں کی مائیں ہیں اور امت سب بحیثیت ان کی اولاد کے ہے، پھر بھی حکم یہ ہے کہ ان کے گھر میں بلا اجازت داخل نہ ہو جو چیز ان سے لینا ہو دروازے کے باہر کھڑے ہو کر طلب کرو
اس لئے کہ وہ اس لحاظ سے مائیں نہیں کہ محرم ہوگئیں بلکہ اس لحاظ سے مائیں ہیں کہ جیسے ماں سے عقد ناجائز ہے اسی طرح آنخضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد بھی ہمیشہ کیلئے ان سے نکاح حرام ہے تاکہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احترام میں فرق نہ آئے وہاں بھی احترام مقصود ہے اور یہاں بھی احترام ہی مقصود و مطلوب ہے، وہ بھی بے ادبی سے بچنے کیلئے ہے اور یہ بھی، اگر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اسلام کی عظمت دل میں نہ رہی تو ان کے احکام اور ارشادات کا بھی احترام نہ رہے گا خداوند عالم ہمیں ان کی مخالفت یا نافرمانی اور سوء ادب سے محفوظ رکھے آمین وما توفیقی الا باللہ ☆وآخر دعو انا انا الحمد للہ رب العالمین...... (ملاحظہ فرمائیں عظمت سادات مطبوعہ راولپنڈی)

یا مولا کریمؑ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

علمائے اہل سنت کے

فتاویٰ اور محققانہ دلائل

محسنین سادات عظام جو ہمارے اہل سنت بھائیوں میں سے ہیں انہوں نے بھی دلائل وفتاویٰ سے ثابت کیا ہے کہ سید زادی کا عقد غیر سید سے حرام و باطل ہے یعنی یہ مسئلہ دونوں مذاہب ومکاتیب فکر کا متفقہ مسئلہ ہے

صاحبان تحقیق عمیق چاہے مذہب اہل سنت سے تعلق رکھتے ہوں یا اہل تشیع سے سبھی یہی بات متفقہ طور پر جانتے اور مانتے ہیں کہ غیر سید سے عقد سادانی ناجائز وحرام و باطل ہے، اس لئے چند معتبرین علمائے اہل سنت کے فتاویٰ نقل کرنا ضروری سمجھتا ہوں

اکثر علماء کرام نے احادیث حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فتاویٰ کی بنیاد بنایا ہے جن میں تاکیدی حکم ہے کہ نکاح میں کفو شرط واجب ہے

پہلے وہ احادیث پیش کرتا چلوں کہ جن میں غیر کفو میں نکاح کرنے سے منع فرمایا گیا ہے

1 ...... کتاب الاثار میں جناب ابن عبداللہ انصاری رحمۃ اللہ علیہ سے ایک حدیث مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

☆الا لا یزوج النساء الا الاولیاء ویزوجن الامن الاکفا

خبردار عورتوں کا نکاح ان کے ولی کریں اور انہیں حکم ہے کہ نکاح کفو میں کریں

اس کے ضمن حضرت عمر رضی اللہ کا قول ہے

☆لا منعهن فزوج ذوات الاحباب الا من الاكفا

میں حسب نسب والی عورتوں کے رشتوں کو غیر کفو میں نکاح کرنے سے ضرور روکوں گا

اس حکم کو امام اعظم نے اپنے مسند میں نقل کیا ہے

2 ......ام المومنین عائشہ رضی اللہ سے ایک حدیث مروی ہے

ان رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال تخير ولنطفكم الاكفا وانكحو اليهم

(مستدرک حاکم جلد دوم ص۱۶۳)

فرمایا اپنی افزائش نسل کیلئے کفو وہمسر کو پسند کرو اور جو ہم کفو ہو اسی کو بیٹیاں نکاح کردو

یہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا امر مطلق ہے اور یہ مسلمہ ہے کہ امر مطلق للوجوب ہوتا ہے اور

اس حکم سے اختلاف کرنا معصیت اللہ ہے جس کی سزا عذاب الٰہی ہے

3 ...... بخاری شریف میں حضرت ابوبکر صدیق رضوان اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

انہوں نے کہا

☆ارقبو محمداً فى اهل بية

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا احترام اس میں ہے کہ ان کے اہل بیت کا احترام کیا جائے

4 ......حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

☆غضب الله على من اذانى فى عترتى (دیلمی)

اللہ کا ان لوگوں پر سخت غضب ہو جو مجھے اولاد کے بارے میں اذیت پہنچاتے ہیں

5 ......حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے

☆كل بنى انثىٰ ينبون الىٰ اجدادهم الا ولد سيدهؑ صلوات اللہ علیہا انا وليهم وانا

حسبتهم وانا ابوهم اخرج طبراتی عن سیده...... (صواعق محرقہ ص ۱۱۲)
ہرلڑکی کی اولاد اس کے اجداد کی طرف منسوب ہوتی ہے سوائے میری بیٹی کے کہ میں ان کا ولی ہوں عصبہ ہوں اور باپ ہوں

6......فرمایا

☆اوصیکم لعترتی خیرا وان موعدهم الحوض
میں تمہیں اپنی اولاد کی بھلائی وخیر کی وصیت کرتا ہوں اور میری تمہاری ملاقات حوض پر ہوگی .... (کتاب العلم الطاہر فی نفع نسب الطاہر)

7......فرمایا

☆فقال النکاح رق فلینظر احدکم این یصنع کریمتیه
نکاح ایک طرح کی غلامی ہے ہر شخص پر واجب ہے کہ وہ دیکھے کہ وہ اپنی بیٹی کو کس کا غلام بنا رہا ہے

8...... حافظ محمد عبدالحی صاحب نے نسبت کی اہمیت کے بارے میں ایک بہت خوبصورت دلیل دی ہے فرماتے ہیں ارشاد قدرت ہے

☆قُلْ إِن كَانَ لِلرَّحْمَنِ وَلَدٌ فَأَنَا أَوَّلُ الْعَابِدِيْنَ
فرما دیجئے کہ اگر ذات رحمٰن کا کوئی بیٹا ہوتا تو میں عبادت کرنے والوں میں سے اول ہوں

یعنی معبود کا بیٹا ہونا بیٹے کے معبود کو مستلزم ،، یعنی باپ اگر معبود ہے تو بیٹا لازماً معبود ہوگا امام رازی کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ ''اگر بادشاہ کا نوکر ہے اور بادشاہ کا بیٹا بھی ہو تو نوکر کیلئے بادشاہ کی طرح اس کی خدمت بھی فرض ہے کیونکہ مولود میں والد کے بعض اجزاء ہوتے ہیں، اسی طرح اولاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ان کے بعض اجزاء موجود

ہیں یعنی جس طرح کل کا احترام واجب ہے اسی طرح جز کا احترام واجب ہے
اگر سادات میں اجزائے نور اِلٰہی ثابت ہیں تو کوئی غیر ان کا کفو کیسے ہوسکتا ہے اور
نکاح کیلئے کفو شرط ہے جیسا کہ آئندہ اوراق میں واضح کیا جائے گا

9 ...... ارشادِ قدرت ہے فرمایا

☆وَهُوَ الَّذِیْ خَلَقَ مِنَ الْمَاء بَشَراً فَجَعَلَهُ نَسَباً وَصِهْراً

وہی اللہ تو ہے جس نے آب (نور) سے ایک (مثل) بشر بنایا اور سسر اور داماد ہونے
کا اعزاز بخشا

ابن سیرین فرماتے ہیں اس آیہ شریفہ میں بشراً سے مراد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا
خاندان ہے جس کی نسل حضرت علی علیہ الصلوات والسلام وسیدہ النساء العالمین صلوات اللہ علیہا سے پھیلی
اور اس کو نسب وصہر قرار دیا گیا جن افراد کیلئے نسب ہوگا صہر بھی ہوگا یعنی نسل رسول
مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اولاد سیدۃ النساء العالمین صلوات اللہ علیہا ہے اور سادات نسباً اولاد حضور
اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں .... فتاویٰ آئمہ اہل سنت کی پہلی بنیاد کفو ہے کہ جس کی رو
سے وہ عقد غیر سید کا سیدزادی سے ابطال کرتے ہیں

10 ...... علامہ ابن قدامہ صاحب المغنی نے امام احمد بن حنبل سے روایت کی ہے
انہوں نے فرمایا...... ☆بنی ھاشم لا یکافھم غیرھم
بنی ہاشم کا بنی ہاشم کے علاوہ کوئی کفو نہیں

11 ...... علامہ شامی ندر الابصار جلد اول ص ۱۹۹

☆وان کان الخروج غیرھما لا اصبح النکاح من غیر کفو
اگر کسی عورت کا ولی غیر کفو میں نکاح کر بھی دے تو نکاح منعقد ہوتا ہی نہیں

12 ...... کتاب الفقہ علی المذاہب الاربع ج ۴ میں ہے کہ احناب نے اختلاف کیا ہے

www.khrooj.com

کہ ولی کے سوئے اختیار کی علامت یہ ہے کہ غیر کفو میں نکاح کرے تو نکاح ہوگا ہی نہیں
امام اعظم فرماتے تھے کہ میں عجمی ہوں اس لئے کسی عربیہ کا کفونہیں ہوسکتا
(مبسوط السرخسی جلد۵صفحہ۲۳)

13 ......☆وروی الحسن عن الام انه لا ینعقد النکاح من اصله
امام اعظم سے حضرت حسن جو امام اہل سنت ہیں وہ روایت فرماتے ہیں کہ نکاح غیر کفو میں منعقد ہوتا ہی نہیں ...... (فتاویٰ خیر جلد۱صفحہ۲۵)

☆ویفتی فی غیر الکفو بعدم اصلاً وهو المختیار اللفتوی لفساد الزمان
(درمختیار جلد اول ص۱۹۱ باب الاولیا)

فتوی یہ ہے کہ غیر کفو میں نکاح جائز ہی نہیں یہی قول مختیار للفتویٰ ہے فساد زمان کی وجہ سے

14 ......امام اعظم کے شاگرد اعظم امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں
☆قال ابو یوسف اذا رضی بعضهم لا یسقط حق من هو مثله کالدین المشترك (عینی علی الکنز جلد نمبر۱ ص۱٤۸)
اگر بعض اولیاء نکاح غیر کفو پر راضی ہو بھی جائیں تب بھی بقیہ اولیاء کا رشتہ داروں کا حق ساقط نہیں ہوتا جیسے قرضہ مشترک ہے
یعنی ایک مقروض ہے اور ایک گروہ کا مقروض مشترک ہے اگر بعض معاف بھی کر دیں تو باقی لینے والوں کا حق ساقط نہیں ہوتا بلکہ کوئی بھی مطالبہ کرسکتا ہے

15 ......☆ان الموجب هو استنقاص ای للعرف فیدور معه
یعنی جہاں عدم کفو میں نکاح کیا جائے اور وہ باعث ہتک و عار ہو تو نکاح باطل ہے
(فتاویٰ رضویہ باب الکفاۃ ص۱۱۱، فتح القدیر اور عالمگیری شامی فتاویٰ وغیرہ میں)
محرکات عقد و خروج میں بہت احتیاط واجب ہے جب تک حلال مکمل طور پر ثابت نہ ہو

تحریم غالب ہوگی یعنی حرام مانا جائے گا...... (طحطاوی شریف)

16 ......امام ابو یوسف کا قول ہے کہ جب تک سارے رشتہ دار راضی نہ ہوں غیر کفو میں عقد جائز نہیں مگر جمیع رشتہ داروں کا راضی ہونا امر محال ہے اس لئے غیر کفو میں رشتہ کرنا حرام ہے......(عینی الکنیز)

17 ......کوئی عجمی عربیہ کا کفو نہیں چاہے وہ عجمی عالم و فاضل ہو یا حاکم و بادشاہ

(فتاویٰ درمختار ج اص ۱۹۵ باب الکفاۃ)

18 ......اعلیٰ حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑوی صاحب کا فتویٰ ہے کہ

سیدہ (سید زادی) کا غیر سید سے نکاح اصلاً ہوتا ہی نہیں کیونکہ غیر سید سادات کا کفو نہیں ہے...... ......(احقاق الحق والانصاح ص ۱۹)

19 ......امام غزالی و امام شافعی نے اپنی فقہ میں فرمایا ہے کہ

☆لا يجبر فضيلة نسب رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بفضيلة اخرى ماوراه ذالك وقد تعدل عادتا بجبر فضيلة بفضيلة بحيث ينتقص العارة

حضور علیہ الصلوات والسلام کے نسب کی فضیلت کے مقابلے میں دوسری کوئی فضیلت نہیں ان کے ماسوا کسی دوسری فضیلت کی کمی کسی دوسرے طریقے سے پوری ہو جاتی ہے، نسبی فضیلت کے برابر کوئی دوسری فضیلت نہیں ہے قرآن کریم میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں تعظیم وتکریم کا حکم ہے بے ادبی اور ہتک حرام ہے

20 ......قاعدہ شرعیہ یہ ہے کہ...... ☆الامر بشئی نهی عن ضده

یعنی جب تعظیم کا حکم ہے تو توہین حرام ہوگی اور ہدایہ میں موجود ہے کہ

☆جز في مضى نفسه...... آدمی کے جزو کا حکم بھی اس کی ذات کی طرح ہوتا ہے

اور اولاد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جزو رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے لہٰذا اولاد رسول کی تعظیم بھی

واجب ہوگی ...... تفسیر کبیر میں (خلاصہ) رازی نے اسباب حرمت نکاح والدہ و بیٹی کے بارے میں تصریح کی ہے کہ

☆ان السبب لهٰذا التحريم ان الوطی اذلال واهانه

یعنی ماں بیٹی سے نکاح اس لئے حرام ہے کہ نکاح مقصد وطی (مباشرت) ہے اور وطی میں توہین وتذلیل ہے اس لئے ماں بیٹی بہن سے نکاح حرام ہے

حالانکہ ماں بیٹی بہن سے اولاد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بدرجہا محترم ومکرم ہے لہٰذا غیر سید کا سید زادی سے نکاح حرام ہے ...... (احقاق الحق والایضاح)

21 ......ماما لا ولاد سيدة النساء بنت رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سيادة وشرافة ابـاً وجـداً واما فليس لهم كفواً احد من غيرهم فی كتاب من الكتاب السماويه ولا فی الدين من الاديان اِلٰهية...... (الشرف الموید ۵۴)

جناب سیدۃ النساء العالمین صلوات اللہ علیہا کی اولاد کی شرافت و سیادت میں آباء واجداد و والدات کے حساب سے ان کا کوئی غیر کفو نہیں ہے، غیر کا ان کے کفو ہونا نہ کتب سماوی سے ثابت ہے نہ کسی ایسے دین سے ثابت ہے جو دین اِلٰہی ہو (یعنی غیر سید کسی سید زادی کا کفو ہو ہی نہیں سکتا)

22 ......حضرت جلال الدین سیوطی اپنی کتاب خصائص کبریٰ میں فرماتے ہیں

☆ان الا لا يكافی فی النكاح احدامن الخلق

یعنی اہل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنی سادات عظام کے ساتھ عقد نکاح میں خلق خدا میں سے کوئی غیر سید کفو نہیں ہوسکتا

23 ......امام عبدالوہاب شعرانی اپنی کتاب کشف الضمہ ج دوم خصائص و کرامات حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں یوں رقم طراز ہیں کہ

☆ان اله لا یکافی فی النکاح احد من الخلق
بے شک آپ کی اولاد کا مخلوقات میں سے کوئی کفو نہیں ہے
24......علامہ فقیہ محدث شہاب الدین احمد بن حجر ہیثمی مکی صواعق محرقہ میں لکھتے ہیں
☆من خصائصه صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان اولاد بناته ینسبون الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واولاد بنات غیره لا ینسبون الی جدهم من الکفاة وغیرها
آپ کی خصوصیات میں یہ ہے کہ آپ کی بیٹی کی اولاد آپ کی طرف منسوب ہوتی ہے اور غیروں کی بیٹیوں کی اولادیں اپنے ننھیال کی طرف منسوب نہیں ہوتی لہٰذا اولاد رسول کا کوئی غیر کفو نہیں اور باقی معاملات میں کوئی شریک نہیں
پھر انہوں نے تسلیم کیا ہے کہ غیر سید سیدزادی کا کفو نہیں ہوسکتا
25......کتاب الشرف الموبد لاھل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علامہ یوسف نبھانی میں ہے
☆ومن خصائصهم کونهم اشرف الناس نسبا وافضل الخلق حبا
اولاد رسول یعنی سادات عظام کا یہ خاصہ ہے کہ وہ سب لوگوں سے نسباً اور حسباً افضل ہیں
26......☆صواعق محرقه علامه ابن حجر مکی لانها بضعة منه صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وان کان بینه بینها وسائط
اولاد سیدہ صلوات اللہ علیہا ان کی وجہ سے اولاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے اور ان کا ٹکڑا ہے اگر چہ درمیان میں کثیر نسلیں ہی کیوں نہ گزر جائیں
لہٰذا اولاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جو رویہ ہوگا وہی جناب سیدہ بنت محمد صلوات اللہ علیہا سے ہوگا اب کوئی اس بات سے انکار کرسکتا ہے کہ ان کا کوئی کفو نہیں ہے یعنی ان کا ہرگز ہرگز کوئی کفو نہیں ہے

27...... صاحب احقاق الحق والانضیاح فرماتے ہیں کہ سیدہ کا نکاح غیر سید سے چار وجوہ سے باطل ہے

ا...... غیر سید سیدزادی کا کفو نہیں

ب...... کفو کی شرط شرعی اعتبار سے اس لئے ضروری ہے کہ عورت کے اولیاء کو ضرر، عار، استنقاص نہ ہو جو اہانت کا موجب ہے

اولاد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایذا دینا یا ہتک کرنا خود ان کی ہتک حرمت ہے کیونکہ یہ نکاح باعث ہتک رسول ہے اس لئے باطل ہے

ج...... اولاد سیدہ پاک صلوات اللہ علیہا کا ایذا خود معظّمہ کونین ملکہ عالمین صلوات اللہ علیہا کو ایذا دینا ہے اور یہ نکاح باعث ایذا ہے لہٰذا باطل ہے

د...... اس نکاح میں ہتک حرمت نبی ہے اور اولاد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہتک شرعاً جائز نہیں لہٰذا یہ نکاح باطل ہے ......ص ۳۴

28...... کتاب فتاویٰ کبریٰ میں ہے کہ اولاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کفو کوئی دیگر ہاشمی بھی نہیں ہے مثلاً کوئی عباسی بھی سیدزادی کا کفو نہیں ہے اگرچہ دونوں ہاشمی ہیں

(ج ۶ ص ۹۷ مطبوعہ مصر)

29...... صاحب بغیۃ المسترشدین ص ۱۹۴...... شریفہ سیدہ کو اگر غیر سید خطبہ کرے (خواستگاری) تو ہم اس نکاح کو جائز نہیں سمجھتے خواہ وہ عورت راضی ہو اور اس کا ولی بھی راضی ہو، اس لئے کہ سادات کا نسب بہت اعلیٰ وارفع ہے جس کی بلندیوں کا قصد نہیں کیا جاسکتا، سیدزادی پر صرف سادات کا حق ہے چاہے بعید کے ہوں یا قریب کے ...... یہ نکاح غیر کفو میں اصلاً منعقد ہوتا ہی نہیں

30...... فتاویٰ حمادیہ جلد اول مؤلفہ ابوالفتح رکن ابن حسام ص ۱۲۴۱ میں ہے کہ حضرت

حسن نے امام ابوحنیفہ سے روایت فرمائی ہے کہ خاوند جب عورت کا کفو نہ ہوتو نکاح وقوع پذیر ہوتا ہی نہیں، خانیہ میں ہے کہ امام اعظم کا فتویٰ ہے کہ نکاح صرف کفو سے ہوتا ہے غیر کفو سے نکاح جائز ہی نہیں

فتوی برہنہ ص ۱۵ حضرت حسن نے حضرت امام اعظم سے روایت کی ہے کہ نکاح غیر کفو میں باطل ہے،...... زیلعی جلد۳ ص ۱۱۷ میں امام اعظم اور امام ابو یوسف کی روایت میں یہ ہے کہ نکاح غیر کفو میں جائز نہیں

31......حسن کی امام اعظم سے روایت ہے

☆روی الحسن عن الامام انه اذا کان الزوج کفواً نفذ نکاحها والالم ینعقد اصلاً

روایت حسن امام اعظم سے یہ ہے کہ جب نکاح کفو میں نہ ہوتو نافذ تو ہوتا ہے ورنہ اصلاً منعقد نہیں ہوتا

وضاحت

جیسے بغیر وضو کے نماز پڑھی تو جا سکتی ہے مگر نماز ہوتی نہیں ہے اسی طرح بغیر کفو کے نکاح پڑھا تو جا سکتا ہے مگر ہوتا نہیں ہے

32......ایک واقعہ

عاشق نور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت پیر مہر علی صاحب گولڑوی بکڑالہ تشریف لے گئے وہاں راجہ محمد خان رئیس بکڑالہ نے خدمت میں حاضر ہوکر میاں محمد صاحب کیکھڑی والا کی طرف سے سلام عرض کیا اور امتی مرد کے ایک سیدہ کے ساتھ نکاح کے متعلق ایک فتویٰ جواز کا ذکر کیا جو موضع چکڑالی میں ایک ایسے واقعہ کے بعد بعض علمائے سُو نے دیا

تھا اور خدشہ ظاہر کیا کہ ایسے فتویٰ سے دنیا میں طوفان بے ادبی پیدا ہوگا حضور نے سلام کا جواب دینے کے بعد فرمایا

ایسے بے ادب اور گستاخ ہمارے پاس آنے کا حوصلہ نہیں رکھتے ، جو لوگ عترت نبوت سے بے ادبی کرتے ہیں وہ ازلی بدبخت ہیں ، نہ وہ ہمارے پاس آتے ہیں اور نہ ہی ہم انہیں دیکھنا چاہتے ہیں

ہمارے مفتی صاحبان بھی عجیب ہیں کہ اگر کسی عالم کو بصیغہ تصغیر کوئی شخص عویلم پڑھ دے یا علماء کے جوتوں کی توہین کر دے تو ایسا کرنے پر تو وہ فوراً کفر کا فتویٰ صادر کر دیتے ہیں مگر سفینہ محمدیؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بے حرمتی کرنے والے کو وہ کچھ نہیں کہتے حالانکہ علماء کا شرف بوصف علم ہے جو ذاتی نہیں اور بغیر عمل کے جس کی کوئی وقعت نہیں اس کے برعکس اہل بیت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا شرف ذاتی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف انتساب کی وجہ سے انہیں موہوب (عطا) ہوا ہے ...... (اقتباس از ملفوظات مہریہ ص ۱۱۳)

33 ...... امام سرخسی اپنی مبسوط میں فرماتے ہیں

☆قال صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لیس للمومنین ان یذل نفسه وانما جوز ماجوز منه لاجل الضرورة وفی السغراش من لا یكافئها زیاده الذل......

مومن کیلئے خود کو ذلت میں مبتلا کرنا جائز نہیں ، جسے حلال کیا گیا ہے بقدر ضرورت ہے ، کم مرتبہ خاوند کا فراش بننے میں ضرورت سے زیادہ ذلت ہے جس کو جائز قرار دینے کا کوئی باعث نہیں ...... لہٰذا کم مرتبہ مرد سے عورت کا عقد جائز نہیں

34 ...... امام قاضی خان فرماتے ہیں کہ ’’غیر کفو میں نکاح بالکل جائز نہیں‘‘

علماء کرام نے جن چیزوں کو شرط کفو قرار دیا ہے ان میں سے نسب کے سوا سب چیزیں صفات مفارقہ کی حیثیت رکھتی ہیں ، لہٰذا کفو صرف نسبی شرط سے مشروط رہ جاتا ہے لہٰذا

www.khrooj.com

غیر نسب کفو غیر ہے اور اس سے نکاح باطل ہے...... (تحقیق الحق ص ۲۴)

ان فتاویٰ کے بعد یہ بات اظہر من الشمّس ہو جاتی ہے کہ آئمہ اربع کے مقتدی حضرات بھی اس بات کے پابند ہیں کہ سادات کا احترام کریں اور کسی غیر سید کو سید زادی سے نکاح کرنے کی اجازت نہ دیں

اب یہ لمحہ فکر یہ ہے کہ جب نہ تو اہل سنت بھائیوں کے آئمہ اربع اس عقد کی اجازت دیتے ہیں اور نہ مذہب محمد و آل محمد علیہم الصلوات والسلام اس بات کی اجازت دیتا ہے تو پھر وہ کون سے افراد ہیں جو اس نکاح کے قائل ہیں؟ کیا وہ لوگ کسی بھی امام کے مقلد ہیں؟ کیا کسی مذہب کی فقہ کو وہ مانتے ہیں؟

کیونکہ بنیادی فقہ کے پانچوں مسلک جس بات کو ناجائز و باطل وحرام قرار دیتے ہیں یہ لوگ اس کے جواز کے قائل ہیں صاف ظاہر ہے کہ یہ کوئی غیر مقلد فرقہ ہے یا غیر مسلم فرقہ ہے جو لیبل تو اسلام کا لگاتا ہے اور اسلام کے مختلف مسالک کے تسلیم شدہ آئمہ کے احکامات کا مذاق اڑاتا ہے مثلاً

۱......حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

☆بناتنا لبنينا وبنونا لبناتنا

(من لا يحضر الفقيه،......معالم التنزيل،......حيواة القلوب،......جواهر الكلام)

ہماری بیٹیاں ہمارے بیٹوں کیلئے ہیں اور ہمارے بیٹے ہی ہماری بیٹیوں کیلئے ہیں

یہ فرقہ اس حدیث مقدس کا مذاق اڑاتا ہے

۲......امام ابوحنیفہ کے آخری شاگرد حسن بن زیاد فرماتے ہیں

☆روى الحسن من الامام بطلانه بلا كفو ''کفو کے بغیر نکاح باطل ہے''

یہ لوگ امام ابوحنیفہ اور ان کے بعد امام حسن بن زیاد کا مذاق اڑاتے ہیں

۳......ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حدیث نقل کرتی ہیں

☆لایزوج النساء الا لاولیاء ولا یزوجن النساء الا من الاکفاء (رواۃ البیھقی)

خبردار عورتوں کی تزویج ان کے اولیاء سے کریں اور عورتیں اپنے کفو سے عقد کریں

یہ فرقہ ام المومنین کا مذاق اڑاتا ہے

۴......حدیث نبوی ہے

☆لو لا علیؑ لما کان لا بنتی سیدہ صلوات اللہ علیہا کفوا فی الناس

اگر امیر المومنین علیہ الصلوات والسلام نہ ہوتے تو ان کا کوئی کفو لوگوں میں نہ تھا حالانکہ یہاں سادات کے کفو کا تعین کر دیا گیا ہے معظّمہ کونین صلوات اللہ علیہا کا اگر کوئی امیر المومنین علیہ الصلوات والسلام کے علاوہ نہیں ہے تو ان کی بیٹیوں کا کفو غیر کیسے ہوسکتا ہے؟ یہ غیر مقلد فرقہ خود امیر المومنین علیہ الصلوات والسلام اور معظّمہ کونین صلوات اللہ علیہا کے تقدس کا مذاق اڑاتا ہے

۵......فروغ کافی جلد ۵ صفحہ ۳۴۵ میں ہے کہ ایک خارجی شخص نے ہشام بن حکم سے سنا کہ امام جعفر صادق علیہ الصلوات والسلام فرماتے ہیں ''تمہارے خون برابر ہیں لیکن تمہاری ناموس وعزت برابر نہیں'' اس نے امام جعفر صادق علیہ الصلوات والسلام کی خدمت میں خود حاضر ہوکر ہشام کے اس قول کی تصدیق چاہی تو امام نے فرمایا ہاں اس نے مجھ سے سنا ہے خارجی نے کہا پھر میں آپ سے ہی آپ کے خاندان کی لڑکی کا رشتہ مانگتا ہوں امام علیہ الصلوات والسلام نے فرمایا

☆انك لا كفوا فی دمك وحسبك فی قومك ولكن الله صافیناً عن الصدقة وهیه اوساخ الناس فنكره ان نشرك فیما فضلنا الله به من لم یجعل الله له مثل ما جعل الله لنا

لیکن تمہارا تو اپنے خون وحسب ونسب میں اپنی قوم کے اندر ہی کفو ہے اور اللہ نے ہم

www.khrooj.com

سادات کو صدقہ سے بچایا ہے جو کہ لوگوں کے ہاتھ کی میل کچیل ہے ہم اس فضیلت خداداد میں کسی غیر کو شریک کرنا پسند نہیں کرتے

یعنی تم صدقہ کھانے والے ہمارا کفو نہیں ہو

یہ یزیدی فرقہ فقہ جعفریہ کا بھی مذاق اڑاتا ہے

٦ ...... امام جلال الدین سیوطی خصائص کبریٰ میں فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد کے ساتھ عقد نکاح کیلئے خلق خدا میں سے کوئی غیر سید کفایت نہیں رکھتا یعنی ان کا کفو نہیں ہے

ان سب فتاویٰ کا اعادہ کرنا اور جمع کرنا باعث طوالت ہوگا مقصد یہ ہے کہ جب پورا عالم اسلام اس بات پر متفق ہے کہ غیر سید کا سید زادی سے عقد باطل وحرام ہے تو اس فرقے کے بارے میں کیا خیال ہے جو اسے جائز سمجھتا ہے

...... ☆ ......

یا مولا کریمؑ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تذکرہ محرماتِ نسب

بعض کم علم دوست اور جاہل دشمن یہ سوال کرتے ہیں کہ جن سے عقد حرام ہے ان رشتوں کا ذکر کلام الٰہی میں موجود ہے اور اس ارشاد کے بعد فرمایا گیا ہے کہ

☆واحل لکم ماوراء ذالکم ....ان کے علاوہ تم پر سب حلال ہے

اگر ہم ان متذکرہ رشتوں تک حرمت کو محدود کردیں تو پھر نانی، دادی، پوتی، نواسی، پھوپھی، بھتیجی کا ایک ساتھ عقد میں لانا، خالہ اور بھانجی کا ایک ساتھ عقد میں لانا بھی جائز ماننا پڑے گا کیونکہ پانچوں فقہیں ان کو محرمات میں شامل کرتی ہیں اور قرآن میں ان کا ذکر بھی نہیں ہے

کتب فقہ میں بیسیوں محرمات ہیں جن کا تذکرہ قرآن مجید میں بظاہر نہیں ہے مثلاً مدخولہ سے نکاح، لوطی کی بہن سے نکاح وغیرہ بھی حرام ہے مگر قرآن کریم میں اس کا تذکرہ نہیں ہے، کیا ان سب کو آج تک کسی نے حلال قرار دیا ہے؟

اگر کسی کو یہ شوق ہے بھی کہ جن کا تذکرہ قرآن مجید میں نہیں وہ ان سے عقد ضرور کرے گا تو وہ ذرا یہ غور بھی کرے کہ کیا وہ اپنی نانی، دادی پر اپنا شوق پورا کرنے کی جسارت کرسکتا ہے...... وہ خواہ مخواہ خاندان نبوت کی دشمنی مول نہ لے

خاندان سادات و آل رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بے حرمتی کرنا نانی، دادی، نواسی سے عقد

کرنے سے بھی بڑا جرم ہے

غیر سید سے عقد سادانی فعل حرام وتضحیک محمد وآل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے اس جرم کا ارتکاب کرنے والا لعنتی اور جہنمی ہے اس کیلئے جو کلام پاک احادیث نبوی وقول وفعل معصومین وفتاویٰ اہل تشیع واہل سنت سے جو فرامین ودلائل گوش گزار کیئے ہیں اس کے بعد بے وقوف سے بے وقوف انسان بھی کم از کم شک میں ضرور آجاتا ہے اور فقہ جعفریہ میں شک کو ترک کرنا اور صرف اور صرف یقین پر قائم رہنا ہی جائز ہے

ایک مرتبہ ایک شخص مجھ سے اس مسئلہ پر بہت گرم جوشی سے بحث کر رہا تھا تو ایک عزیز نے میری طرف سے اس شخص کو ایک بہت خوبصورت فرضی دلیل دی کہ جناب آپ کسی شادی میں جاتے ہیں وہاں کم از کم چالیس دیگیں کھانا کی علیحدہ علیحدہ پک رہی تھیں کہ اچانک باورچی کو معلوم پڑتا ہے کہ اس کے ایک کارکن کی غلطی سے ایک خطرناک زہر جو کہ وہاں ایک ڈبے میں موجود تھا کسی نے گھی سمجھ کر کسی ایک دیگ میں ڈال دیا ہے جس کا کوئی پتہ نہیں کہ وہ کون سی دیگ ہے، اب اس کا چکھنا بھی موت کو دعوت دینے کے برابر ہے، یہ خبر باورچی میزبان کو دیتا ہے اور یہ خبر اڑ کر باراتیوں کو بھی مل جاتی ہے، تو جناب اب آپ بتائیں کہ کوئی عقلمند باراتی یہ کہے گا کہ کسی دیگ کا ایک نوالہ بھی لے اور یقیناً ایسی حرکت کوئی نہیں کرے گا کیونکہ شک رہے گا کہ شاید یہ دیگ وہی خطرناک زہر والی نہ ہو تو عقل یہی کہے گی کہ اب ان مشکوک دیگوں سے کوئی بھی کھانا نہ کھائے بلکہ سب کو انڈیل دینا چاہیے تو یہ معمولی باتیں انسان کی عقل اور آنکھیں کھولنے کیلئے کافی ہوتی ہیں

......☆......

یامولا کریمؑ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اقسام سادات

تیرہ چودہ سو سال تک مسلسل سادات کی نسبی فضیلت کو تسلیم کیا جاتا رہا ہے، ہر دور میں سادات کی فضیلت مسلم رہی ہے، اسی وجہ سے جو لوگ نسبی طور پر پستی کے شکار تھے انہوں نے رہائش بدل لی اور نسب بھی بدل لیا، اس وجہ سے برصغیر میں ایک کثیر تعداد ایسے لوگوں کی موجود ہے جو خاندان سادات سے تعلق نہ رکھنے کے باوجود خود کو سید کہتے ہیں اور اس طرح سادہ لوح عوام کو دھوکہ دیتے ہیں، ایسے لوگوں کے بارے میں بہت سی احادیث وارد ہوئی ہیں مثلاً

☆من انتسب الی غیر ابیہ او تولی غیر موالیہ فعلیہ لعنۃ اللہ وان من دخل الینا بلا سبب ظاھر وخرج بلا سبب موجب فھو ملعون (بخاری شریف)

جو شخص اپنے باپ کے علاوہ کسی غیر کو باپ ظاہر کرے اور اپنے سر پرستوں کے علاوہ غیر کو سر پرست ظاہر کرے یا ان سے محبت کرے اس پر اللہ کی لعنت ہے جو بلا سبب ظاہری ہمارے نسب میں خود کو داخل کرے یا بغیر معقول وجہ کے خود کو ہمارے نسب سے خارج کرے وہ ملعون ہے......ایک اور حدیث ہے کہ

☆من ادعی الی غیر ابیہ وھو یعلم انہ غیر ابیہ فالجنۃ علیہ حرام ()

جو شخص کسی کے بارے میں دعوے کرے کہ وہ اس کا باپ ہے حالانکہ وہ جانتا ہو کہ وہ اس کا باپ نہیں ہے تو اس پر یقیناً جنت حرام ہے

اس بات سے خود ان کم ظرف لوگوں کو سوچنا چاہیے کہ وہ کتنے بڑے جرم کا ارتکاب کر رہے ہیں، نقلی اور جعلی سیادت حاصل کر کے ابدی جہنم اور اللہ کی لعنت کے مستحق قرار پا رہے ہیں، اس حدیث کی زد میں وہ قبائل بھی آ جاتے ہیں جو جمعراتی سید بن کر پھر اصلی سید بن جاتے ہیں، بعض قبائل میں یہ روایت ہے کہ ان کا جو بچہ جمعرات کو پیدا ہوتا ہے اسے سید بادشاہ کہا جاتا ہے

موجودہ سادات میں تیسری قسم ان سادات کی ہے جو ہندوستان سے ہجرت کر کے آئے ہیں، انہوں نے پاکستان میں عزت حاصل کرنے کیلئے نسب بدل لیا ہے، وہ حضرات بھی ان احادیث کی زد میں آتے ہیں، انہیں بھی سوچنا چاہیے کہ اس فعل قبیح سے انہیں فائدہ کتنا ہو رہا ہے اور نقصان کتنا ہو رہا ہے

سادات کی ایک قسم وہ ہے کہ اثنا عشری ہونے کی وجہ سے جعفری یا شاہ جی کہلاتے تھے اور بعد میں سید بن گئے، مہاجرین میں سے بعض علاقوں میں ہر شیعہ کو شاہ کہتے تھے اور سید کو میر صاحب، جب وہ پاکستان میں آئے تو جتنے لوگ شیعہ یہاں آئے وہ ایک دوسرے کو شاہ جی کہتے تھے اور پاکستان میں شاہ جی صرف سادات کیلئے مخصوص اعزاز تھا، ناسمجھی میں لوگوں نے انہی سید سمجھ لیا اور وہ سید بن بیٹھے

آتا نہیں وہ جن کو رہِ راست پہ چلنا
آسان سمجھتے ہیں وہی باپ بدلنا

میرا ایک نوکر بازار سے سبزی لینے جاتا تھا، وہ مراثی تھا، میں نے خود دیکھا کہ سبزی منڈی کے مہاجرین اسے شاہ جی کہتے تھے حالانکہ اس نے کئی مرتبہ کہا کہ میں امتی ہوں

سید نہیں مگر ان کا جواب یہ تھا کہ کیا تم شیعہ نہیں ہو؟ آج ہمارے ہی شہر میں سینکڑوں گھر ایسے ہیں جو پہلے شاہ جی بنے پھر اپنے نام کے ساتھ نقوی لکھنا شروع کر دیا نقوی سادات نے احتجاج کیا تو چند سال بعد رضوی لکھنا شروع کر دیا

بعض حضرات ایسے ہیں جو امتی تھے اور کسی دربار کے متولی تھے انہوں نے اپنی عزت بڑھانے کیلئے خود کو اس صاحبِ دربار کی اولاد کہلانا شروع کر دیا اور اس طرح سید بن بیٹھے

اسی طرح غیاث الدین بلبن کے دور کے ایک فرمان شاہی نے بھی شاہ بننے کا دروازہ کھول دیا جس کی وجہ سے سینکڑوں گھرانوں کو سید کہلوانے کا سرٹیفکیٹ مل گیا

ہوا یہ کہ ۱۲۴۰ء کے قریب غیاث الدین بلبن کے دور میں ایک وفد دربار شاہی میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چار خلیفے ہیں ان میں سے چوتھے خلیفہ امیر المومنین علی ابن ابوطالب علیہ الصلوات والسلام کی اولاد اپنے نام کے ساتھ اعزاز شاہی یعنی شاہ کا لفظ لکھتی ہے اور باقی تین خلفاء کی اولاد کو یہ حق حاصل نہیں ہے لہٰذا آپ ایک آرڈیننس جاری کریں کہ ان تین خلفاء کی اولاد کو بھی اپنے نام کے ساتھ شاہ لکھنے کی اجازت دی جائے، اس پرزور اپیل پر سلطان غیاث الدین بلبن نے ایک نوٹیفکیشن جاری کیا جو شاہ بلبن گزٹ نوٹیفکیشن کے نام سے مشہور ہے، جس میں انہوں نے اجازت دی کہ اولاد امیر المومنین علیہ الصلوات والسلام کیلئے یہ لازم ہے کہ اپنا نام مکمل لکھنے کے بعد لفظ شاہ لکھیں جیسا کہ وہ لکھتے ہیں اور جو دیگر تین خلفاء راشدین کی اولاد میں سے ہیں انہیں اجازت دی جاتی ہے کہ وہ اپنا نام لکھنے سے پہلے لفظ شاہ لکھیں اس لئے جو گزٹڈ شاہ تھے وہ اب تک اس کے پابند ہیں مثلاً شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی، شاہ ولی اللہ محدث دہلوی، شاہ فرید الحق وغیرہ وغیرہ

جو خاندان سادات سے تھے انہوں نے اپنی روش کے مطابق نام کے بعد شاہ لکھنا جاری رکھا جیسا عطاء اللہ شاہ بخاری وغیرہ

حقیقت یہ ہے کہ انسان فطرتاً لالچی وحریص ہے، انسان چاہتا ہے کہ ہر اچھی چیز اسے مل جائے، جب سیدھی طرح سے اسے وہ چیز نہیں ملتی تو چور دروازے سے اسے حاصل کرنا چاہتا ہے، جملہ علماء کرام (بلاتخصیص مسلک) نے فضیلت سادات کو تسلیم کیا ہے، اس پر احادیث نقل کی ہیں اور سادات کی عزت واحترام کو واجب قرار دیا ہے، فضائل سادات دیکھ کر گھٹیا نسب کے لوگوں کی رال ٹپک پڑی مثلاً علامہ جائری لوامع التنزیل ج ۳ص۳۴۳ میں لکھتے ہیں کہ سیادت کیا ہے؟

☆فتخصیص السیاده لهم ......ولد منهما ذکرا او انثی فهو سید الیٰ یوم القیامة ویجب اجمع الخلق تعظیم ابدا......

سیادت پاک حسنین شریفین علیہما السلام اور ان کی اولاد کیلئے مخصوص ہے چاہے وہ عورت ہے یا مرد، قیامت تک ان کی نسل سید ہے اور ساری کائنات پر اس نسل کی تعظیم ہمیشہ کیلئے واجب ہے

اب خود سوچیں کہ ایسی احادیث فضائل سادات کو دیکھ کر کون نہیں چاہے گا کہ یہ فضائل انہیں مل جائیں مگر یہ فضائل وہبی ہیں، کسبی تو ہیں نہیں، بس پھر چور دروازے سے سید بننا پسند کیا گیا، سادات کو بیٹیاں دے کر پھر خود سیدزادی سے عقد کے جواز تلاشے تا کہ کسی طرح یہ سعادت حاصل کی جائے مگر

ایں سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

......☆......

یا مولا کریمؑ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ایک مغالطہ اور اس کا رد

عام طور پر یہ تاثر دیا جاتا ہے کہ جناب سیدۃ النساء العالمین صلوات اللہ علیہا ہی کی اولاد سید ہے نہ کہ مولائے کائنات حضرت علیؑ علیہ الصلوات والسلام کی اولاد، یعنی اولاد امیر المومنین علیہ الصلوات والسلام میں سے جو دوسرے ازواج مطہرات کی اولاد ہے وہ علوی تو ہے سید نہیں ہے یا اولاد عقیل علیہ الصلوات والسلام ہے یا اولاد جناب جعفر طیار علیہ الصلوات والسلام ہے یہ نعوذ باللہ غیر سید ہیں

یہ بہت بڑا مغالطہ ہے اگر ہم فرض کرلیں کہ صرف جناب سیدۃ النساء العالمین صلوات اللہ علیہا ہی کی اولاد سید ہے اور باقی کوئی سید نہیں تو اس کلیہ کے حساب سے خود امیر المومنین علیہ الصلوات والسلام بھی نعوذ باللہ غیر سید ثابت ہوں گے جو فرمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تکذیب کے مترادف ہے کیونکہ حدیث صحیح میں ہے کہ پاک حسنین شریفین علیہما الصلوات والسلام جوانان جنت کے سید و سردار ہیں اور ان کی والدان سے افضل ہیں مگر متذکرہ بالا کلیہ سے خود امیر المومنین علیہ الصلوات والسلام اپنی اولاد سے مفضول قرار پائیں گے

اس کلیہ میں دوسرا نقص یہ ہے کہ یہ ایک اور حدیث کی تکذیب کے مترادف ہوگا جس میں ارشاد ہے کہ اگر امیر المومنین علیہ الصلوات والسلام نہ ہوتے تو جناب سیدۃ النساء العالمین صلواۃ اللہ علیہا کا کوئی کفو نہ ہوتا، کیونکہ خود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا کہ کفو میں شرط یہ

ہے کہ اول تو مرد کو عورت سے افضل ہونا چاہیے ورنہ برابر ہونا ضروری شرط ہے اگر مرد عورت سے کم تر درجے کا ہو تو عقد منعقد نہیں ہوتا لہٰذا ماننا پڑے گا کہ یہ کلیہ غلط ہے کہ صرف اولاد سیدۃ النساء العالمین صلواۃ اللہ علیہا ہی سید ہے

تیسرا نقصِ عظیم اس میں یہ ہے کہ اس کلیہ کی رو سے خود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی نعوذ باللہ غیر سید قرار پائیں گے جبکہ یہ نظریہ کفر ہے، لہٰذا تسلیم کرنا پڑے گا کہ یہ کلیہ بذات خود باطل ہے اور جن حضرات نے اس کلیہ کو وضع کیا ہے یا تو انہیں اشتباہ ہوا ہے یا پھر عمداً خاندان تطہیر صلوات اللہ علیہم کی تنقیص وتوہین کو روا رکھا ہے

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ سیادت کا حدود اربع کیا ہے اور سیادت کا مبدہ کیا ہے

اگر ہم احادیث وفرامین آئمہ اطہار علیہم الصلوات والسلام کا بغور مطالعہ کریں تو ہم پر یہ حقیقت روز روشن کی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ سیادت کا سرچشمہ اور مبدہ اول وہ نور ہے جو ☆اول ماخلق الله نوری کا مصداق ہے، سرچشمہ سیادت وہ نورِ اول ہے جو تخلیق ارض وسماء سے اربوں سال پہلے خالق نے اپنے نور ذات سے ایجاد فرمایا تھا، وہ نور جن وسائط وشخصیات میں سرایت پذیر ہوتا ہوا مکہ میں ظہور پذیر ہوا ان سب شخصیات و وسائط کو سیادت سے سرفراز کرتا آیا ہے اور یہی شجرہ طیبہ ہے اور اس شجرہ طیبہ میں شامل جملہ افراد کو اعزاز سیادت سے سرفراز کرتا آیا ہے اور یہی شجرہ طیبہ ہے اور اس شجرہ طیبہ میں شامل جملہ افراد اعزاز سیادت سے سرفراز ہیں چاہے وہ جناب ہاشم علیہ الصلوات والسلام ہیں یا جناب عبدالمناف علیہ الصلوات والسلام ہیں یا جناب عبدالمطلب علیہ الصلوات والسلام یہ جملہ شخصیات شجرہ طیبہ میں شامل ہیں اور اعزاز سیادت سے سرفراز ہیں

اگر یہ بات نہ ہوتی تو خود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے اجداد طاہرین علیہم الصلوات والسلام پر فخر نہ فرماتے حالانکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مشہور شعر ہے

انا النبی لا کذب

انا بن عبدالمطلبؑ

''میں وہ نبی ہوں جو سراپا صداقت ہے کیونکہ میں عبدالمطلب علیہ الصلوات والسلام کا لخت جگر ہوں''

خود جناب عمران علیہ الصلوات والسلام کے بارے میں احادیث نور موجود ہیں

جناب عبدالمطلب علیہ الصلوات والسلام کے بارے میں احادیث نور موجود ہیں

خود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث ہے

☆خلقت انا وعلی ابن ابی طالب علیہما الصلوات والسلام من نور واحد عن یمین العرش یسبح الله ویقدسه قبل ان یخلق الله عزوجل آدم باربعة عشر الف سنة فیما خلق الله آدم نقلنا اصلاب الرجال وارحام النساء الطاهرات ثم نقلنا الی صلب عبدالمطلب علیہ الصلوات والسلام علیه الله نصفین فجعل النصف فی صلب ابی عبدالله علیہ الصلوات والسلام وجعل النصف فی صلب عمی ابی طالب علیہ الصلوات والسلام فخلقت من ذالك النصف وخلق علی علیہ الصلوات والسلام من النصف الاخر......

میں اور علی علیہ الصلوات والسلام ایک ہی نور سے خلق ہوئے ہیں، یہ نور عرش اِلٰہی کے دائیں طرف خلقت آدم سے چودہ ہزار سال پہلے سے خدا تعالیٰ کی تسبیح اور تقدیس کر رہا تھا جب اللہ تعالیٰ نے جناب آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو ہم پاک و پاکیزہ مردوں کے اصلاب اور مقدس مستورات کی پیشانیوں میں منتقل کئے جاتے رہے، یہاں تک کہ ہمارا نور جناب عبدالمطلب علیہ الصلوات والسلام کی پیشانی کی زینت بنا، یہاں پہنچ کر ہمارا نور دو برابر حصوں میں تقسیم ہوگیا، ایک نصف حصہ میرے والد ماجد جناب عبداللہ علیہ الصلوات والسلام میں منتقل ہوا اور دوسرا نصف حصہ میرے چچا بزرگوار جناب ابو طالب علیہ الصلوات والسلام

میں منتقل ہوا، پس میں نے پہلے نصف حصے سے عالم شہود کو زینت بخشی ہے، اس نور کے دوسرے حصے سے میرے برادر بہ جان برابر کا ظہور ا جلال ہوا ہے
ایسی احادیث کی ایک طویل فہرست کتب جدید وقدیم میں دیکھی جا سکتی ہے مثلاً بصائر الدرجات، اضطب خوارزم کی المناقب، اصول کافی، تذکرہ ابن جوزی، تاریخ بغداد، مودۃ القربی، بحار الانوار، ینابیع المودۃ، تقریباً سو سے زیادہ کتب میں ایسی احادیث موجود ہیں، اصل سیادت یہی نور ہے کہ یہ جہاں سے گزرا سیادت سے ہمکنار کرتا چلا گیا، اسی لئے جناب عبدالمطلب، جناب ہاشم، جناب عبدالمناف علیہم الصلوات والسلام جو بھی اجداد پیغمبر انام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں سبھی حامل سیادت عالیہ ہیں
میرے ایک دوست نے مجھے انگلش کتاب دکھائی جس میں کسی مغربی محقق نے اس اسلامی نظریئے پر تحقیق کی تھی کہ انبیاء علیہم السلام کی تعداد ایک لاکھ چوبیس ہزار ہے اس کا ایک فقرہ تھا ''حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جملہ اجداد طاہرین کو جب تک ہم انبیاء علیہم السلام کی فہرست میں شامل نہ کریں ایک لاکھ چوبیس ہزار کی تعداد پوری نہیں ہوتی، یعنی یہ نور اِلٰہی جن اصلاب سے بھی گزرا ہے ان کو شرفِ سیادت سے سیراب کرتا چلا آیا ہے
یہی دریائے نور اِلٰہی جب دو حصوں میں تقسیم ہوا تو ایک حصہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے والد ماجد جناب عبداللہ علیہ الصلوات والسلام کی طرف جاری ہوا، دوسرا حصہ جناب ابو طالب علیہ الصلوات والسلام کی طرف اور یہاں یہ دریا
☆مرج البحرین یلتقی بینھما برزخ لا یبغیٰن کی تفسیر بن گیا اور پھر اولاد طاہرین یخرج منھما اللولو والمرجان کی شکل میں ظاہر ہوئی
اسی لئے اس نور کی دونوں شاخوں پر اللہ نے صلوات وسلام کے موتی نچھاور کیئے اور آل عمران علیہم الصلوات والسلام پر بھی اپنی طرف سے سلام کیا، یہی وجہ ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم نے اولاد جناب ابو طالب علیہ الصلوات والسلام کو اپنا کفو قرار دیا
جملہ علماء حق اس پر متفق ہیں کہ جناب عقیل علیہ الصلوات والسلام کی اولاد پر صدقہ حرام ہے
حدیث ہے

☆ان بنی هاشم وبن المطلب اکفاهم نحن وبنو المطلب شئی واحد

یعنی بنی ہاشم علیہ الصلوات والسلام اور آل مطلب علیہ الصلوات والسلام ایک دوسرے کے کفو ہیں، فرمایا ہم اور آل مطلب علیہ الصلوات والسلام ایک شے ہیں، انہی جیسی احادیث کی رو سے علماء حق نے بنی ہاشم علیہم الصلوات والسلام پر صدقات وزکواۃ کو حرام قرار دیا ہے اور موالات فئی میں شریک آل محمد علیہم الصلوات والسلام کیا ہے

سید کی ایک جامع تعریف جو صواعق محرقہ، شرح مسلم وغیرہ میں ہے وہ یہ ہے کہ

☆السید من حرمت علیه الصدقه الی یوم القیامة

یہی تعریف مشکواۃ، ارجح المطالب، الاستیعاب وغیرہ میں بھی ہے کہ ''سید وہ ہے جس پر قیامت تک صدقہ حرام ہے'' حالانکہ جمہور علماء نے صدقے کا جملہ انبیاء علیہم السلام پر حلال ہونے سے انکار کیا ہے اس سے علماء متفق ہیں کہ انبیاء علیہم السلام پر صدقہ حرام ہے
(بحوالہ تفسیر القرآن علامہ امداد کاظمی ص ۳۱۸)

اسی لئے جناب یحییٰ علیہ السلام کو سیداً وحصوراً کے القاب سے اللہ عزوجل نے خود نوازا ہے اور جناب ابراہیم علیہ السلام و جناب اسماعیل علیہ السلام اپنے آخری وصی جناب ابو طالب علیہ الصلوات والسلام تک سیادت کے حامل تھے

یہ بھی اصول ہے کہ ایک ہی خاندان ونسل وقبیلے کے افراد برابر نہیں ہوتے، جماعت انبیاء علیہم السلام میں بھی بعض کو بعض پر فضیلت حاصل تھی

یعنی جملہ انبیاء جب ہم مرتبہ نہیں ہیں تو پھر کوئی قبیلہ یا نسل کیسے ہم مرتبہ ہوسکتی ہے بالکل

www.khrooj.com

اسی طرح خاندان سادات میں بھی بعض کو بعض پر فضیلت دی گئی ہے جیسا کہ حدیث صحیح میں ہے

☆ قال جبرائیل قلبت مشارق الارض ومغاربها فلم اجد رجلاً افضل من محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وقلبت مشارق الارض ومغاربها فلم اجد نبی اب فضل من بنی هاشم علیہم الصلوات والسلام .... (بحوالہ کنز العمال ج ۶ ص ۱۰۶)

فرمایا کہ مجھے جبرائیل علیہ السلام نے خبر دی ہے کہ میں نے زمین کے مشارق ومغارب میں تلاشا ہے کوئی فرد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے افضل نہیں پایا اور میں نے مشارق ومغارب زمین میں بہت تلاش کیا ہے مگر کوئی خاندان بنی ہاشم علیہم الصلوات والسلام سے افضل نہیں پایا

جس سال ابرہہ نے مکہ پر حملہ کیا تھا، اس کے ساتھ ہاتھی تھے، لشکر تھا، اس نے آتے ہی جناب عبدالمطلب علیہ الصلوات والسلام کے اونٹ پکڑوا لئے، جن کیلئے آنجناب اس کے پاس تشریف لے گئے وہاں چند معجزات رونما ہوئے

۱......سب سے بڑا ہاتھی جس کا نام محمود تھا اس نے زیارت کرتے ہی سجدہ کیا

۲......ابرہہ جو تعظیم نہ کرنے کی قسم کھائے بیٹھا تھا بے ساختہ تعظیم کو کھڑا ہو گیا

۳......آپ جس ہاتھی کے قریب سے گزرتے وہ سر جھکا لیتا تھا

یہ کس وجہ سے تھا؟

اکثر علماء نے یہ لکھا ہے کہ آنجناب علیہ الصلوات والسلام کی پیشانی میں نور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھا جسے دیکھ کر ہر چیز پر ہیبت طاری ہو جاتی تھی حالانکہ یہ بات بھول جاتے ہیں کہ اسی سال یعنی یکم عام الفیل ربیع الاول میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عالم وجود کو زینت بخشی تھی یعنی یہ حملہ جو مکہ پر ہوا تھا ۵۷۰، ۵۷۱ء میں ہوا تھا اور اسی سن میں حضور اکرم صلی

اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی تو ماننا پڑے گا اس وقت یہ نور وحدت یا تو اپنی والدہ کی پیشانی میں جلوہ نما تھا یا خود اپنے والد علیہ الصلوات والسلام کی پیشانی میں یعنی اپنے جد اطہر کی پیشانی سے منتقل ہو چکا تھا اس کے انتقال کے باوجود ان کی ذات میں نور سیادت اس قدر جلوہ کشا تھا کہ جانور بھی سجدہ کر رہے تھے

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کچھ احادیث اس موضوع پر بھی موجود ہیں کہ تخلیق آدم سے قبل نور عبد المطلب علیہ الصلوات والسلام کی کیفیت کیا تھی، نور ابو طالب علیہ الصلوات والسلام کس طرح مصروف تسبیح وتہلیل تھا، اگر چہ یہ احادیث زیادہ تعداد میں نہیں ہیں مگر موجود ہیں

اسی طرح جناب جعفر طیار سید الشہداء علیہ الصلوات والسلام کے بارے میں مشہور حدیث ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہم نے زید بن حارثہ شہید کو دیکھا مگر جناب جعفر علیہ الصلوات والسلام کا مقام آخرت میں ان سے بدرجہا بلند پایا، تو جناب جبرئیل علیہ السلام سے سوال کیا کہ جناب جعفر طیار علیہ الصلوات والسلام کا مقام اتنا بلند کیوں ہے؟ تو جواب ملا یہ صرف آپ سے نسبی تعلق کی وجہ سے ہے

اس مفہوم کی متعدد احادیث برادران اہل سنت نے نقل فرمائی ہیں اسی طرح اولاد جناب عقیل علیہ الصلوات والسلام کے فضائل ومناقب کتب احادیث میں اور جناب مسلم بن عقیل علیہما الصلوات والسلام کے فضائل ان کتب میں دیکھے جا سکتے ہیں جو بکا علیٰ الحسین علیہ الصلوات والسلام کے موضوع پر ہیں

ان کثیر تعداد میں موجود احادیث کے بعد سیادت کو صرف اولاد سیدۃ النساء العالمین صلوات اللہ علیہا تک محدود کرنا جائز نہیں۔ ہاں ان کی اولاد کو باقی جملہ سادات عظام سے جو فضیلت حاصل ہے اس سے انکار کرنا بھی جائز نہیں، پاک حسنینؑ شریفین علیہما السلام خود سید السادات ہیں، ان کی اولاد باقی سادات سے افضل ہے مگر امیر المومنین علیہ الصلوات والسلام کی

دوسری اولاد پاک کو سیادت سے محروم سمجھنا بھی ایک ظلم عظیم ہے، اس لئے مسلک حق یہ ہے کہ آلِ عبدالمطلب علیہ الصلوات والسلام اور آلِ عمران علیہ الصلوات والسلام حامل سیادت ہیں

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ جناب عبدالمطلب علیہ الصلوات والسلام کی جملہ اولاد سید ہے تو دیگر مطّلبی بھی سید قرار پائیں گے جواباً عرض کروں گا کہ کتب انساب میں بہت زیادہ اختلافات ہیں اوران میں بہت زیادہ مجہولہ انساب شامل ہیں

اسی طرح انساب میں ہر اعلیٰ شخصیت کی دس دس بیس بیس اولادیں بنانے کا مقصد یہی تھا کہ کسی طرح اموی و مروانی اور دیگر گھٹیا لوگ بھی نسباً آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اپنا تعلق جوڑ سکیں ۔ وقت رہا تو انساب پر بھی ایک کتاب لکھی جائے گی جس میں ان گھپلوں پر مکمل بحث کی جائے گی

حضرت آیۃ اللہ مرزا حسن احقاقی نے احکام الشیعہ میں فرمایا ہے کہ اس زمانہ میں محفوظ نسبی شجرے صرف سادات بنی سیدہ پاک صلوٰۃ اللہ علیہا ہی کے ہیں اور باقی حضرات کا قریشی، عباسی، مطلبی ہونا محض دعویٰ ہی دعویٰ ہے، سادات کا اطلاق صرف سادات بنی سیدہ پاک صلوٰۃ اللہ علیہا ہی پر ہوگا ان کے علاوہ کوئی سید کہلانے کا حقدار نہیں ہے

ان چند الفاظ کے ساتھ اس بات کا اختتام کرتا ہوں کہ مجھ ناچیز کی یہ جسارت صرف ان غیرت مند مسلمانوں اور خصوصاً سادات عظام کیلئے ہے، ان کیلئے نہیں جو ضد اور ہٹ دھرمی کی ہر وقت عینکیں چڑھائے رکھتے ہیں وہ میری اس کاوش میں کیڑے تو نکالیں گے مگر ان کو اس میں وہ بات نظر نہیں آئے گی جو کہ خود ان کیلئے دین و دنیا و آخرت میں سوائے بھلے کے اور کچھ بھی نہیں

ایسے لوگوں کا یقینی ذاتی قصور کے علاوہ میں یہ بھی سمجھتا ہوں کہ کچھ زمانے کا بھی قصور ہے یہ وقت ہی کچھ ایسا آ گیا ہے کہ پیار و محبت ختم، غیرت اور حیا ختم، سکون اور برکت

www.khrooj.com

ختم، حلال اور حرام کا فرق ختم، اعتماد اور لحاظ ختم، حق اور انصاف ختم، شفقت وانکساری ختم، صفائی و پاکیز گی ختم، صبر وقناعت ختم، سادگی وتقویٰ ختم، صرف بناوٹ ہی بناوٹ رہ گئی ہے، ان نعمتوں کا ایک ایک کر کے صلب ہونا صرف اور صرف اس لئے ہے کہ ہم مسلمانوں نے اللہ کے پسندیدہ دین اسلام کو چھوڑ دیا ہے، اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑنے کی بجائے تفرقوں میں پڑ گئے ہیں اور اللہ کے سیدھے راستے کو چھوڑ کر دنیا کو اپنالیا ہے یہ خون خون زمانہ، ہر طرف یہ اضطراب و بے چینی کو دیکھتے ہوئے دل گواہی دے رہا ہے کہ لگتا ہے کہ اب کچھ ہونے والا ہے، اللہ اور صادق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سچا وعدہ ضرور پورا ہونے والا ہے

اور میرا ایمان اور یقین ہے کہ انشاء اللہ بہت جلد میرا مظلوم امام وقت، شہنشاہ معظم، حجت اللہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف (جو کہ ہر مسئلہ کو ہر کسی سے بہتر جانتے ہیں) کا ظہور پرنور ہونے والا ہے

آخر پر دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بحق محمد وآلِ محمد علیہم الصلوات والسلام ہر پاک سیدزادی کی عصمت وعزت کو اپنے حفظ وامان میں رکھے، ہر سیدزادی کی پاک نعلین بھی غیر کی نگاہِ غلط انداز سے محفوظ و مامون رہے......اور ہر مسلمان کو آلِ محمد علیہم الصلوات والسلام کی ابدی ابدی اور جاویدانی شاہی کا وہ حسین دور دیکھنا نصیب ہو کہ جب یہ کائنات ظالمین اور ظلم سے پاک ہو جائے گی اور ہر طرف حق کا دور دورہ ہوگا تقیہ ختم ہو جائے گا اور پروردگارِ عالم کی اعلانیہ عبادت کی جائے گی، خاندانِ تطہیر از سرِ نو اس دنیا میں پھر آباد ہوگا اور ان کی ابدی مسرتوں کا یہ دور لامتناہی ہوگا

......☆......

www.khrooj.com

﴾آمین یارب العالمین﴿

ہر سمت انتشار ہے کچھ ہونے والا ہے
ہر شخص بے قرار ہے کچھ ہونے والا ہے
دنیا سے دل بے زار ہے کچھ ہونے والا ہے
ہر آنکھ اشک بار ہے کچھ ہونے والا ہے
نیکی پہ چھا رہی ہے زمانے میں برائی
یوں برسرپیکار ہے کچھ ہونے والا ہے
شرفاء میں ایک نام کی عزت تھی رہ گئی
وہ بھی سربازار ہے کچھ ہونے والا ہے
جو اہل قلم اہل سخن لوگ ہیں ان میں
بے چینی افکار ہے کچھ ہونے والا ہے
حرص و ہوس کی دوڑ میں معروف آدمی
دولت کا پرستار ہے کچھ ہونے والا ہے
آنکھوں میں نفرتیں ہیں تو دل میں کدورتیں
نہ پیار نہ ایثار ہے کچھ ہونے والا ہے
جو لوگ ہیں قدرت کے امین پردہ نشیں ہیں
بس ان کا انتظار ہے کچھ ہونے والا ہے

یارب الحسینؑ بحق الحسینؑ اشف صدر الحسینؑ بظھور الحجة القائمؑ

﴾آمین یارب العالمین﴿

www.khrooj.com

يا مولا كريم عجل الله فرجك و صلوات الله عليك

القائم ویلفیئر ٹرسٹ (رجسٹرڈ) کراچی کی مطبوعات

تالیفات وتصنیفات

السیّد مخدوم المخادیم محمدؐ جعفرؑ الزمان نقوی البخاری

(1) انتصارِ مظلوم [اردو مسدس نظمیں]

(2) عرفانِ حجتؑ [شہنشاہ معظم کے اسم حجت عجل اللہ فرجہ الشریف کی شرح پر چودہ خطبات]

(3) کنٹھا المعروف قلندرنامہ [فقر کے موضوع پہ سرائیکی مسدس]

(4) عصمت السیدات [سیدزادی کا کسی غیر سید سے عقد ہرگز جائز نہیں ہے، اس کے متعلق ناقابل تردید دلائل، ثبوت اور حقائق]

(5) گستاخیاں [سادات عظام کے موضوع پہ اصلاحی نظمیں]

(6) طریق المنتظرین [حقوق امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف اور فرائض مومنین پر ایک جامع کتاب]

(7) دعائے تعجیل فرج

(8) امتیاز العالین عن انواع العالمین

(9) معدن العصمت فی سیرت ام القائم الحجۃ صلواۃ اللہ علیہا

(10) اسرار العبدیات یعنی عملی روحانیات

(11) افکار المنتظرین [غوامض الٰہیات پر خطبات]

(12) The Last Reformer of the World

[دنیا کے تمام مذاہب میں آخری دور میں ایک آنے والی ذات کا تصور]

(13) باادب بامراد

www.khrooj.com

(14) عرفانیے [مدحیہ اردو نظموں قطعات ور باعیات کا مجموعہ]

(15) شرح دعائے عہد

(16) انتصارِ ولایت عصرؑ [کربلا نے ہمیں انصار سازی کا کیا درس دیا ہے؟]

(17) مجالس المنتظرین فی مقتل المظلومین پانچ جلدیں، اُردو، سرائیکی

[محققانہ مجالس، ایک تاریخ، ایک جغرافیہ، ایک روضہ نگاری جو ہزاروں کتابوں سے بے نیاز کردیں]

(18) نہج المعرفت فی اسماء القائمؑ تین جلدیں [امامؑ زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کے اسماء مبارکہ پر خطبات]

(19) دین نصرت

(20) مصباحِ شیعت [شیعیت کے اصول وفروع پر جامع کتاب]

(21) وحدانیت مطلقہ [امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کے بارے میں مولا امیرؑالمومنین کے چالیس فرامین]

(22) کرچیاں [اردو قطعات، رباعیات، سلام]

(23) کشکول [السید مخدوم محمد باؑقر الزمان نقوی البخاری المعروف ببلہ سائیں کا سرائیکی مجموعہ کلام]

(24) کاروانِ ادعیہ [بارگاہِ امام عصرؑ میں استغاثے اور دعاؤں کا مجموعہ]

(25) موعود الرسلؑ [دنیا کے تمام مذاہب میں آخری دور میں ایک آنے والی ذات کا تصور]

(26) محسنین اسلام [عقد محسنہ اسلام صلوات اللہ علیہا کے موضوع پر جامع کتاب]

(27) داغ ماتم [فن نوحہ نگاری 4 جلدیں]

(28) عرفانِ امامت

(29) ہیلاں [سرائیکی مسدس]

(30) صحیفہ نصرت [اردو مسدس نظمیں]

(31) کنوزِ قصائد [قصائد پاک و عارفانہ کلام]

(32) لذتِ درد [سرائیکی ڈوہڑے]

(33) زر پارے اقوال و آرٹیکلز

(34) آہیں غزلیات

(35) دہکتے احساس اردو نظمیں

(36) گوہر روحانیات روحانیت پہ مبنی خطبات

(37) زمان پامسٹری ہاتھ کی لکیریں، علم قیافہ

....

مصنف ادیم نقوی

(38) محسن عالم

(39) اہل البیتؑ

(40) خونِ ناحق

(41) مشعلِ نور

(42) ہل من ناصر ینصرنا

(43) جاہلیت کی موت

(44) مدح اولیاء

(45) راہِ ارم

(46) مجالس الصادقین

(47) الحسینؑ والبکاء

www.khrooj.com

مصنف ابوالفارق واسطی

(48) تعلیم الاسلام

(49) جامع الانوار

(50) انوارالایقان

مصنف ابومنصور

(51) القرآن............مترجم

(52) تعلیم بذریعہ ادعیاء معصومینؑ

(53) عرفان

(54) حقائق واسرار

(55) دعائے ابوحمزہ ثمالی

(56) امت منقاد

(57) جادہ منزل

(58) نشانِ منزل

(59) ''سرِخودی'' (علامہ اقبال کے اشعار کی تشریح)

مصنف شبیر بلگرامی

(60) سورۃ فجر اور کربلا

(61) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور قرآن حکیم کے متعلق غیر مسلم مشاہیر کی آراء

(62) غم حسینؑ اور تزکیہ نفس

www.khrooj.com

(63) مکتوب غم

(64) Grief Purifies The Self

(65) Beacon Light

(ادیم نقوی کی الہامی نظم ''مشعل نور'' کا انگریزی ترجمہ)

(66) Glories of Belief

(ادیم نقوی کی معرکۃ الآ راء کتاب ''انوار ایقان'' کا انگریزی ترجمہ)

(67) The First Word of Islam

(ادیم نقوی کی کتاب ''اسلام کا پہلا کلمہ'')

مصنفہ عذرا مسعود

(68) رموز

مصنف حکیم سید محمود گیلانی

(69) ایلی علیہ السلام

مترجم لیفٹیننٹ کرنل (ر) مظفر علی ہمدانی

(70) ''پھر حضرت علی آئے'' یہ ترجمہ ہے ڈی۔ ایف۔ کراکا کی کتاب Then Came Hazrat Ali کے دو ابواب 19، 21 کا ہے اور اسی مصنف کے ایک مضمون کا بھی جو بمبئی کے انگریزی جریدے ''کرنٹ'' 23 ستمبر 1976ء کی اشاعت میں ''علیؑ عظیم کے روضہ نجف میں آج بھی معجزے ہوتے ہیں'' کی سرخی کے تحت شائع ہوا

www.khrooj.com